بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجود — حق اللہ حق — ھل تری الدیار فی دیر الشہود

دار المطالعہ
کتاب نمبر 210
1102

نغمہ توحید

بدرگاہ

رب محمد حمید

حمد باری تعالیٰ

مرتبہ

صوفی محمد عبدالغفار ظفر صابری رضوی

مکتبہ رضویہ III - اچنت گڑھ
انجن شیڈ
لاہور

Marfat.com

نام کتاب ــــــــــــــــــ نغمۂ توحید
موضوع ــــــــــــــــــ حمد و مناجات
مرتبہ ــــــــــــــــــ محمد عبدالغفار ظفرؔ صابری

تعداد ــــــــــــــــــ ایک ہزار
طباعت ــــــــــــــــــ آفسیٹ
مطبع ــــــــــــــــــ اشرفی آفسیٹ پریس
فیصل آباد

تاریخ طباعت ــــــــــــــــــ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ
قیمت ــــــــــــــــــ ۱۸ روپے

مکتبہ حبیب ۵۶/۴۲ علامہ اقبال کالونی سمندری روڈ فیصل آباد

مکتبہ اشرفیہ: مدینہ مارکیٹ، مریدکے (شیخوپورہ)

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Marfat.com

حق اللہ حق

بنام

بنامِ اُو کہ اُو نامے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

Marfat.com

اللہ حق

ھدیہ

عارف باللہ قطبِ وقت، قلندرِ زماں "شہسوارِ میدانِ حقیقت" "حضرت ڈاکٹر حکیم صوفی حبیب الرحمٰن صاحب برق قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، اویسی صابری، نظامی، قدوسی، قدس سرہ العزیز لدھیانوی" کی بارگاہ میں والدین کریمین کی وساطت سے ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہوں!

ظفر صابری

اللہ
حق حق حق

بفیضان

امام المتکلمین، زینتِ بزم عارفین، رونق
محفلِ سالکین۔ رہبرِ راہِ یقین، نورِ دیدۂ
سراج الحقِ والدین، پاسبانِ دینِ مصطفٰے
نائبِ غوث الوریٰ۔ حاصلِ باغِ رضا

محدث اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا ابوالفضل

محمد سردار احمد صاحب قادری

چشتی، سہروردی، نقشبندی
صابری، سراجی، رضوی قدس سرہ العزیز

بانی
دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ظفر صابری

Marfat.com

حق اللہ حق

تشکر

برادرِ عزیز مولانا محمد عبد الحکیم صاحب شرف قادری

مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری

ہیڈ ماسٹر عبد الستار صاحب شاد گٹ والا

اور شاعرِ اہلسنت جناب صائم چشتی صاحب

کا ممنون ہوں

جنہوں نے :-

نغمۂ توحید

کی ترتیب و تدوین

میں میرے ساتھ تعاون فرمایا

دعا ہے کہ

ربِّ محمد بجاہِ محمد جل الٰہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انہیں دارین میں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے

آمین ثم آمین

ببرکتہٖ جمیع الاولیاء والکاملین۔

خادم
صابر براری

Marfat.com

حق اللہ حق

عرضِ مؤلف

بلا عرض و غرض

خود تمھیں شورید گی رستہ دکھاتی جائیگی
تم وہاں تک آتو جاؤ ہم جہاں تک آگئے

سگِ گدائے متکبر

ظفر

اللہ
جل جلالہٗ
حق حق ہے تنہا

تقریظ

استاذ العلماء فخر المدرسین شارح بخاری حضرت علامہ مولانا **غلام رسول صاحب**

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد، صدر جماعت اہل سنت پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین!

اما بعد!

میں نے منظومہ نغمہ توحید "حمد باری تعالیٰ، مناجات اور نعت رسالت کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا۔ علامہ ظفر القادری والصابری نے جانفشانی سے مقتدر اعاظم شعراء کے کلام جمع کر کے عظیم خدمت انجام دی ہے، ممکن ہے کہ اس کے ورد سے دنیا و آخرت میں ہر مشکل آسان ہو جائے اشعار کی جاذبیت غیر مشکوک ہونے کے ساتھ ساتھ مفرح الارواح ہے اور ان میں روح کی غذائیت بھرپور ہے، مستدعی ہوں کہ مولیٰ کریم سید الانبیاء، امام المرسلین کے صدقہ سے اُسے قبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین!

العبد غلام رسول غفرلہ
خادم الحدیث جامعہ رضویہ
فیصل آباد

Marfat.com

اللہ

حق حق حق

جناب سید مسرور الحسن شاہ صاحب مسرور بدایوانی

مسلمانوں کے ایمان کی نشانی خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا پورا یقین ہے یقین ہی وہ نعمت ہے جو عزم کو مستحکم بناتا ہے جب خدا اور اس کے رسول پر یقین مستحکم ہو تو مسلمان مسلمان کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

اب اس یقین کو پرکھنے کی ہمارے پاس کونسی کسوٹی ہے جس سے ہم اندازہ لگائیں کہ فلاں شخص کا ایمان مستحکم اور عزم پختہ ہے اس کیلئے ہمیں الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ مسلمان جس کے لبوں سے الفاظ نکل رہے ہیں یہ اس کے ایمان کے کہاں تک ساتھی ہیں الفاظ ادا کرنے کیلئے دو ہی ذریعے ہیں۔ ایک نظم اور ایک نثر جو تقریر کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے نثر کی بہ نسبت نظم کا اظہار زیادہ موثر ہوتا ہے کیونکہ اس میں صرف دو مصرعوں میں ایک پوری تقریر ایک پوری کتاب ایک پورا مضمون پیش کر دیا جاتا ہے، لہٰذا اکابرین اہل سنت وجماعت نے دونوں طریقے انجام دیئے، جن کو تقریر و تحریر آتی تھی اس نے تقریر و تحریر سے یقین کو مستحکم خود بنایا اور دوسروں کو اس کی تلقین کی' ان میں بہت سے اکابرین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے جذبات کو پیش کرنے کیلئے نظم کا راستہ اختیار کیا اور ایسے ایسے مضامین اپنے اشعار میں پیش کئے جو وحدانیت اور رسالت کے کافی وسیع و عریض مضمون کو دو چار اشعار میں پیش کر دیا۔ بلکہ بعض نے تو صرف دو مصرعوں میں ہی ایسی بات قاری تک پہونچا دی، کہ پڑھنے والا حیران ہو گیا، کہ اگر اس شعر پر غور کیا جائے تو پوری ایک کتاب بن سکتی ہے،

میں یہ نہیں کہتا کہ نثر اور تقریر میں کوئی وزن نہیں ہوتا وہ بھی اپنی جگہ پر بڑی فائدہ مند اور جذبات کو عوام تک پہونچانے میں پورا پورا حق ادا کرتی ہیں۔

نثر یا تقریر لوگوں کی زبان زد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک طویل مضمون اپنی آغوش میں سمیٹے ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس نظم کے اشعار بہت جلد لوگوں کو حفظ ہو جاتے ہیں اور لوگ پھر ان اشعار سے

Marfat.com

حمدیہ نعتیہ شکل میں حضور رب العالمین یا رحمۃ اللعالمین اپنی گزارش آنکھیں بند کر کے نہائت خشوع و خضوع کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

حمد نعت مناجات نظم کی ایسی صنف ہے کہ اس میں براہ راست خدا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ ہوتا ہے، اس لئے اس کے لکھنے میں بھی بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے اور اس طرح حمد و نعت کو ہر شخص نہیں اپنا سکتا، اس لئے کہ ان کو لکھتے وقت بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے مثلاً اگر حمد لکھی جا رہی ہے تو خداوند قدوس کی بڑائی اسکی وحدانیت کا پورا پورا خیال رکھنا پڑے گا، یا مثلاً نعت لکھنے کیلئے قلم اٹھایا گیا تو اب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اس حد تک کہ حضور خداوند قدوس کے پیارے محبوب ہیں، اس کے نیک بندے ہیں اور ان کا حکم ہم لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہے، کہ اگر ہم اس کو مانیں گے تو نیکی کی طرف جائیں گے اور اگر نہیں مانیں گے تو برائی کیطرف ہمارا رخ ہو گا، لہٰذا نعت لکھتے وقت اس بات کو لازمی مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر دنیا کی دوسری تمام ہستیوں سے افضل ہے لیکن خدائے پاک سے افضل نہیں۔

اس کے بعد مناجات آجاتی ہے جو اکثر اپنے دلوں کا حال اپنے لئے فلاح و بہبود اور نیکی مانگی جاتی ہے جو پیش تو خدا کے سامنے کی جاتی ہے مگر اس میں وسیلہ انبیاء علیہم السلام پیغمبران عظام اولیائے کرام بزرگان دین کا ہوتا ہے، لہٰذا اس میں یہ ملحوظ رکھنا پڑتا ہے کہ مناجات لکھنے والا اپنی حد سے تو تجاوز نہیں کر رہا ہے۔

مناجات لکھتے وقت ہمیں، حاجت، وسیلہ سب سے پہلے اپنے سامنے لکھنا پڑتا ہے، مثلاً حضرت مخدوم علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک فارسی مناجات کا مطلع ہے۔

خدایا بجز تو الٰہے ندارم بجز ذات پاکت پناہے ندارم

اسی صورت سے چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، نظامیہ، علیٰ ھذالقیاس یہ تمام سلسلے اور بھی ہیں جن کا ایک شجرہ ہوتا ہے جس میں بزرگان دین کے واسطے سے اپنے اور دنیا کے

Marfat.com

لئے اچھائی مانگی جاتی ہے۔

اس قسم کی کچھ مناجاتیں کچھ شجرہ مُبارکہ مولانا عبدالغفار ظفر صابری صاحب جاروب کش دربارِ محدّث اعظم پاکستان مولائی آقائی سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اوراق پارینہ سے حاصل کر کے ایک جگہ جمع کئے ہیں اور اس کتاب کا نام انہوں نے نغمہ توحید رکھا ہے اس میں کچھ حمد و مناجات اور کچھ شجرہ مُبارکہ ہیں۔

مولانا مذکور کی یہ بہت بڑی ہمت ہے کہ انہوں نے مختلف شعرائے کرام کے ان مُبارک اور اثر پیدا کرنیوالے شجرہ مبارکہ اور حمد باری تعالیٰ کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

اس پر آشوب دور میں جبکہ ہر چیز پر مہنگائی کے بادل منڈلا رہے ہیں، ایک کتاب کا چھاپنا بڑی اہم ذمہ داری ہے مگر مولانا ظفر کی ہمت ہے کہ وہ برابر بڑھے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

یہ ایک نیک قدم ہے جو مولانا نے اپنے مستحکم یقین کے ساتھ آگے بڑھایا ہے۔ اب مجھ جیسے بے بضاعت انسان سے اس پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی میں ان مناجاتوں شجروں اور نعتوں پر جو بڑے بڑے اساتذہ کی ہیں، کہنہ مشقی کے ساتھ ساتھ وہ تمام حضرات دردِ دل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے، وہ جس وقت اس طرف قلم اٹھاتے تو ان کے ذہن میں مضامین غیب سے آتے تھے۔ اب ان غیب سے آئے ہوئے مضامین پر مسرور بدایونی سے جیسی کم علم کمزور ہستی کیا تحریر کرے سوائے اس کے کہ ان بزرگوں کو خراجِ عقیدت ان الفاظ میں پیش کرے کہ اللہ رب العزت ان تمام بزرگوں کو جنہوں نے تیرے، تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے اولیائے کرام اور تیرے نیک بندوں کے وسیلے سے جو کچھ مانگا ہے عنایت فرمادے آمین ثم آمین! حضرت صوفی عبدالغفار صاحب ظفر کو چونکہ خود بھی شاعری سے بے تحاشہ اُنس ہے۔ انہوں نے خود بھی شجرہ مبارکہ تحریر فرمایا ہے۔

صوفی صاحب کی شاعری دینی ہے اور تصوّف سے بھری ہوتی ہے۔ میں نے

Marfat.com

ان کے اکثر اشعار سُنے ہیں، ان کا کلام سننے کے بعد دل میں ایک سرور ایک رُوحانیت پیدا ہوتی ہے اکثر اتنا سوز و گداز ہوتا ہے کہ رِقّت طاری ہو جاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم واقعی احکم الحاکمین کے حضور کھڑے ہیں اور اپنے بزرگوں کے توسّل سے اسے اپنی التجا سُنا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکے اس شوق کو دِن دونا رات چوگنا کرے، اور وہ اس سے بڑھکر دینی خدمت انجام دیں، وہ اپنے وہ اپنے شجرے میں اپنے مُرشد کا اس طرح واسطہ دیتے ہیں۔

نورِ عرفاں یا خُدا اپنے کرم سے کر عطا
پیر کامل حق محبوبِ خدا کے واسطے

آخر میں مَیں صوفی صاحب کا بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک نیک کام میں اپنے ساتھ شامل کیا ورنہ، من آنم کہ من دانم

مسز درر بہر الوقار
۷۱-۱۱-۵

حق اللہ ھو

حق حق

حرفِ آگہی

جناب عبدالستار صاحب ایم اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اسلام نگر فیصل آباد، چک نمبر ۹۹ گ ب والا

برسوں پہلے کی بات ہے کہ میں ایک دیہاتی سکول میں پڑھتا تھا ان دنوں علامہ اقبال کا بہت شہرہ تھا۔ "بانگِ درا" میرے ہاتھ لگی تو میں نے بصد اشتیاق چند اشعار نظم و غزل سے یاد کر لئے۔ ان اشعار میں مشہور مطلع بھی تھا۔

؎ تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں (اقبالؒ)

یہ اس شعر کا کمال ہے یا میرے حافظے کی خوبی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہر حال یہ شعر مجھے آج تک یاد ہے۔ میں اسے مدتوں تک پڑھتا رہا سر دھنتا رہا! جہاں تک اس شعر کے مفاہیم کا تعلق ہے مجھے برسوں تک ان سے کچھ زیادہ آگہی نہ تھی۔ بس اتنا پتہ تھا کہ یہ شعر علامہ اقبالؒ کی تخلیق ہے اور عشق و محبت کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔

لڑکپن گیا، جوانی آئی، یہ شعر وردِ زبان رہا۔ پھر جوانی بھی مہمان عزیز کی طرح رخصت ہوئی اور داغِ مفارقت دے گئی۔ بڑھاپا آیا اس طویل عرصے میں ہزار ہا اشعار نظر سے گذرے خود بھی شعر کہنے کا شوق ہوا شعر کہے، مشاعروں میں گئے۔ اساتذہ کی زبانی ان کا کلام سُنا۔ اس شعر کا جادو ملاحظہ ہو علامہ کا یہ شعر جوں کا توں دماغ میں محفوظ رہا۔ ممکن ہے تحریک زمانہ کے ساتھ اس شعر کی وسعتوں میں اضافہ ہوا ہو مگر میں نے اس پہلو پر کبھی غور نہیں کیا۔

Marfat.com

میں جب کبھی اس شعر کو خلوت و جلوت میں پڑھتا جھوم جاتا۔ دل کو کیف و سرور محسوس ہوتا کبھی شعر کا پھول نکہتِ تصور میں مہکتا تو مشام جاں کو معطر کر جاتا۔ اب جبکہ عمر چھپن برس ہو گئی ہے اور موت ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے علامہ کا یہ شعر سراپا تشریح بن کر انسانی روپ میں میری نظروں کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔ میں ریاضِ حفظ کا صلہ تصور کروں یا اسے اپنی خوش نصیبی جانوں۔ بہر حال یہ ایک بھر پور حقیقت ہے۔ اسے حسنِ اتفاق بھی کہا جا سکتا ہے میری ملاقات مولانا عبد الغفار ظفر صابری سے ہوئی جنہوں نے اپنی فکری اور عملی توانائیوں کو ربِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوبِ رب جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے چمنستان مدحت کی کلیاں چننے کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ یعنی شعرائے عرب و عجم اور نغز گویان ہند و پاک نے حسنِ عقیدت کے جو پھول بارگاہِ اقدس میں بطور نذرانہ پیش کئے حضرت مولانا عبد الغفار ظفر صابری نے انکی ترتیب و تدوین کی سعادت اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ نعت کی لگن ہو تو حمد و مناقب اور مناجات وغیرہ سے پہلو تہی کرنا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ گلدستے میں اس بہار کے پھول بھی نہایت سلیقے سے ترتیب پا گئے ہیں۔ غرض حضرت مولانا کے ہاتھ میں کشکولِ گدائی ہے۔ کو بکو۔ قریہ بہ قریہ چمن بہ چمن۔ شہر شہران کا پھیرا ہے۔ جہاں سے کوئی انمول ہیرا موتی جس مول ہاتھ لگتا ہے۔ نذرِ کشکول کرتے ہیں۔ ان میں کئی پکھراج ہیں کئی جواہر پارے کئی نیلم ہیں، کئی الماس۔ جوئی۔ چنبیلی اور گلاب کے پھول عجب بہار دکھا رہے ہیں۔

حضرت مولانا کا یہ بیش قیمت سرمایۂ حیات اس نادر روزگار تالیف کی صورت میں منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ میں اسے معراجِ عشق کہتا ہوں یہ وہ تحفہ ہے جو حضرت علامہ کی امنگ تھی۔ خدا کی بے نیازی، یہ خواہش مولانا کا مقدر بن گئی۔ رہی سادگی اور چاہت کی بات میں اسے مولانا کے شوقِ تجسس اور مزاج سے تعبیر کرتا ہوں آپ نے کیسے عظیم کام کو کیسی ذمہ داری اور کس سادگی سے نبھایا ہے۔

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

مجھے اُمید ہے کہ قارئین کرام اِس کشکول حمد وثنا ومناقب سے اپنے ذوق کے مطابق فیوض وبرکات کے ہیرے موتی اور گلاب چن پائیں گے اور انتخاب مطالعہ کے لئے اس تالیف پر اپنی پسندیدگی کی چھاپ ثبت فرمائیں گے ۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربِّ العالمین

عبد الستار شاد

گٹ والا چک نمبر ۱۹۹ ر ب

فیصل آباد

۱۹-۲-۸۰

Marfat.com

حق اللہ
حق ہے نہ نما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

دعا مانگنے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان قدیم ہے۔ انسان قدیم الایام سے دعا مانگتا چلا آرہا ہے۔ مصائب و شدائد پر قابو پانے اور عظیم مقاصد کو پورا کرنے کی خاطر انسان نے ہمیشہ دعا کا سہارا لیا ہے۔ ازمنہ مظلمہ کا وحشی ہو یا عصر حاضر کا مہذب دعا کی افادیت میں کسی کو مجال دم زدن نہیں۔

فطرت انسانی اور دعا :- دعا مانگنا فطرت انسانی کا تقاضہ ہے۔ چنانچہ جب ہم مبتلائے آلام ہوتے ہیں اور مصیبتیں ہمیں چاروں طرف سے آگھیرتی ہیں تو ہمارے ہاتھ دعا کیلئے بے اختیار اٹھ جاتے ہیں اور انسان اپنے جبلی ادراک کے تحت ایک برتر ہستی کے سامنے اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے۔ اس پر ترجمان فطرت نے ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ "وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا اِلَيْهِ" جب انسان کو کوئی نقصان پہنچے تو اپنے پالنے والے کو پکارتا ہے اور رجوع ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

کیا دعا بے فائدہ عمل ہے :- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دعا کا کوئی اثر نہیں یہ بے فائدہ اور عبث فعل ہے اگر اس کا اثر ہوتا تو ہم محسوس کرتے۔ یہ نظریہ بوجوہ باطل ہے اول سائنس اپنے محدود ذرائع کی وجہ سے بھی اگر دعا کی صحیح حقیقت کا ادراک کرنے سے قاصر ہے تو اس کے رد کرنے کیلئے اس کے پاس کونسے یقینی دلائل ہیں۔

Marfat.com

(۲) تجربہ شاہد ہے کہ دُعا سے کمزوروں نے مصائب میں ہمیشہ آسودگی اور راحت حاصل ہے اور اسی کے ساتھ قعرِ مذلّت سے نکل کر بامِ عروج تک جا پہنچے دُعا کا سب سے بڑھکر اثر یہ ہے کہ اس سے اطمینانِ قلب کی نعمت خود بخود حاصل ہو جاتی ہے۔ دل انقباض کے بعد ایک قسم کی طمانیّت، کشادگی اور رنج دالم کے بعد فرحت و انبساط محسوس کرتا ہے۔

(۳) اگر یہ بے فائدہ عمل ہوتی تو انسان اسے بار بار مانگنے کی ضرورت محسوس نہ کرتا۔

ارباب بصیرت اور دُعا: ۔ دُعا کے متعلق ہمیشہ ارباب بصیرت کی یہی رائے رہی ہے کہ یہ ایک مفید عمل ہے۔ فلاسفہ اور منصف مزاج علمائے سائنس کے نزدیک دُعا بڑا اچھا فعل ہے۔ یونانی فلسفی بڑے شد و مد سے دُعا مانگا کرتے تھے۔ یونان کے عظیم فلسفی سقراط کا دعا پہ کامل ایمان تھا اور اسی پر اس نے داعی اجل کو لبیک کہی۔

حکمائے اسلام کو جسقدر دُعا سے انس تھا وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ابوالقاسم، ابنِ سینا جابر بن حیان، غزالی اور امام رازی سب توفیق الہی کی طلب سے اپنے آپکو بے نیاز نہیں سمجھتے تھے۔

مذہب میں دُعا کی اہمیّت: ۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کی اہمیت پہ زور دیا گیا ہے خصوصاً اسلام کے پیش کردہ پاکیزہ تصوّر میں دُعا کی بندے اور خدا کے درمیان بالمشافہہ عرض و معروض کرنیکا نام ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح دُعا پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے **ادعونی استجب لکم**۔ مجھے پکارو میں تمھاری دعا کو قبول کرونگا فرما کر ہر فرد کو دعا مانگنے کی دعوت دی ہے۔

نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دُعا کی اہمیّت

دعا سے متعلق اسلام میں جو شرائط بیان کی جاتی ہیں وہ استجابت دعا میں ممد ضرور ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ انکے بغیر دُعا قبول ہی نہ ہو اللہ تعالیٰ مجیب الدعوات ہے۔ وہ ہر شخص کی دُعا سنتا ہے۔ نیک کی بھی گنہگار کی بھی خواہ وہ بلند آواز سے پکارے یا آہستہ۔ استجابتِ دعا پر یقین رکھنے والا کبھی یاس کے سامنے سپر انداز

Marfat.com

نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ۸۳/۳۱ اپنے نفسوں پر زیادتی کرنے والو! میرے بندو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۶۲/۲۷ میں ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ پریشان حال کی پکار کون سنتا ہے اور کون مصیبت دور کرتا ہے ۲/۲۲ میں ہے" اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ پکارنے والے کی پکار کو میں سنتا ہوں جس وقت وہ پکارتا ہے پس انہیں چاہیے کہ وہ پکار کا جواب دیں۔ اور فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اے محبوب جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ دیجئے گا میں بالکل قریب ہوں اور ۲۴/۲ میں فرمایا وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھے پکارو میں تمہاری قبول کرونگا اور ارشاد فرمایا وَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو

دعا اور عبادت کا تعلق: فخر انبیاء علیہم السلام نے فرمایا اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ دعا مغز عبادت ہے اور فرمایا اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃِ دعا ہی عبادت ہے۔

مومنوں کا ہتھیار: حضور علیہ السلام نے فرمایا اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ دعا مومنوں کا ہتھیار ہے۔

رد قضا کا نسخہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَا قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں لوٹاتی۔

رحمت کے دروازے کھولنے کا نسخہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ" تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا جائے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے خیرات اور نیکیوں کے دروازے بھی کھل گئے اور ایک

Marfat.com

روایت میں ہے۔ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھل گئے۔

سب سے بزرگ فعل: حضور علیہ السلام نے فرمایا لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ اِذَا دَعَوْتَنِیْ" خدا کے نزدیک دعا کرنے سے زیادہ کوئی چیز معظم نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرے گمان کے پاس ہوں اور جب تو مجھ سے دعا کرے تو میں تیرے ساتھ ہوں۔

ہر آفت کیلئے مفید نسخہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا" اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ" دعا نازل شدہ آفت کیلئے بھی نافع ہے اور اس بلائیں بھی جو اتری نہ ہو تو اے اللہ کے بندو دعا کو مضبوط پکڑو۔

اللہ کو حیا آتی ہے: حضور علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا" تمہارا رب حیا والا کرم والا ہے اس سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

کرم بین و لطفِ خداوندگار ۔۔۔ گنہ بندہ کردست و او شرمسار

مصیبت کے وقت دعا کی قبولیت مقصود ہو تو کیا کرے

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ" جو چاہتا ہے کہ مصیبتوں کے وقت اللہ اس کی دعا قبول کرے تو وہ آرام کے زمانہ میں دعائیں زیادہ مانگا کرے۔

اللہ کا محبوب: حضور علیہ السلام نے فرمایا" سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ

نے دُعا کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکو عطا فرمائے گا۔ تین باتوں میں سے ایک ضرور ہو گی یا جلد اسکی دُعا قبول ہو جائیگی یا اسکی دُعا کا ثواب آخرت میں اسکو ملے گا یا دُعا کی وجہ سے اسکی مصیبت و پریشانی دور فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی پھر تو ہم سب دُعا مانگیں؟ فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

معلوم ہوا کہ دُعا ہر مسلمان کی قبول ہوتی ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ دُنیا ہی میں اسکا نتیجہ اور ثمرہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ نہیں تو پھر آخرت میں اللہ تعالیٰ دُعا کا ثواب عطا فرماتا ہے، یا پھر اس دُعا کے نتیجہ میں دعا کرنیوالے بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں کو اللہ تعالیٰ دور فرماتا ہے اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے رحیم و کریم رب سے دعا خوب کرنی چاہیئے۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت میں خود خُدا مؤمن کو اپنے سامنے بلا کر کھڑا کرے گا اور اس سے کہے گا۔ اے میرے بندے میں نے تجھے دُعا کرنے کا حکم دیا تھا اور تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دُعا قبول کرونگا۔ کیا تو مجھ سے دُعا مانگا کرتا تھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں۔ اے میرے پروردگار، ارشاد ہوگا کہ تو نے مجھ سے کوئی ایسی دُعا نہ کی ہو گی جو میں نے قبول نہ کر لی ہو دیکھ؟ فلاں فلاں دن جب تو کسی غم میں مُبتلا ہو گیا تھا۔ اس کے دُور کرنے میں تو نے مجھ سے دُعا مانگی تھی تو میں نے تیرا غم دور کر دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں۔ اے میرے پروردگار، ارشاد ہوگا ہم نے تیری مراد جلدی پوری کر کے دُنیا ہی میں تجھے دے دی تھی اور فلاں دن تو نے کسی غم دور کرنیکی دُعا کی تھی اور تیرا غم دُور نہ ہوا تھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار ارشاد ہوگا کہ فلاں فلاں چیزیں تیرے لئے اسکے عوض ہم نے ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُدا کوئی ایسی دُعا نہیں چھوڑتا جو بندہ نے اس سے مانگی ہو اور قبول نہ ہوئی ہو گی۔ یا تو دُنیا میں جلدی کر کے اسے دُنیا ہی میں پورا کر دیتا ہے یا اس کے عوض آخرت میں ذخیرہ کر رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسے مقام پر قیامت میں ایماندار کہے گا کاش کوئی دُعا میری دنیا میں قبول نہ ہوتی۔

دعا کے آداب: اگرچہ اللہ تعالیٰ مجیب الدعوات ہے مگر آدابِ دعا کو ترک کرنے سے دعا اتنی قبولیت کے قریب نہیں ہوتی جتنی کہ آداب کو ملحوظ رکھنے سے ہوتی ہے۔

ادب اوّل: ۔ گناہ قطع رحمی ظلم اور حرام خوری سے بچے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ان لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

ادب دوم: ۔ اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے مال کیلئے بددعا نہ کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْاَلُ فِیْھَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ" اپنی جانوں پر نہ اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنے مالوں پر بددعا کرو ایسا نہ ہو کہ اتفاقاً وہ ایسی گھڑی ہو جس میں مانگا جائے وہ ملے گا اور تمہاری یہ دعا قبول ہو جائے۔

ادب سوم: ۔ دعا میں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے جائیں سھل بن سعید سے روایت ہے "کَانَ یَجْعَلُ اَصْبَعَیْہِ حِذَاءَ مَنْکَبَیْہِ وَیَدْعُوْا" کہ حضور علیہ السلام دعا کے وقت اپنی انگلیاں کندھوں کے برابر کرتے تھے اور حضرت انس سے روایت ہے "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ" کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ آپکی بغل شریف کی سفیدی نظر آتی تھی۔

ادب چہارم: ۔ دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ" ۔ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو بغیر منہ پر پھیرے ہاتھ نہ گراتے۔

Marfat.com

ادب پنجم :- دُعا کی ابتداء اپنے نفس سے کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاءَ بِنَفْسِهٖ" جب کسی کا ذکر کرکے اُسے دُعا دے تو اپنی ذات سے شروع کرے۔

ادب ششم :- دُعا میں اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا" اے میرے بھائی ہمیں بھی دُعا میں یاد رکھنا ہمیں بھول نہ جانا۔

ادب ہفتم :- دُعا میں یہ نہ کہے اگر تو چاہے تو بخش دے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ" کہ جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو یوں نہ کہے الٰہی تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ عزم سے دُعا مانگے کیونکہ رب تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اُسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

ادب ہشتم ۔ دُعا اس عزم سے مانگے کہ قبول ہو گی کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اِذَا دَعَاءَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْئٌ اَعْطَاهُ" جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو یوں نہ کہے "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے لیکن عزم کرے اور خوب رغبت ظاہر کرے کیونکہ رب تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں جو چاہے دیدے حضور علیہ السلام نے فرمایا اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ

ادب نہم : دُعا میں جلد بازی سے کام نہ لے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ" بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے جبتک جلدی

Marfat.com

بازی سے کام نہ لے ۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا شے ہے تو ارشاد فرمایا۔ یَقُوْلُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَآءَ ،، یہ کہے کہ میں نے دُعا مانگی مگر مجھے امید نہیں کہ قبول ہو لہٰذا اس پر دل تنگ ہو جائے اور دُعا مانگنا چھوڑ دے ۔

ادب دھم :۔ یہ کہ بزرگ وقتوں میں دُعا کرنیکی کوشش کرے مثلاً عرفہ کا دِن رمضان المبارک ، جمعہ ، صبح کا وقت ، رات کا درمیان ۔

ادب یازدھم :۔ یہ کہ بزرگ حالات کو نگاہ میں رکھے جیسے غازیوں کے جنگ کرنیکا وقت اور باراں اور نماز فریضہ کا وقت ۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ اسی طرح اذان اور تکبیر کے درمیان روزہ دار ہونے کی حالت میں سحری وافطاری کے وقت اور اس وقت جب دِل بہت رقیق ہو اس واسطے کہ دِل کی رقت نزولِ رحمت کی دلیل ہے ۔

ادب دوازدھم :۔ دُعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے ۔

ادب سیزدھم :۔ دُعا خشوع وخضوع اور حضورِ قلب سے کرے اور دُعا کی تکرار کرے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو دل غافل ہو اسکی دُعا نہیں سنی جاتی ۔

ادب چھاردھم :۔ یہ کہ دُعا کرنے سے پہلے تسبیح اور درود شریف پڑھے اس لیئے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی دُعا سے پہلے درود شریف پڑھے گا اسکی دعا مقبول ہو گی نیز حق سبحانہٗ بڑا کریم ہے ایسا ہی نہیں کہ دو دعاؤں میں سے ایک قبول کرے اور دوسری کو رد کر دے ۔ یعنی درود شریف قبول فرمائے اور مقصد نہ بر لائے ۔

ادب پانزدھم ۔ یہ کہ دُعا سے پہلے توبہ کرے گناہوں سے قدم باہر رکھے دِل کو بالکل خدا کے حوالے کر دے ، اس واسطے کہ اصل دعاؤں کے رد ہونیکا سبب دِل کی غفلت اور گناہوں کی ظلمت ہوتی ہے ۔

ادب شانزدہم:۔ یہ کہ قطع رحمی یا کسی کی ہلاکت اور بربادی کی دُعا نہ کرے کیا معلوم یہ شخص آئندہ چل کر اس کا دوست بن جائے اور بد دعا کرنیوالے کو طرح طرح کے فائدے پہنچائے تو اس دُعا کا قبول نہ ہونا اس کے حق میں مفید ہوگا۔

ادب ہفت دہم:۔ یہ کہ حرام سے بچے صحیح مُسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ جو سفر میں ہے اور پراگندہ بال اور آشفتہ حال ہے اور آسمان کی طرف دُعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے (یعنی قبولیّت دعا کے اسباب مجتمع ہیں) لیکن حالت یہ ہے کہ کھانا بھی اس کا حرام ہے اور پینا بھی حرام کا اور لباس بھی حرام کا اور غذا بھی حرام کی پھر کہاں دعا قبول ہو۔

الحاصل یہ موانع نہ ہوتے تو دُعا ضرور قبول ہوتی کسی شئی کے وجود کے لئے فقط اسباب کا مجتمع ہو جانا کافی نہیں بلکہ موانع کا ازالہ بھی ضروری ہے۔

پیشِ نظر کتاب:۔ نغمۂ توحید کے پہلے حصّہ میں مولنا محمد عبد الغفار ظفر صابری مدظلہ العالی نے بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جانے والے منظوم کلماتِ حمد و ثناء اور مناجات و دُعا جمع کئے ہوں۔

دوسرے حِصّہ میں "نغمہ رسالت" چند منتخب نعتیں ہیں اور تیسرے حصّہ "نغمہ ولایت" میں بزرگانِ دین کی شان میں مناقب ہیں۔ بلاشبہ مولنا کی یہ کوشش قابلِ قدر ہے۔

اہلِ دل اس کتاب کے مطالعہ سے کیف و سرور حاصل کریں گے مولائے کریم جلّ مجدہ اسے شرفِ قبولیّت سے نوازے۔ آمین۔

۲۷ صفر المظفر ۱۳۹۹ھ
۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء

احقر العباد علی احمد سندیلی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

Marfat.com

اللہ
حق ہے خوش ہے

الحمد لمن ھو فی الکل والکل فیہ

وصلی اللہ علی وحدتہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض

صدقہ اللہ مولانا العظیم

Marfat.com

حق اللہ شیئاً حق

قَدُ كُنتَ يَاسَيِّدِى بِالُقَلُبِ مَعُرُوفًا

وَلَمُ تَزَلُ سَيِّدِى بِالُحَقِّ مَوُصُوفًا

وَكُنتَ اِذُلَيسَ نُورٌ يُستَضَاءُ بِهٖ

وَلَاظَلَامَ عَلَى الُاٰفَاقِ مَعُكُوفًا

فَرَبَّنَا بِخِلَافِ الُخَلُقِ كُلِّهِمٖ

وَكُلُّ مَاكَانَ فِى الُاَوُهَامِ مَعُرُوفًا

وَمَنُ يُّرِدُهُ عَلَى التَّشُبِيهِ مُمُتَثِلًا

يَرُجِعُ اَخَاحَصَرٍ بِالُعِجُزِ مَكُنُوفًا

وَفِی الْمَعَارِجِ تَلْقٰی مَوْجَ قُدْرَتِہٖ

مَوْجًا یُّعَارِضُ طَرْفَ الرِّیْحِ مَکْفُوْفًا

فَاتْرُکْ اَخَا جَدَلٍ بِالدِّیْنِ مُشْتَبِهًا

قَدْ بَاشَرَ الشَّکُّ مِنْهُ الرَّایُ مَؤُوْفًا

وَاَصْحَبْ اَخَا ثِقَۃٍ حُبًّا لِسَیِّدِہٖ

وَبِالْکَرَامَاتِ مِنْ مَّوْلَاہُ مَحْفُوْفًا

اَمْسٰی دَلِیْلُ الْهُدٰی فِی الْاَرْضِ مُنْتَشِرًا

وَفِی السَّمَآءِ جَمِیْلُ الْحَالِ مَعْرُوْفًا

جل جلالہ
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

امام المشارق والمغارب
مظہر العجائب والغرائب
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

Marfat.com

حق اللہ حق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

محمد صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حق اللہ
حق ہو

بحریست وجودِ جاوداں موج زناں ——— زاں بحر ندیدہ غیر موج اہلِ جہاں
از باطنِ بحر موج بیں گشتہ عیاں ——— بر ظاہرِ بحر و بحر در موج نہاں

بنگر بجہاں سرِّ الٰہی پنہاں ——— چوں آبِ حیات در سیاہی پنہاں
پیدا آمد ز بحر ماہی انبوہ ——— شد بحر در انبوہی ماہی پنہاں

چوں حق بتفاصیلِ شیون ——— مشہود شد ایں عالم پر سود و زیاں
گر باز روند عالم و عالمیاں ——— با رتبہ اجمال حق آیند نہاں

بر شکلِ بتاں رہزنِ عُشاقِ حق است ——— لا بلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است
چیزے کہ بود ز روئے تقلید جہاں ——— واللہ کہ ہماں ز وجہِ اطلاق حق است

منصُور حلاج آں نہنگِ دریا ——— کز پنبہ تن دانۂ جاں کرد جدا
روزیکہ انا الحق بزباں مے آورد ——— منصُور کجا بود خدا بود خدا

اے آئینہ حُسنِ تو در صورتِ زیب ——— گرداب ہزار کشتی صبر و شکیب
ہر آئینہ کہ غیرِ حُسنِ تو بود ——— خواند خسروش سرابِ صحرائے فریب

Marfat.com

از ما ہمہ عجز و نیستی مطلوب است — ہستی و توالبعش ز ما منکوب است
ایں اوست پدید گشتہ در صورتِ ما — ایں قدرت و فعل از بما منسوب است

جلّ جلالہ

قطب الاولیا حضرت خواجہ ابو سعید مخزومی
(حضرت غوث الاعظم جیلانی کے پیر و مرشد)
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

حق اللہ حق خدا

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را

آنکہ در آدم دمید او روح را
داد از طوفاں نجات او نوح را

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را
تا سزائے داد قومِ عاد را

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد
با خلیلش نار را گلزار کرد

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر
کرد قومِ لوط را زیر و زبر

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
پشّہ کارش کفایت ساختہ

آنکہ اعدا را بدریا در کشید
ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید

چوں عنایت قادرِ قیوم کرد
در کفِ داؤد آہن موم کرد

با سلیماں داد ملک و سروری
شد مطیعِ خاتمش دیو و پری

اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

ہست سلطانی مسلّم مر او را
نیست کس زہرۂ چون و چرا

طرفۃ العینے جہاں بر ہم زند
کس نمے آرد کہ آنجا دم زند

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد
بندگاں را دولت و شاہی دہد

بے پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

مردۂ صد سالہ را حی مے کند
ایں بجز حق دیگرے کے میکند

صانع کز طیں سلاطیں میکند
نجم را رجمِ شیاطیں میکند

از زمینِ خشک رویاندہ گیاہ
آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

ہیچ در ملکِ او انباز نے
قول او را لحن نے آواز نے

جل جلالہ

(حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہٗ پند نامہ)

حق اللہ
حق

اے لال در ثنائے صفاتت زبانِ ما
وے در صفاتِ وحدتِ تو عقل نارسا

عاجز بود زبان ہمہ از ثنائے تو
آں کیست کہ بخورد تو گوید ثنا ترا

بے چون و بے چگونہ و بے مثل آمدی
در کنہ ذات تو نرسد عقل انبیاء

موجود از وجودِ تو باشد ہر آنچہ ہست
فانی شوند جملہ و باشد ترا بقا

ہرگز نباشد آنکہ نباشی تو لحظۂ
ایں طرفہ تر بود کہ نہانی ز دیدہ ہا

گر تو جمالِ خویش نمائی بہ ہیچکس
از خوبی و لطافت نخود میرسد ترا

در زانکہ رخ زیر پردہ نمائی بہ بندگاں
دانم کہ ہیچ کم نشود از تو اے خدا

سرگشتۂ الم ذرۂ صفت در ہوائے تو
نشاید کہ کار ما رسد از تو بہ مدعا

سرگشتگانِ بادیۂ عشق خویش را
ہم خود دلیل باش کہ ہستی تو رہنما

Marfat.com

از بحرِ خویش قطرۂ بر قطبِ دیں فشاں
تو بادشاہِ حُسنی و او بندۂ گدا

قطب الاقطاب شہید محبت
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ
جل جلالہٗ

تو اللہ حق حقا

مالک الملک لاشریک لہ — وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

عاشقاں جان و دل نثار کنند — بر در لا الٰہ الا ہو

صوفیاں گر بہشت می طلبند — ذکر شاں لا الٰہ الا ہو

باغبانِ قدیم لم یزلی — صفتش لا الٰہ الا ہو

طوق لعنت فگند بر ابلیس — جبر تنش لا الٰہ الا ہو

مومناں را نعیم شد روزے — برکتش لا الٰہ الا ہو

خوش درختے است در میانِ دو جہاں — میوہ اش لا الٰہ الا ہو

شمس تبریز اگر خدا طلبی — خوش بخواں لا الٰہ الا ہو

جل جلالہٗ — حضرت شمس تبریزی قدس سرہ

حق اللہ
حق حق

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں ! — عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں
زمہرش سینہا چو لالۂ برق — دلِ ہر ذرّہ در جوشِ اَنَا الشّرق
بیادش شورِ بلبل رنگ بستہ — نمکدانہا بزخمِ گل شکستہ
دلِ مستانِ عشق خود مقامش — شکستِ رنگہا مہتاب بامش
بہر کس فیضِ مہرش یک نظر دید — زخاکش چشمۂ خورشید
برائے مستئ دیوانۂ اُو — بود چشمِ بتاں میخانۂ اُو
نسیمِ بوستانش آہِ سرد است — گلِ گلزارِ عشقش رنگِ زرد است
خرد در فکرِ او مجنون و مدہوش — جبیں از سجدہ اش لیلیٰ در آغوش
بشوقِ او سرشکِ جوشِ اُلفت — بچشمِ اہلِ دل دریائے رحمت
زکنہش ماندہ حیراں عقل و فرہنگ — بیاباں در بیاباں آہوئے لنگ
براہش درک و دانش کام عاجز — رسیدن در نخستیں کام عاجز
خراباتے زجامش مست و مدہوش — مناجاتے زنامش سر بسر جوش

روائی گر ہوس داری بحاجات
مناجاتے مناجاتے مناجات

جلّ جلالہٗ

(از "نیرنگِ عشق"۔ حضرت غنیمت کنجاھی قدس سرہٗ)

حق الله

حق

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات — جز روئے تو نیست در جہاں آبحیات
از جان و جہان و ہرچہ در عالم ہست — مقصود توئی در بر محمد صلوات

بتخانہ و کعبہ خانۂ بندگی است — ناقوس زدن ترانۂ بندگی است
محراب و کلیسای و تسبیح و صلیب — حقا کہ ہمہ نشانۂ بندگی است

ساقی مے ناز عارض پر خوے تست — چشمت نرسد کہ چشمہا در پے تست
سرچشمۂ فیض جز لب لعل تو نیست — صد خضر و مسیح جرعہ نوش مے تست

در مسکدۂ عشق اجل اسم منست — رندی و پرستیدن مے قسم منست
من جان جہانم اندریں دیر مغاں — ایں صورت کون جملگی جسم منست

ساقی عذر از غم تو ام آہ کہ نیست
صبرم ز رخت حق است آگاہ کہ نیست
مقصود منی و جز تو کس در دل من
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

میرے دل کے حال کا محرم اے میرے رب تُو — اندر تو ہے باہر تو ہے دیکھوں جب ڈھب تُو

تُو ہی تانا تُو ہی بانا، سب کچھ ہے اب تو — شاہ حسین کہے بچارا، میں ناہیں اَسب تو

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حق جانِ جہان است و جہاں جملہ بدن
واصناف ملائکہ حواس ایں تن
افلاک عناصر و موالید اعضا
توحید ہمیں است دگرہا ہمہ فن

بُت گفت بہ بُت پرست کائے عابدِ ما
دانی زچہ روئے گشتۂ ساجدِ ما
برما بہ جمالِ تجلّی کرد است
آں کس کہ زنیست ناظر و شاہدِ ما
جلّ جلالہٗ
حضرت عمر خیام قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ حق حق

اے متاعِ درد، در بازارِ جاں انداختہ
گوہرِ ہر سود در جیبِ زیاں انداختہ

نورِ حیرت در شبِ اندیشۂ اوصافِ تو
بس ہمایوں مرغِ عقل از آشیاں انداختہ

اے بطبعِ کون از بہرِ برہانِ حدوث
طرح رنگ آمیزی از فصلِ خزاں انداختہ

طعمۂ عشقِ ترا از مغزِ جاں آوردہ ام
آں ہما تا سایہ بر ایں استخواں انداختہ

زیں خجالت چوں بر دل آیم کہ دل در موجِ خوں
نو عروسانِ عمت را موکشاں انداختہ

فیض را نازم کہ ہر کس با براہت ماندہ است
دل بدست آورد و جاں را از میاں انداختہ

صیدِ دل را بہرِ آگاہی ز صیادِ ازل
در کمندِ طرۂ عنبر فشاں انداختہ

کردہ از عرفاں لباسِ عجز را دامن دراز
کوتہی در جیبِ عقلِ نکتہ داں انداختہ

شرع گوید منع لب کن عشق گوید نعرہ زن
کاے تو ہم در راہِ عشقِ خود عناں انداختہ

دولت وصلت کہ دریا بد کہ با آں محرمے
جوہرِ اوّلی عَلم بر آستاں انداختہ

غیرتِ حُسنِ ترا نازم کہ در بزمِ وصال
جامِ آبِ زندگی از دست جاں انداختہ

من کہ باشم عقلِ کُل را ناوکِ انداز ادب
مرغِ اوصافِ نوازِ اوزِ بیاں انداختہ

در ثنایت چوں کشائم لب کہ برقِ ناکسے
منطقم را آتش اندر خان و ماں انداختہ

مستِ ذوقِ عرفیم کز نغمۂ توحیدِ تو
لذتِ آوازہ در کامِ جہاں انداختہ

جل جلالہ

حضرت عرفی قدس سرہ
(از قصائدِ عرفی)

Marfat.com

الله

حق حق حق

خطبهٔ قدس ست به ملک قدیم — بسم الله الرحمن الرحیم
زانچه حکمت توقیع راز — نیست مگر این رقم جان نواز
آنکه زجان زنده بر آرد نفس — فاتحهٔ حمد خدائے ست و بس
حرف الٰهی چو بر آرد علم — زهرهٔ قلم را که نه گردد رقم
عقل ازین گنج ندارد کلید — وهم برین پایه نیارد رسید
حرف کمالش ز خط کبریا — مهر زده بر دهن انبیا
سکهٔ حکمتش ز تغیّر برون — عرصهٔ ملکش ز تصوّر برون
زان نمطے کامد از و نقش کس — غایت آن نقش همان ست و بس
معرفت آموز شناسندگان — معصیت آمرز هراسندگان
مونس اندیشهٔ بیچارگان — غارت بر انداز ستم کارگان
عقده گشائے دل هر غمکشے — شاد کن سینهٔ هر ناخوشے

تا همه بیها بود آنجا به بند
او ملک الملک بر آرد بلند

جل جلالهٔ

ملک الشعراء بلبل بوستان محبوب الٰهی
حضرت امیر خسرو قدس سرہما

(از مطلع الانوار)

Marfat.com

حق اللہ
حق ہے تنہا

یا ازلی الظہور یا ابدی الخفا
نور لک فوق النظر حسن لک فوق الثنا

نورِ تو بینش گداز حسنِ تو دانش گسل
فکرِ تو اندیشہ گاہ کُنہِ تو حیرت فزا

دانش و بینش ہمہ کردہ رہا در رہت
چشمِ ارسطو نظر عقلِ فلاطونِ ذکا

ملّت علم ترا ہست بفتوائے قدس
خونِ تفکر ہدر جانِ تعقّلِ امبا

بردرِ تو اندیشہ را شحنۂ عبرت زند
لطمۂ حیرت بروئے سیلۂ جہل از قفا

شاہد عرفانِ تست از ہمہ کس بے نیاز
گو ہمہ دلہا بسوز و گو ہمہ جانہا برا

در رہِ ادراکِ تو ماندہ معطّل زِکار
جملہ عقول و نفوس جملہ حواس و قوا

فرقۂ اشراقیاں در غمت آشفتہ سر
زمرۂ مشائیاں در رہِ تو افکار پا

Marfat.com

منزلِ قدس ترا یکطرف از شاه راه
قافلۂ کیف و کم محملِ این رہ متی

حرفِ بقیں تو نیست در ورقِ قیل و قال
بصرِ محقّقِ کرام فخرِ مشکّکّ کجا

فانیٔ مطلق شدن در تو کمالِ بقاست
غیر بقا در بقا نیست فنا در فناست

ہم ز سواد بصر ہم ز سویدائے دل
زد خطِ بطلاں بکش بر رقمِ ماسوا

از خطِ کثرت گذر نقطۂ وحدت بہ بیں!
آرد آرے ز خطِ نقطہ بود منتہا

نیست درون و بروں بے تو اگر بنگر
ہم تو ظہور و بطون ہم تو خلا و ملا

بر درِ ابداعِ تو لرزہ زناں گام زن
کارکناں قدر، کارکنانِ قضا

سطرِ بقا را توئی اوّل و آخر و لے
اوّل بے ابتدا و آخرِ بے انتہا

نفسِ کل از عقلِ کل، طبعِ کل از نفسِ کل
از پئے ایجاد کرد قدرتِ تو اقتضا

جل جلالہٗ

از دیوانِ شاعرِ دربارِ اکبری
فیضی فیاضی رح

Marfat.com

هر سو که دویدم همه روئے تو دیدم
هر جا که رسیدیم سر موئے تو دیدیم
هر قبله که بگزید بهر عبادت
ما قبلهٔ دل خم ابروئے تو دیدیم

اے آنکه عدم شکل وجود از تو پذیرد
غیر از تو نباید به نظر هیچ وجودے
گر ساقئ وحدت در میخانه کشودے
در دهر یکے عاقل و هشیار نبودے

سبحان الله ز فرط بے تمثالی
ذاتش بود از شناس و دانش عالی
یک قطره ز فیض او نیابم محروم
یک ذرّه ز نورِ او نه بینم خالی

مائیم و دلے براہِ وحدت پویاں
یک لمعه ز خورشید سعادت جویاں
رو پنبه ز گوش کش که هر ذرّه بود
الله الله الله اکبر گویاں

هر دم سخن از روئے تصور گویم
گه قطره و گاه بحر و گه بر گویم
یک نورِ حقیقت است تاباں که منش
گه مهر گه آفتاب و گه خور گویم

باید برہِ عشق تگاپو کردن
پیوسته بخورشیدِ ازل رُو کردن
زیں ساں که بود ظهورِ حق همه سُو
کفر است رُخِ نیاز یک سُو کردن

هر قطره که در محیطِ امید بود
دریائے قدح کشانِ جاوید بود
هر ذرّه که ریگ بیاباں نگری
آئینه رونمائے خورشید بود

فیضی فیاضی

وصالِ ممکن و واجب بهم چیست
حدیثِ قرب و بُعد و بیش و کم چیست،
مجو مطلق درین دیرِ مکافات
که مطلق نیست جز نورُ السموات،

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

حق ربّنا حق

تجلّیہائے وحدت بیشمار است
نظر واجب بصنع کردگار است

بہ بیں زاہد جمالِ لم یزل را
کہ گرد آں خط و خال و عذار است

تجلّی در مقاماتِ محبّت

نگار اندر نگار اندر نگار است

شدم غرقاب حیرت کاندریں بحر
ز گوہر ہا کہ امیں آب دار است

میانِ عاشقاں سردار گشتی
ز حق گوئی سر تو گو بدار است

جمالِ گُل کہ در گُل آں جمال است

بروحِ قدسیٔ من آشکار است

سرم دارد خیالِ جلوۂ ھُو
دلم روحانیاں را راز دار است

ہمیں است اے شرف بسم اللہ عشق
کہ دل چوں مرغِ بسمل بیقرار است

شرف کم گوئی اسرارِ الٰہی

دریں دوراں کہ چوں اغیار یار است

جل جلالہ
حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہ

حق اللہ
عشق

منم محوِ جمالِ او نمے دانم کجا رفتم
شُدم غرقِ وصالِ او نمے دانم کجا رفتم

غلامِ روئے اُو بودم اسیرِ موئے اُو بُودم
غبارِ کوئے اُو بودم نمے دانم کجا رفتم

باں مہ آشنا گشتم زجان و دل فِدا گشتم
فنا گشتم فنا گشتم نمے دانم کجا رفتم

شدم چوں مبتلائے او نہادم سر بپائے او
شدم محوِ لقائے او نمے دانم کجا رفتم

قلندر بوعلی ہستم بنامِ دوست سرمستم
دل اندر عشقِ او بستم نمے دانم کجا رفتم

جل اللہ — حضرت شرف الدین بُوعلی قلندر قدس سرہ العزیز

Marfat.com

حق اللہ حق حق

آستیں بر رُخ کشیدی ہمچو مکّار آمدی
با خودی خود در تماشا سوئے بازار آمدی
شورِ منصور از کجا و دارِ منصور از کجا
خود زدی بانگ "انا الحق" خود سرِ دار آمدی
در بہاراں گل شدی در صحنِ گلزار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی با نالہ و زار آمدی
خویشتن را جلوہ کردی اندر ایں آئینہ ہا
آئینہ اسمش نہادی خود باظہار آمدی
گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا
خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

جلّ اللہ — قطبِ عالم حضرتِ خواجہ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز

Marfat.com

اللہ

حق حق

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست | ثنایش جوہر تیغ زبانہاست
زباں در کام از نام او یافت | نم از سرچشمۂ انعام او یافت
تعالی اللہ زہے قیوم دانا | توانائی دہ ہر ناتوانا
فلک را انجمن افروز انجم | زمیں را زیب انجم دہ بمردم
قصب باف عروسان بہاری | قیام آموز سرو جویباری
بلندی بخش ہر ہمت بلندی | بہ پستی افگن ہر خود پسندی
گناہ آمرز رندان قدح خوار | بطاعت گیر پیران ریاکار
انیس خلوت شب زندہ داراں | رفیق روز در محنت گذاراں
ز بحر لطف او ابر بہاری | کند خار و سمن را آبیاری
وجودش آں فروزاں آفتاب است | کہ ذرہ ذرہ از وے نور یاب است
گر از خورشید مہ دارد نہاں روئے | فتد در عرصۂ نابود شاں گوئے
بمازاں منت ہستی نہ آمد | کہ ہست نیست را ہستی دہ آمد
منزہ ذاتش از چونی و چندی | منزہ تر ز پستی و بلندی
خرد در ذات او آشفتہ رائے | طلب در راہ او بے دست و پائے
اگر ننہد ز لطف خود قدم پیش | شود ز دوری ما دمبدم بیش
ملک شرمندہ از نادانی خویش | فلک حیراں ز سرگردانی خویش
نہ بود خود فراموشی گزینیم | پس از زانوئے خاموشی نشینیم

جل جلالہ

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی (از یوسف زلیخا)
قدس سرہ السامی

Marfat.com

حق اللہ حق

بنام جهاندار جان آفرین — حکیم سخن بر زبان آفرین

خداوند بخشنده دستگیر — کریم خطا بخش و پوزش پذیر

عزیزیکه از درگهش سر بتافت — بهر در که شد هیچ عزت نیافت

سر پادشاهان گردن فراز — بدرگاه او بر زمین نیاز

نه گردن کشان را بگیرد بفور — نه عذر آوران را براند بجور

وگر خشم گیرد بکردار زشت — چو باز آمدی ماجرا در نوشت

دو کونش یکی قطره در بحر علم — گنه بیند و پرده پوشد بحلم

ادیم زمین سفرهٔ عام اوست — چه دشمن برین خوان یغما چه دوست

گلستان کند آتشی بر خلیل — گروهی بر آتش برد ز آب نیل

وگر در دهد یک صلای کرم — عزازیل گوید نصیبی برم

فرو ماندگان را برحمت قریب — تضرع کنان را بدعوت مجیب

بر احوال نابوده علمش بصیر — باسرار ناگفته لطفش خبیر

قدیمی نکوکار نیکی پسند — بکلک قضا در رحم نقش بند

دهد نطفه را صورتی چون پری — که کرد است بر آب صورتگری

نهد لعل و فیروزه در صلب سنگ — گل لعل در شاخ فیروزه رنگ

نه بر اوج ذاتش پرد مرغ وهم — نه در ذیل وصفش رسد دست فهم

درین ورطه کشتی فرو شد هزار — که پیدا نشد تخته بر کنار

محیط است علم ملک بر بسیط — قیاس تو بر وی نگردد محیط

Marfat.com

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد — نہ فکرت بغور صفاتش رسد
کہ خاصاں دریں فرس راندہ اند — بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
دگر سالکے محرم راز گشت — بہ بندند بر وے در باز گشت
کسے را دریں بزم ساغر دہند — کہ دارو ے بیہوشیش در دہند
تامل در آئینۂ دل کنی — صفائی بتدریج حاصل کنی
کسانیکہ زیں راہ بر گشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا — تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ

جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قدوۃ الابرار مہر سپہر اعجاز طرازی
حضرت شیخ سعدی شیرازی
قدس سرہ

در چشم عارف از ازل فرقے نباشد تا ابد
اول در آخر خواندہ ام آخر در اول دیدہ ام
(فیضی فیاضی)

Marfat.com

حق جلّ شانہٗ

خوشا دردیکہ درمانش تو باشی
خوشا راہے کہ پایانش تو باشی
خوشا چشمے کہ رخسارِ تو بیند
خدا جانے کہ جانانش تو باشی
ہمہ خوبی و عشرت باشد اے دوست
در آں خانہ کہ مہمانش تو باشی
مپرس از کفر و ایماں اے عراقی
کہ ہم کفر و ہم ایمانش تو باشی

جل جلالہٗ

حضرت عراقی سہروردی قدس سرہ العزیز

چیست توحیدِ خدا آموختن — خویشتن را پیشِ واحد سوختن
ہستیت در ہستِ آں ہستی نواز — ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

حضرت رومی قدس سرہ العزیز

حمد اللہ حق تعالیٰ

خدایا جہاں بادشاہی تراست　　زما خدمت آید خدائی تراست
پناہِ بلندی و پستی توئی　　ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی
ہمہ آفریدی ز بالا و پست　　توئی آفرینندۂ ہر چہ ہست
خرد را تو روشن بصر کردۂ　　چراغِ ہدایت تو بر کردۂ
توئی کافریدی ز یک قطرہ آب　　گہرہائے روشن تر از آفتاب
چناں آفریدی زمین و زماں　　ہماں گردشِ انجم و آسماں
نبود آفرینش تو بودی خدا　　نباشد ہمہ ہم تو باشد بجائے
کواکب تو بر بستی افلاک را　　بمردم تو آراستی خاک را
ہمہ زیر دستیم و فرماں پذیر　　توئی یاوری دہ توئی دستگیر
چو بر داری از رہگذر دود را　　خورد پشہ مغزِ نمرود را
چو در لشکرِ دشمن آری رحیل　　بمرغاں کشی فیل و اصحابِ فیل
مرا در غبارِ چنیں تیرہ خاک　　تو دادی دلِ روشن و جانِ پاک
گر ایں خاک را از گنہ تافتی　　بہ آمرزشِ تو گرہ یافتی
گناہ من ار نامدی در شمار　　ترا نام کے بودے آمرزگار
چو اول شب آہنگ خواب آورم　　بہ تسبیح نامت شتاب آورم
من آں مسکینم کاں مرا خواندۂ　　تو آں کن کہ خود را بداں خواندۂ
سپردم بتو مایۂ خویش را　　تو دانی حساب کم و بیش را

جل جلالہٗ

حضرت نظامی گنجوی قدس سرہ (از سکندر نامہ)

Marfat.com

حق الله

حق نما

سازی نموده در همه اعیاں عیاں
کز غایتِ ظهور نہاں است در نہاں،

از نام از نشان که تواند نشاں دہد
گویا ہزار نام و نشاں است بے نشاں

پیش از ظهور بود و ما کان شئی معه
بعد از ظہور ہست علیٰ ما علیہ کان

کونِ و مکاں بہ پرتوِ حسنِ جمالِ اوست
دیں طرفہ تر نگر کہ نہ کون است نے مکاں

نزدیک عارفانِ محقق محقق است
کو عینِ عالم است و لیکن ورائے آں

گہ روی پوش ہمچو عروسان جلوہ گر
گہ با ہزار شور و شغب جا بجا دراں

سیفی بخویش نسبت ہستی گمانِ تست
اے وائے بر کسے کہ بماند دریں گماں

جل جلالہ

حضرت سیف الدین صاحب سیفی بخاری قدس سرہ

(اخبار الاخیار)

Marfat.com

حق اللہ

حق ہے

بیا اے دل دمے از ہستی خود ترکِ دعویٰ کن
میفگن چشم بر صورت نظر در عینِ معنیٰ کن

ز چاکِ سینہ بر دم صد نوائے دردِ دل بشنو
بدین قانونِ محبّت ترکِ بزمِ اہلِ دنیا کن

چہ حاجت کز پئے خلوت روئے در کنجِ تنہائی
بیادِ دوست خود را از خیالِ غیر تنہا کن

بیا در انجمن خلوت گزین و از رہِ دیگر
بچشمِ دل جمالِ دوست را ہر دم تماشا کن

بسترش غیر را محرم مگرداں بلکہ در خلوت
چناں پوشیدہ کن ذکرش کہ از دل نیز اخفا کن

چو نفیٔ ماسویٰ کردی چہ دل کو جاں ہمہ ہیچند
دلیلت کل شیٔ ہالک الا وجہہ را کن

چو فرقِ واضح آمد درمیاں مہلک و ہالک
ہلاک و نیستی را حکم بر ہر چیز حالا کن

کش از پرکارِ الا خطِ عدم بر صفحۂ عالم
بسانِ دائرہ آں را محیطِ جملہ اشیا کن

برول از روئے صورت وز رہِ معنیٰ درون دالش
میانِ نقطہ و آں دائرہ غیریت افنا کن

Marfat.com

چو بینی نورِ مطلق خویشتن را درمیاں تاریؔ
ہو الحق از انا الحق بعد از مختار اولیٰ کُن

مسمیٰ واحد و اسمائے او از حد و عد بیروں
بہر اسمے شہود نورِ ذاتِ آں مسمیٰ کُن

در اسمائے حقیقی شُد مسمیٰ عین ہر اسمے
عجب مشکل حدیث است ایں بگوش و ہوش اصغا کُن

معما نیست مشکل در حسابِ عاقلاں وحدت
بتحصیلِ کمالِ نفس حلِ ایں معما کُن

کمالِ نفس و ہم تہذیبِ اخلاقت بدست آید
اگر ایں راہ ہوس داری بنائے شرع برپا کُن

حقیقت از شریعت نیست پیشِ عارفاں بیروں
مثالِ آں بکشتی سازو شبہ آں بدریا کُن

بریں کشتی نشیں تا بگذری زیں بحرِ بے پایاں
چوں فرعون ارنہ خود را غرقِ بحرِ کفر اغوا کُن

جلّ جلالہٗ

برکۃ المصطفےٰ فی الہند امام المحدّثین محققِ اعظم
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ

لے نہ آری

Marfat.com

اللہ

حق ہو

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو — ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ہو

چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری — مجو از غیر حق یاری کہ لا فتاح الا ہو

بلا لا لا ہمہ لا کن بگو اللہ و اللہ جو — نظر خود سوئے وحدت کن کہ لا مطلوب الا ہو

ہو الاول ہو الآخر ظہور آمد تجلی ہو — بذات خود ہویدا حق کہ لا فی الکون الا ہو

الا اے یار شو فانی مگو ثالث مگو ثانی — ہو الواحد ہو المقصود لا موجود الا ہو

ہو الہو ہو ہو الحق ہو ندانم غیر الا ہو — ہو الہو ہو ہو الحق ہو نخوانم غیر الا ہو

یکے گویم یکے جویم یکے در دل چو گل رویم — ہمو یک را بیک بویم نہ بینم غیر الا ہو

بگرد عالم چو گردیدم ہو الحق ہو پسندیدم — یکے خوانم یکے دانم ندانم غیر الا ہو

منم غمخوار خود ہستم بجز باہو نہ در دستم — دل و جان با ہو بستم نہ بستم غیر الا ہو

جل جلالہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ

(دیوان باہو)

حق اللہ
حق حق

نامِ حق بر زبان ہمی رانیم — کہ بجان و دلش ہمی خوانیم

ملک و صمد است و قدیم و حکیم — خالق و رازق و رؤف و رحیم

ہر چہ ہست از بلندی و پستی — ہمہ زو یافت صورتِ ہستی

داد ما را کتاب تا خوانیم — کرد ما را خطاب تا دانیم

طاعتِ اوست فرضِ عین شدہ — بر ہمہ خلق ہمچو دین شدہ

ہر چہ او گفت آں کنیم ہمہ — طاعتِ او بجاں کنیم ہمہ

آنچہ او گفت غیرِ آں کردن — نیست سودے بجز زیاں کردن

روز و شب طالبِ قبول ویم
پیرو امتِ رسول ویم

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از نامِ حق

Marfat.com

حق اللہ
حقِ شفیع

بعد حمد و ثنائے خالقِ کُل — بعد نعت و درود فخرِ رُسل
میکنم شکر ایں اجلِ نعم — کہ مرا کرد حق زخیرِ امم
یعنی از امّت حبیب خُدا — عاصیاں را شفیع روزِ جزا
چوں بشانش نگاہ موسےٰ کرد — شدن از امتش تمنّا کرد
کرد نعتش خدا بخُلقِ عظیم — گفت بر مومناں رؤف و رحیم
از خدا تحفہ صلوٰۃ و سلام
بر وے و آلِ وے رساد مدام

جل جلالہ و صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم

جناب علی رضا صاحب قدس سرہ
(بدائع منظوم)

حق الله حق

کجائی گنج پنهانی کجائی — بمعموری بویرانی کجائی

نه در ظاهر نه در باطن مقید — انیسِ جانِ زندانی کجائی

تو ناپیدا و هر چیز است پیدا — فروغِ چشم نورانی کجائی

نمی گنجی در الفاظ و عبارت — تو ای معنیٔ وجدانی کجائی

غنیمتهای عالم را بدل هست — تو ای بی‌مثل و بی‌ثانی کجائی

دلا حیران تری هر دم ندانم — که همچو چشم قربانی کجائی

خداوندِ حرم در خانهٔ ماست — تمنای بیابانی کجائی

به پندِ عقل کردم توبه از عشق — خطا کردم پشیمانی کجائی

چو کنعان مبتلای قحط گشتم — کجائی ای فراوانی کجائی

نه در کفری نه در آئین اسلام
نظیری هیچ می دانی کجائی

جل جلاله — نظیری نیشاپوری مرحوم

عالم همه یک جلوهٔ ذات احد است — این خانه هیولا و نه صورتِ جسد است

کثرتِ آثارِ چشم واکردنِ ماست — این صفر چو پی محو شد همان یک عدد یاست

میرزا عبدالقادر بیدل قدس سره

حق اللہ حق

اے غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکارِ ما — بے نیاز از ما و از پیدائی و اظہارِ ما

نے بہارت ہستئ ما نے خزانت نیستی — اے بہارت بے تعلق از گل و از خارِ ما

کنزِ مخفی بود اندر غیبِ مطلق ذاتِ تو — نامِ ما آنجا کجا بود و کجا آثارِ ما

رنگ بیرنگیست اصلِ رنگہائے رنگ رنگ — نورِ بیرنگی بہ از نیرنگئ انوارِ ما

ہستیت خود بحرِ موّاجیست ناپیدا کنار — قطرہ باشد یا نمے زاں بحر ایں انہارِ ما

ماکہ باشیم از خودی در حضرتت دم بر زنیم — اے کم از کم روبرویت اینہمہ بسیارِ ما

عین ہستی خود توئی پس از تو چوں منکر شویم — حجتِ ہستی تست ایں ہستئ انکارِ ما

کے رسد شاہینِ فکر اندر ہوائے اوجِ تو — بے پر و بالست آنجا طائرِ طیارِ ما

خارج از عقل و قیاس و فہمِ جملہ خاص و عام — دور از حد یکہ باشد حیطۂ افکارِ ما

کے یکی گنجد در آنجا نے دوئی گفتن روا — بسکہ ہست عالی ز اطلاقِ کم و بسیارِ ما

نسبتِ تنزیہ و تشبیہش نمودن ناسزاست — کے سزد ایں قیدہا در ذاتِ بحتِ یارِ ما

اعتبارات و اضافاتیکہ آید بر زباں — نیست در ہستئ ساذج کو بود دلدارِ ما

عین ادراک است عاجز ماندن از ادراکِ او — کار با عجز است آخر کار در سرکارِ ما

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرتست — ہست با حیرت ز سر تا پائے کاروبارِ ما

گنگ میگردد زبانِ اہلِ عرفاں زیں مقام — مَا عَرَفْنَا گفت اینجا سیدِ ابرارِ ما

دادہ ام از ذاتِ احدیت نشانت اے نیاز
چشمِ دل بکشا و بنگر معنئ اشعارِ ما

جل جلالہ — صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ (از دیوانِ شاہ نیاز)

Marfat.com

حق الله

حق تعالی

زبانم قابل حمد خدا شد
که با نام محمد آشنا شد

دل از تفسیر این اسم است آگاه
ز رمز معنی الحمد لله

در عالم چون صدف در هم شکستم
که آمد گوهر نامش بدستم

ز آغوش احد یک میم جوشید
که بیرنگی لباس رنگ پوشید

بحکم آن جلوه جز ساز نگاهی
نبود آن میم جز بر خود گواهی

ز احمد بر احد چیزی نیفزود
اگر میمی فزود آن هم یکی بود

محمد ظاهر و باطن خداوند
ندارد موج جز با بحر پیوند

نگنجد در احد غیر از احد هیچ
یکی در یک گم است اینجا عدد هیچ

صدا و ساز و یکتار است اینجا
گهر یک موج هموار است اینجا

چه موج و بحر یا موج است یا بحر
بغیر از اسم کو موج و کجا بحر

زبان تا میگشائی موج پیداست
وگر خاموش باشی جمله دریاست

خموشی در گریبان بحر ریز است
زبان آرائی اینجا موج خیز است

سخن غیر از دوئی سازی ندارد
خموشی جز خود آوازی ندارد

کہیاد

حق جل الله صلی الله علیک وسلم یا رسول الله

میرزا عبدالقادر بیدل قدس سر

Marfat.com

حق اللہ
صحیح

بنام آنکه دلها را در آغاز — بنام اوست حسن مطلع زار

نظر از فیض او در عین احسان — نماید در سیاهی آب حیوان

دلِ سودا یاں در شہرِ دیدار
زمہرِ اوست با گرمیٔ بازار

نمود از مشرق عشقِ دلفروز — طلوعِ آفتابِ حسن جانسوز

دلے را گہ بحسنے آرزو نیست — گہ از حسنے دلے را جست وجو نیست

ہزاراں حسن و دل مشتاق مائل
گہے دل حسن گاہے حسن شد دل

ہر ہیں در حسنِ مقناطیس دلسوز — دلِ سنگین آھن آتش افروز

ز شمع گلفشاں پروانہ فرد — چو بلبل با ہزاراں آتشِ درد

ز حق بنگر بدریائے عنایت
جہانے غرقۂ نورِ ھدایت

دو عالم صید عشق آدمی اند — ز نقشِ حسن او در خسرمی اند

پر آتش کردہ دوزخ دل بداغش — بنور او فروزمردہ چراغش

زہے صانع کہ روشن کرد از گل
دلیلِ آفتابِ صنعِ کامل

Marfat.com

زِ زیتون و زجاجِ چشمِ انساں   ببیں مشکاتِ نورِ مہرِ رحماں
ببیں در زلف و رخسارِ دلفروز   کہ آورد روز از شب شب از روز

الا اے قدسیاں را بودہ مسجود
بطاعت سر بپیچ از مہر معبود

ہمہ اشیا منازل میشمارند   کہ رو در کعبۂ حُسنِ تو دارند
ہمہ از مہرِ تو حیراں شب و روز   ترا کو ذرّۂ عشقِ دل افروز

رسیدند انبیا ملّت نہادند
ترا با عشق راہِ دل کشادند

بہر پیغمبرے کامد ز اوّل   ترا در عشق از و شد نکتۂ حل
چو روشن گشت از ختمِ رسل راہ   نماندت ہیچ پروردہ تا بدرگاہ

جل الہ صلی اللّٰہ علٰے نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ والسلام

محمد بن یحییٰ ابن سیبک مشہور بہ فتّاحی نیشاپوری مرحوم

(دستورِ عشّاق)

اَللّٰہُ

حق حق حق

○

ضیائے ہر دو جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بہائے ملک جناں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کلید ہشتِ بہشت است قفلِ ہفت جحیم
مثالِ امن و اماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

قرارِ عرش عظیم و ثبات ارض و سما
قوام کون و مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اساسِ دین و سیاست عمادِ ملّت و شرع
نعمہ نہان و عیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

شدہ است کلمۂ طیّب چو شجرۂ طیّب
بجا اصل و فروع لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چو گشت افضل ذکر ایں بقول افضلِ خلق
بگو بشرح و بیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ببخش حاکمے را اے کریم تا گوید
بوقتِ دادنِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ببخش ہر ہمہ را اے کریم تا گویند
بوقتِ دادنِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جلّ جلالہٗ

○

حضرت سلطان حمید الدین حاکم

Marfat.com

حق اللہ عز شانہ

اے بتو قائم وجود اصل ہر موجود ما
وے ز نور روشن چراغ گوہر مقصود ما
چوں خمیر طینت ما زاب رحمت کردہ
ہم بلطف خویش گرداں عاقبت محمود ما

خواہ در طوف حرم خواہی بدیر سے رونما
ہر کجا معبد کنی آنجا توئی معبود ما
نالہ ہائے دل سحر گاہے کہ غیر دود آہ
نیست ممکن صیقل آئینہ مقصود ما
ہمتے مخفی ز سیل اشک کز سوز جگر
شعلہ میریزد ز دود آہ درد آلود ما

جل جلالہ

زیب النساء مخفی دختر اورنگ زیب عالمگیر رحمہا اللہ

(از دیوان مخفی)

اَللّٰہُ

حَق حَق

بشیونِ دگر تو ہر جائی
گہ تماشاؤ گہ تماشائی

زیر و بالا و پیش و پس ہر جا
بیمین و یسار پیدائی

مے نمائی تو جلوہ ہائے نو
تو زیباؤ ہم تو زیبائی

جلوۂ نو بنو ز تو پیدا
لیکن از عقل و فہم بالائی

بر سرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
گاہ پنہان و گاہ پیدائی

بمظاہر ظہور ہا داری!
گاہ معشوق گاہ شیدائی

از تو عاشق و عشق و ہم معشوق
از تو شیدائی است و زیبائی

گاہ دیدارِ خویش بر دیدار
بنمائی و گاہ بربائی

جَلّ جَلَالُہٗ

(استاد العلما حضرت علامہ مولانا سید دیدار علیشاہ صاحب بانی مرکزی حزب الاحناف لاہور)

الله

حق حق

اے جانِ جہان جانی، یکتائی و لاثانی
ہم خالقِ کونینی ہم خالقِ انسانی

ہم اوّل و ہم آخر ہم باطن و ہم ظاہر
از غایتِ پیدائی پیدائی و پنہانی

بودی و نبد چیزے باشی نباشد کس
بیشک و شبہ ذاتت باقی و ہمہ فانی

نزدیک ترا از جاں و ز شہ رگِ جانِ من
تو در من و من در تو، تو باقی و من فانی

در علم تو من بودم در علم تو من ہستم
در علم تو من باشم تو عالم گیہانی

عالم ہمہ نابود است اے بودِ تو بودِ ما
از عیب و خطا پاکی ہم پاک ز نقصانی

از وہم و خیالِ ما از عقل و قیاسِ ما
بالائی و بالاتر از عالم امکانی

اے طائرِ ادراکم از درکِ صفاتِ تو
بے بال و پر افتادہ در ساحتِ حیرانی

اے عقلِ ہمہ عقلا وے فہمِ ہمہ حکما
در ساحتِ وصفِ تو در شکل پریشانی

در شوقِ لقائے تو بیدل شدم و بے جاں
از بہرِ دلِ بے دل ہم دردی و درمانی

دیدار بامیدِ دیدارِ تو اے داور
باغایتِ حیرانی ہر لحظہ بہ نگرانی

جل جلالہٗ

(حضرت مولانا سید دیدار علیشاہ صاحب بانی حزب الاحناف لاہور)

Marfat.com

حق اللہ
حق تعالیٰ

تعالی اللہ بہ رحمت شاد کردن بیگناہاں را
خجل نپسندد آزرم کرم بیدستگاہاں را

خوے شرم گناہ در پیشگاہ رحمت عامت
سہیل و زہرہ افشاند ز سیمارو سیاہاں را

بہ جرم حلقہ در گوش افگنی آزاد مرداں را
بہ خواب مغز در شور آوری بالیں پناہاں را

بنازم خوبیٔ خون گرم محبوبے کہ در مستی
کند ریش از نمیکد نہاں زبان عذر خواہاں را

بہ دلہا رنج سختی بخیہ شکستن ہم ز یزداں داں
کہ لختے بر خم زلف دو گلہ زد کجکلاہاں را

گسستن تار و پود پردۂ ناموس را نازم
کہ دام رغبت نظارہ شد رسوانگاہاں را

نشاط ہستی حق دارد از مرگ ایمنم غالب
چراغم چوں گل آشامد نسیم صبحگاہاں را

مرزا اسد اللہ خاں غالب

جل جلالہ

(غزلیات فارسی)

Marfat.com

اللہ
حق تعالیٰ

دانستن ذات او نہ حدِ بشر است
زادراکِ صفات خود خبر بیخبر ست
از عین ذات ہر چہ نکتہ ہا می رانی
آں عین کہ عین نمی شناسی اثر ست

عنوانِ صفات اوست مضمر در ذات
خود در چون در چرا کجاست در ذات و صفات
تو موج زبحرِ ہیچ نشناختہ
اے جہل اندیش اے لکد کوبِ جہات

راہے بخود آں دوست مگر وا دارد
در پہلوئے دل شکستگاں جا دارد
آنجا کہ نبود دعوئ ادراکِ صفات
ھو معنیٔ وارفتگی لا دارد

ما رہ نوردِ شاہراہِ توحید
جز مسلم کیست خود گواہ توحید
توحید بود جلوہ طرازِ دلِ ما
مائیم درِ آغوشِ نگاہِ توحید

از رباعیات
مولانا غلام قادر صاحب گرامی مرحوم

جلّ جلالہ

Marfat.com

حق اللہ حق ہے

نہ تن دیکھتا ہوں نہ جاں دیکھتا ہوں — تجھی کو عیاں اور نہاں دیکھتا ہوں

اگر کوئی جانے جہاں غیرِ حق ہے — سو میں اوسکو دھوکا گماں دیکھتا ہوں

یہ جو کچھ کہ پیدا ہے سب عینِ حق ہے — کہ اک بحرِ ہستی رواں دیکھتا ہوں

کہاں غیرِ حق ہے کسے غیر بولوں — سوی اللہ کیدھر ہے کہاں دیکھتا ہوں

جسے ذات بے رنگ و بیچوں کہیں ہیں — بہر رنگ جلوہ کناں دیکھتا ہوں

نیاز اب ہوا ناتوانی سے تو پیر
و لے عشق تیرا جواں دیکھتا ہوں

جل جلالہ

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ
(از دیوان شاہ نیاز)

Marfat.com

اللہ

حمدِ حق

جو حقِ ثنائے خدائے جہاں ... زبان و دہاں میں وہ طاقت کہاں

لکھوں وصف کیا اپنے منعم خدا کا ... کئے اس نے انعام و احسان کیا کیا

عدم سے کیا اس نے موجود ہم کو ... دیا خلعتِ زندگانی عدم کو

عطا کر کے علم و خرد فہم و بینش ... بشر کو کیا زیورِ آفرینش

کہاں تک کرے کوئی نعمت شماری ... کہاں تک کرے کوئی اوصافِ باری

کرے کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا ... کہ عاجز ہے یاں عقلِ تشریح پیرا

بھلا کس کو مقدورِ حمدِ خدا ہے

تحیّر تحیّر تحیّر کی جا ہے

جلّ جلالہ

(خیابانِ فردوس ص۱) مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی (شہید جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء) علیہ الرحمتہ والرضوان

Marfat.com

اللہ
حق حق حق

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا!
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحدِ یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکّا تیرا

پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا

ارنی گوئے سرِ طور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش میں گراتا ہے تجلّی تیرا

پار اترتا ہے کوئی غرق کوئی ہوتا ہے
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا

باغ میں پھول ہوا شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ در آغوش ہے جلوہ تیرا

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا

Marfat.com

نشہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیرا

دشتِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپکو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

وحشیٔ عشق سے تو کھلتا ہے اے پردۂ یار
کچھ نہ کچھ چاک گریباں سے ہے رشتہ تیرا

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاق تجلی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانہ تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

کام دیتی ہیں یہاں دیکھئے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

Marfat.com

میکدہ میں ہے ترانہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائیں گے دل جیب گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم وصف ہے کس کا تیرا

آفریں اہلِ محبت کے دلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں دریا تیرا

نئی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

انگلیاں کانوں میں دے دیکے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اب جماتا ہے حسن اُس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

جل جلالہ

استاذ زمن حضرت حسن رضا خاں صاحب قدس سرہ

اللہ

حق حق حق

ہے پاک رتبۂ فکر سے اس بے نیاز کا — کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب — کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے — اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا

غش آ گیا کلیم سے مشتاقِ دید کو — جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں — عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں — حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی — شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا

مانندِ شمع تیری طرف لو لگی رہے — دے لطف مری جاں کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم — دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط — اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

جل جلالہ

(استاذِ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان)

نغمۂ توحید　　　　**حق اللہ**　　　　(دُعائے فجریہ)

حق ہے

دِل مرا گُدگُداتی رہی آرزُو　　　　آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جُستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تُو　　　　نکلا اَقرَب زِحَبلِ وَرِید گلو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

طائرانِ چمن کی چہک وَحدَہٗ　　　　نغمۂ بُلبُل کا ہے لَا شَرِیکَ لَہٗ
قُمریوں کا ترانہ ہے لَا غَیرُہٗ　　　　زمزمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

بُلبُلوں کو چمن میں رہی جُستجو　　　　پپیّا کہتا رہا پی کہاں سُو بسُو
پر نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزُو　　　　ہاں ملا تو ملا میرے دل میں ہی تو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

شاہدانِ چمن نے لبِ آبِ جُو　　　　آبِ گُل سے نہا کر کے تازہ وُضُو
حلقۂ ذکرِ گُل کے کیا رُو برُو　　　　اور لگانے لگے دَمبدم ضربِ ھُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

رہ کے پردوں میں تُو جلوہ آرا ہُوا　　　　بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ۔ پردہ ہُوا آنکھ کا　　　　بند آنکھیں ہُوئیں تو نظر آیا تُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل مرا　　　　کعبہ پتھّر کا دِل جلوہ گاہِ خدا
ایک دل پہ ہزاروں ہی کعبے فدا　　　　کعبۂ جان و دِل کعبے کی آبرُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

Marfat.com

طُورِ سینا پر تُو جلوہ آرا ہُوا   صاف مُوسیٰ سے فرما دیا لَنْ ترا
اَور اِنِّی اَنَا اللّٰہُ شجر بول اُٹھا   تیرے جلووں کی نیرنگیاں سُو بسُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

مُجھ کو در در پھراتی رہی آرزُو   ٹُوٹے پائے طلب تھک رہی جُستجو
ڈھونڈتا میں پھرا کُو بکُو چار سُو   تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

کون تھا جس نے سُبحانی فرما دیا   اور مَا اَعْظَمُ شَانِی کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا   کب اَنَا الحَقُّ تھی منصُور کی گفتگو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تُو   آبِ زمزم سے کر کے حرم میں وضُو
با اَدب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رُو   مِل کے ہم سب کہیں یک زباں ھُو بھُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

مَیں نے مانا کہ حامدؔ گنہگار ہے   معصیّت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولا مگر تُو تو غفّار ہے   کہتی رحمت ہے مجرم سے لَا تَقْنَطُوا

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

جَلَّ جَلَالُہٗ

(از حضرت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ)

اَللّٰہ

حق حق حق

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو — جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سُو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبحانہٗ — عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

عرش و فرش و زمان و جہت سے اے خدا — جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرّہ ذرّہ کی آنکھوں میں تُو ہی ضیاء — قطرہ قطرہ کی تُو ہی تو ہے آبرو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

تُو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تُو — تُو منزّہ مکاں سے مبرّہ زسُو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تُو کُو بکُو — تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو — جنّ و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو — بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا — چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا — سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو — گیت تیرے ہی گاتے ہیں یہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہُو — اور سب کہتے ہیں لا شریک لہٗ

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

Marfat.com

بُلبُلِ خوش نوا طُوطیِ خوش گلُو — زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ہُو
قمریِ خوش لِقا بولی حق سِرّہٗ — فاختہ نے پکارا کہ اَے دوستو
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

صُبحدم کر کے شبنم سے غسل و وُضُو — شاہدانِ چمن بستہ صف رُو برُو
وِرد کرتے ہیں تسبیح سُبحَانَہٗ — ھُوَ وَ لَا غَیرُہٗ ھُوَ وَ لَا غَیرُہٗ
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

ہے زبانِ جہاں حمدِ باری میں لال — دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بہ امکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال — اس کو مقبول رحمت سے فرمائے تو
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

بھر دے اُلفت کی مَے سے ہمارا سبُو — دل میں تو آنکھ میں تُو ہو لب پہ ہو تُو
کیف میں وجد کرتے پھریں کُو بکُو — اور گایا کریں سب پئے بہ پئے سُو بسُو
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

عفو فرما خطائیں مری اَے عَفُوّ — اور توفیق نیکی کی دے مجھ کو تُو
عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو — جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ہُو
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

بد ہُوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نکو — رختِ اعمال ہے چاک کر دے رفو
تیری رحمت کی اُمید ہے اَے عفُو — ہے ارشادِ قرآں میں لَا تَقنَطُوا
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب — فتنوں کی دُھول سے پاک ہو اب عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب — تیری رحمت کے بادل گھِریں چار سُو
اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

Marfat.com

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو
تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں ہیں خطرناک جو
اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو
اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ

نور کی تیرے ہیں اک جھلک خوبرو
دیکھے نوری تو کیونکر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو
مَنْ رَّاٰنِیْ رَاَی الْحَقَّ ہے حق مو بمو
اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا
بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا
نوریوں کی طرح شغل ہو ذکرِ ہو
اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ

جل جلالہٗ

(حضرت مفتئ ہند مصطفٰے رضا خانصاحب قبلہ جانشینِ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ)

اللہ

حق حق حق

○

ترا نام نامی ہے حرزِ جاں تری شان جلّ جلالہٗ
تُو ہے بے نشاں تُو ہے بانشاں تری شان جلّ جلالہٗ

تُو ہی ہم مریضوں کی ہے شفا تُو ہی دردمندوں کی ہے دوا
تُو ہی مستمندوں کی ہے اماں تری شان جلّ جلالہٗ

تُو علیم ہے تُو حکیم ہے تُو رؤف ہے تُو رحیم ہے
تُو ہے خالقِ ہر ایک انس و جاں تری شان جلّ جلالہٗ

ترے نُور ہی کا ظہور ہے جو قریب ہے یا وہ دُور ہے
ترے نور ہی سے ہیں دو جہاں تری شان جلّ جلالہٗ

ہیں تجھی سے ارض و سما ملک ہے تری زمیں ہے ترا فلک
ہیں تجھی سے دونوں جہاں عیاں تری شان جلّ جلالہٗ

تُو وہ بے نشاں ہے کہ بانشاں ہوئے تجھ سے جتنے تھے بے نشاں
ہے تُو ہی عیاں ہے تُو ہی نہاں تری شان جلّ جلالہٗ

Marfat.com

تُو ہی خالقِ دو جہان ہے تُو ہی سب کا رزق رسان ہے
تری مِلک ہیں یہ سب اِنس و جاں تری شان جلّ جلالہٗ

ترا خوان ہے وہ فراخ خواں سبھی کھاتے ہیں جس پہ اِنس و جاں
تُو ہی سب کا داتا ہے بے گماں تری شان جلّ جلالہٗ

ترے بندے ہیں سبھی اَنبیاء ترے بندے ہیں سبھی اولیاء
تُو ہے سب کا حافظ و نگہباں تری شان جلّ جلالہٗ

تُو نے جس کو چاہا نبی کیا، کیا ان میں آخرِ انبیاء
جنہیں بھیجا خاتمِ مُرسلاں تری شان جلّ جلالہٗ

پسِ مرگ یا کہ حیات میں جو مدد کسی کی کوئی کرے
ہے سبھی سے جلوہ ترا عیاں تری شان جلّ جلالہٗ

ترا بندہٗ دیدار علی جو ظلوم ہے جو جہول ہے
ترے لطف کا ہے یہ سبحہ خواں تری شان جلّ جلالہٗ

جلّ جلالہٗ

صدر المدرسین حضرت مولانا سیّد دیدار علی شاہ صاحب الوری لاہوری
بانی حزب الاحناف لاہور

اللہ

حق حق حق

ترا نور ہی جلوہ گر کُو بکُو ہے
ہر اک شے سے ظاہر تو ہی ہُو بہُو ہے

گُل و یاسمن ہیں سمن نسترن ہیں
گُل خشک و تر ہیں تمہاری ہی بُو ہے

ہے نکہت سے تیری معطّر دو عالم
مہک تیری پھیلی ہوئی سُو بسُو ہے

بہت ہم نے کو کو سُنی قمریوں کی
بہت بلبلوں کی سنی ہاؤ ہُو ہے

بہت کچھ ترانے سُنے ہر طرح کے
جو دیکھا تو تیری ہی سب جُستجو ہے

حجاب تمنّا اُٹھا جبکہ دل سے
جدھر ہم نے دیکھا اُدھر تو ہی تُو ہے

نہ اک محو دیدار دیدار ہی ہے
ہر اک جا ہیں مولیٰ تری گفتگو ہے

جَلّ جلالہٗ

استاذ العلماء حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ محدّث الوری علیہ الرحمہ
بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

Marfat.com

اللہ

حق حق حق

جلوۂ یار جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

ظاہر و باطن، اوّل و آخر
اس کے جلووں کو برملا دیکھا

جسم و جوہر عرض غرض سے پاک
پاک کو پاک و صفا دیکھا

کچھ نہ دیکھا جو غور سے دیکھا
جلوہ اس کا جہاں نما دیکھا

اتنا ظاہر ہے وہ کہ میں نے اسے
ہاں محیطٌ بکلّہا دیکھا

علم و معلوم عین عالم و غیر
یہی سرّ فنا بقا دیکھا

نہ مکاں ہے نہ لامکاں ہمہ اوست
اس کا جلوہ نیا نیا دیکھا

این و آں اور چنیں و چناں دیکھا
سب ہیں سب چیز سے جدا دیکھا

دید دیدار یار سے دیدار
ہم نے ہم کو مٹا ہوا دیکھا

جلّ جلالہٗ

استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب بانی مرکزی انجمن

حزب الاحناف لاہور

Marfat.com

حق اللہ حق ہے

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
ذرّہ ذرّہ میں تو ہی تو — ہر گل میں شجر میں تیری بو
کوئل کرتی ہے کو، کو، کو — بلبل ہے چہکتی ہو، ہو، ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
تو ہی تو تھا جب کچھ بھی نہ تھا — جب کچھ نہ رہے تو ہی تو ہوگا
پھر کون ہے کون نہیں تیرے سوا — تیرا ہی جلوہ ہے ہر سُو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
تو ہی خالق ہے تو ہی مالک — ہے تیرے سوا سب کچھ ہالک
ہے وردِ زبانِ ہر سالک — یا ھُو مَن ھُو یا ھُو مَن ھُو

Marfat.com

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

ہے سارے جہاں کی تُو رونق ۔ اے ذاتِ احد اے نُورِ مُطلق

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ ۔ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُو

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر شان میں تُو ہر آن میں تُو ۔ ہر آن ہے اک نئی شان میں تُو

اے جانِ جہاں ہر جان میں تُو ۔ ہے تُو ہی تُو ھر سُو ہر کُو

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

عابد مصروفِ عبادت ہے، ۔ زاہد مشغولِ ریاضت ہے

عالم سرگرمِ ہدایت ہے ۔ ہے تیری دُھن میں ہر سادھو

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

دُنیا چھانی عالم میں پھرا
پھر تیرا سُراغ کہیں نہ ملا
جب چشمِ بصیرت سے دیکھا
ہے دل کے اندر تو ہی تو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

نحن اقرب سنتا ہوں مگر
ہو ادراکِ قرب مجھکو اگر
ہو سمیع بھی تو اور بصیر بھی تو
ظاہر و باطن ہر تیری نمو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

لاریب سمیع و بصیر ہے تو
علام غیوب و خبیر ہے تو
میں بیکس اور نصیر ہے تو
مشغول ہے ذکر میں ہر بُن مُو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

حکمت تیری ہے حکیم ہے تو
سب حادث اور قدیم ہے تو
ہاں جانِ عبدِ علیم ہے تو
یا ھُو یا ھُو یا ھُو یا ھُو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

جلّ جلالہٗ
حضرت علامہ مولنا عبد العلیم صاحب میرٹھی قدس سرہ العزیز

حق اللہ

حق حق

شاہنشہِ ملکِ کفر و دیں تُو
ہے تخت نشینِ دل نشیں تُو

ہوں لفظ بمعنی آشنا میں
ہے معنی لفظ آفریں تُو

اے زیورِ دستِ عیب ہر جا
انگشت نما ہے جوں نگیں تُو

کافر ہوں نہ ہوں جو کافرِ عشق
ہے نازِ بتاں نازنیں تُو

دشمن ہے کہاں کدھر کو ہے دوست
ہے گرمیِ بزم مہر و کیں تُو

ویران و وادیِ گمانِ تُو
آبادیِ خانۂ یقیں تُو

ہیہاتِ جہانِ کور چشماں
ڈھونڈے ہیں تجھے تو ہے وہیں تُو

کرتا ہے یہ کون دیدہ بازی
گر روشنیِ نظر نہیں تُو

تُو ہی تو ہے دل کی بے حجابی
ہے پردۂ چشمِ سرمگیں تُو

معشوق ہے تُو ہی ، تو ہی عاشق
عذرا ہے کدھر ، کدھر ہے وامق

اے دردؔ جہاں کہیں میں دیکھا
وہ یار مرا ہی جلوہ گر تھا

جل جلالہٗ

میر درد مرحوم

Marfat.com

حق اللہ

حقیقت

جگ میں آکر اِدھر اُدھر دیکھا
تُو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

کونسا دِل ہے وہ کہ جسمیں آہ
خانہ آباد تُو نے گھر نہ کیا

تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

حرم و دَیر تو ہم چھان چکے
کہیں اسکا بھی نشان پائیے گا

جلوہ تو ہر اک طرح ہر شان میں دیکھا
جو کچھ کہ سُنا تجھ میں، سو انسان میں دیکھا

عجب جلالہ

میر درد مرحوم

Marfat.com

حق اللہ حق

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الٰہ الا اللہ

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں لا الٰہ الا اللہ

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الٰہ الا اللہ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الٰہ الا اللہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الٰہ الا اللہ

جل جلالہ

شاعرِ مشرق علامہ سر محمد اقبالؒ

Marfat.com

اَللّٰہُ
حق حق

○

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے

گذرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سُن لو اَذاں اللہ ہی اللہ ہے

ہیں آٹھ، اللہ دست و پائے انگشتِ میانہ سے
دو طرفہ بڑھ کے دیکھو انگلیاں اللہ ہی اللہ ہے

الف جڑ، لام شاخیں ۂ ثمر تشدید گُل مَدّ سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے

جو گوشِ ہوش ہوں اکبر چمن میں سرو پر سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

○ جَلَّ جلالہٗ

جناب اکبر وارثی

اللّٰہ

جل جلالہٗ

حق

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چارسُو، تری شان جلّ جلالہٗ
تو ملا قریب رگ گلو تیری شان جلّ جلالہٗ

تری یاد میں ہے کلی کلی ہے چمن چمن میں ھُوَ العلی
تو بسا ہے پھول میں ہُو بہُو تری شان جلّ جلالہٗ

تری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اسے ورد کو کُو ہے کُو بکو تری شان جلّ جلالہٗ

گرے قطرہ ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اُٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تری شان جلّ جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عمّ نوالہٗ تری شان جلّ جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی!
ہے کریم تو ہے رحیم تو تری شان جلّ جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے تری پتّے پتّے میں حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو تری شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تری شان جلّ جلالہٗ

ہے دعائے اکبر ناتواں نہ تھمے قلم نہ رُکے زباں
میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تری شان جلّ جلالہٗ

(جناب اکبر وارثی صاحب)

Marfat.com

حق اللہ حق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تمام نورِ عیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
تمام سِرِّ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

رگوں میں دوڑتی پھرتی ہے طُور کی بجلی
ہے جب سے وِردِ زباں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وہی نُور و سرور و حضُور کی منزل
لئے چلا ہے جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تڑپ رہا ہے زمانہ سکونِ دل کے لئے
سکونِ قلبِ تپاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حیاتِ دائمی پاتے ہیں ڈُوب کر جس میں!
وہی ہے جوئے رواں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

خرد کی اس میں فسانہ طرازیاں مہمل
حقیقتِ دو جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

کھلے جو چشمِ حقیقت تو پھر نظر آئے
تمام کون و مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نظر اُٹھا کے یہیں غیرِ اللہ کو دیکھوں
مجھے یہ ہوش کہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بغیر اس کے دماغ اور دل تیرہ و تار
چراغِ خانۂ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سُرورِ اہلِ خرد کا سبب بھی بنتا ہے
سُرودِ اہلِ دلاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دلوں کو مشرق و مغرب کے جوڑ دیتا ہے
بس ایک ربطِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بہم اُلجھتی ہیں قومیں تو تم سُنا دو اُنہیں
پیامِ امن و اماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ازل کے دن سے ہیں کونین جس کے حلقے میں
وہی ہے دام نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پڑا جو تیشۂ آرزو تو سنگ سے آئی
صدائے قلبِ تپاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سکوتِ نیم شبی میں سنو ہمیشہ وحید
ترانۂ لبِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ!

◎ جلّ جلالہٗ

جناب سیّد وحید اللہ صاحب نلگنڈہ دکن

اَللّٰہُ
حق حق حق

کمالِ حمد و ثنا لا الٰہ الّا اللہ

مآلِ ذکرِ خدا لا الٰہ الّا اللہ

وسیلۂ دوسرا لا الٰہ الّا اللہ

وظیفۂ عرفا لا الٰہ الّا اللہ

تجلّیٔ ہمہ جا لا الٰہ الّا اللہ

ظہورِ نورِ خدا لا الٰہ الّا اللہ

چراغِ راہِ ہُدیٰ لا الٰہ الّا اللہ

نشانِ صدق و صفا لا الٰہ الّا اللہ

کلیدِ بابِ عطا لا الٰہ الّا اللہ

وقارِ ہستِ دُعا لا الٰہ الّا اللہ

ازل میں خود یدِ قدرت نے عرشِ اعظم پر

بخطِّ نور لکھا لا الٰہ الّا اللہ

Marfat.com

محمدِ عربی کی زباں سے سن کر — ملک بشر نے پڑھا لا الٰہ الّا اللہ

بقائے معرفتِ ذو الجلال اس سے ہے — ہے شغلِ اہلِ فنا لا الٰہ الّا اللہ

نویدِ خلد ہے اس کیلئے بقولِ رسول — زباں سے جس نے کہا لا الٰہ الّا اللہ

ہے نزدِ اہلِ ریاضت جہانِ عرفاں میں — رضائے ربِ علا لا الٰہ الّا اللہ

ہو دُور ظلمتِ الحاد و کفر سینہ سے — اگر ہو دل سے ادا لا الٰہ الّا اللہ

پئے سفینۂ ملت بھنور میں طوفاں میں — ہے ناخدا بخدا لا الٰہ الّا اللہ

درِ مصائب و ہنگامِ انقلاب مدام — ہے سب کا عقدہ کشا لا الٰہ الّا اللہ

برائے تزکیۂ نفسِ بندگانِ خدا — ہے مثلِ آبِ بقا لا الٰہ الّا اللہ

خدا معاف کریگا تمام اس کے گناہ — پڑھے جو صبح و مسا لا الٰہ الّا اللہ

الم نصیبوں کا برائے دفعِ ملال — شکستہ دل کی صدا لا الٰہ الّا اللہ

کریم ہے ترے دربار میں یہ تجھ سے دعا — ہو لب پہ وقتِ قضا لا الٰہ الّا اللہ

بخیر خاتمہ ہونے کا ہے یقین مجھے

ہے نقش دل پہ ضیا لا الٰہ الّا اللہ جلّ جلالہٗ

(حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمتہ)

اللہ

حق

قلندروں کی اذاں لا الٰہ الا اللہ
سرودِ زندہ دلاں لا الٰہ الا اللہ
سکونِ قلبِ تپاں لا الٰہ الا اللہ
دوائے دردِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
فروغِ کون و مکاں لا الٰہ الا اللہ
تجلیوں کا جہاں لا الٰہ الا اللہ
قرارِ مہ وشاں لا الٰہ الا اللہ
پناہِ گلبدناں لا الٰہ الا اللہ
ہے بے نیازِ خزاں لا الٰہ الا اللہ
بہارِ باغِ جناں لا الٰہ الا اللہ
بتوں سے دے گا اماں لا الٰہ الا اللہ
بنا وظیفۂ جاں لا الٰہ الا اللہ
وہ خود ہے جلوہ فشاں لا الٰہ الا اللہ
وجودِ غیر کہاں لا الٰہ الا اللہ
یہی ہے میرا پتہ لا الٰہ الا اللہ
یہی ہے میرا نشاں لا الٰہ الا اللہ

Marfat.com

غریبِ شہر کے سینے میں ہے نہاں کوئی
فقیر کا ہے بیاں لا الٰہ الّا اللہ

جنونِ مشاہدۂ ذاتِ ذوالجلال میں ہے
خرد ہے وہم و گماں لا الٰہ الّا اللہ

نظر اُٹھا کہ جمودِ حیات بھی ٹوٹے
پکار زمزمہ خواں لا الٰہ الّا اللہ

اسی لئے تو بُتوں کی جبیں ہے خاک آلود
ہے میرے وردِ زباں لا الٰہ الّا اللہ

ہے میرا نغمۂ توحید لَا شَرِیْکَ لَہٗ
ہے میری تاب و تواں لا الٰہ الّا اللہ

اسی سے میری محبّت کی شام ہے رنگین
مری سحر کی اذاں لا الٰہ الّا اللہ

وہیں جمالِ رُخِ یار کی تجلّی ہے
جہاں وجد کناں لا الٰہ الّا اللہ

بہلکے آج لئے جا رہا ہے مظہرؔ کو
برنگِ سیل رواں لا الٰہ الّا اللہ

○

جَلَّ جَلَالُہٗ

جناب حافظ مظہر الدین صاحب مظہرؔ راولپنڈی

Marfat.com

اللہ
حق حق حق

ترا ذکر ہی تو نماز ہے تری یاد ہی تو نیاز ہے
بڑی سہل ہے تیری بندگی تری شان جلّ جلالہٗ

جسے چاہے ہوش میں لائے تُو جسے چاہے مست پھرائے تُو
تُو ہی ہوش دے تُو ہی بے خودی تری شان جلّ جلالہٗ

کبھی مست دیکھ کے پھول کو کبھی تیرے حُسنِ قبُول کو
یہی کہہ رہی ہے کلی کلی تری شان جلّ جلالہٗ

تُو ہی خود نشاں تُو ہی بے نشاں تُو ہی خود عیاں تُو ہی خود نہاں
تُو ہی راہ بھی راہبر راہ بھی تری شان جلّ جلالہٗ

نہیں راز میرا چھپا ہوا تری چشم بندہ نواز سے
جو تری خوشی وہ ہے میری خوشی تری شان جلّ جلالہٗ

جلّ جلالہٗ (حضرت بہزاد لکھنوی علیہ الرحمتہ)

Marfat.com

حق اللہ

حق ہے

حُسنِ پری اِک جلوۂ مستانہ ہے اُس کا
ہشیار وہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اُس کا

گل آنے ہیں ہستی میں عدم سے ہمہ تن گوش
بلبل کا یہ نالہ نہیں افسانہ ہے اُس کا

گریاں ہے اگر شمع تو سر دُھنتا ہے شعلہ
معلوم ہُوا سوختہ پروانہ ہے اُس کا

وہ شوخ نہاں گنج کے مانند ہے اسمیں
معمورۂ عالم جسے ویرانہ ہے اُس کا

دِل قصرِ شہنشہ ہے وہ شوخ اسمیں شہنشاہ
عرصہ یہ دو عالم کا جلوخانہ ہے اُس کا

وہ یاد ہے اُسکی کہ بُھلا دے دو جہاں کو
حالت کو کرے غیر وہ یارانہ ہے اُس کا

یُوسف نہیں جو ہاتھ لگے چند درم سے
قیمت جو دو عالم کی ہے بیعانہ ہے اُس کا

آوارگیٔ نکہتِ گل کا ہے یہ اشارہ
جامہ سے جو باہر ہے دیوانہ ہے اُس کا

یہ حال ہُوا اُس کے فقیروں سے ہویدا
آلودۂ دُنیا جو ہے بیگانہ ہے اُس کا

شکرانہ ساقیٔ ازل کرتا ہے آتش
لبریز مئے شوق سے پیمانہ ہے اُس کا

جلّ جلالہٗ

از کلیاتِ آتش
حیدر علی آتش

حق اللہ
حق سے حق

وہی ہنسائے، وہی رلائے، وہی جگائے، وہی سلائے
وہی بگاڑے، وہی سنوارے، وہی نکالے، وہی بلائے

اُسی سے خوش رہ، اسی کا غم کر، اسی کو دیکھ، اسی میں گم ہو
دُعا اُسی سے، تمنا اُسی کی، جو گر تو چُپ ہو، سنبھل جو قُم ہو

جہانِ فانی کے کل کوائف، اُسی کی قدرت کے ہیں لطائف
اُسی کی رحمت پہ کوئی غافل، اُسی کی عظمت سے کوئی خائف

دِلوں کا مالک، نظر کا حاکم، سمجھ کا صانع، خرد کا بانی
جمال اُسی کا، جلال اُسی کا، اُسی کو زیبا ہے لَن تَرَانِی

جلّ جلالہٗ — جناب اکبر الہ آبادی مرحوم

گو کہ دونوں ہی نظر آتے ہیں نیک — ایک ظاہر، ایک میں باطن کی ٹیک
میں نے پوچھا ایک ادراک کئے ہوئے — دے جواب اس کا تمہاری طبع نیک
بے تکلف کہہ دیا مُلّا نے دو — حضرتِ صُوفی یہ بولے پھر بھی ایک

جناب اکبر الہ آبادی مرحوم

ایمان و حواس و حق پرستی کیا ہے — یہ غفلت و کفر و جوشِ مستی کیا ہے
لاریب یہ سب ہے ایک ہستی کا ظہور — یہ مجھ سے نہ پوچھ پھر وہ ہستی کیا ہے

Marfat.com

اللہ

حق حق

اے شہنشاہوں کے شاہنشاہ ربّ العالمین
تُو ہے عالی جاہ عالی جاہ ربّ العالمین

دیتا ہے تیری گواہی تُو ہے ربّ لاشریک
ذرّہ ذرّہ تا بہ مہر و ماہ ربّ العالمین

ہادیٔ برحق ہے تُو ہو گر ذرا مرضی تری
راہ پر آجائے ہر گمراہ ربّ العالمین

جان و دل سے ہر زماں قربان تیرے حکم پر
سارا عالم کوہ سے تا کاہ ربّ العالمین

حُور و غلماں وقفِ طاعت ہیں ملائک سجدہ ریز
ہے بشر کے دل میں تیری چاہ ربّ العالمین

کج ہیں راہیں کُفر کی باطل کے رستے تنگ و تار
راہ سیدھی ہے تو تیری راہ ربّ العالمین

Marfat.com

جن و انساں ، انبیاؑ و اولیاء ہوں یا مَلک
تیرا در ہے سب کی سجدہ گاہ ربّ العالمین

نوحؑ و ابراہیم ، اسماعیل و ایّوبؑ و مسیحؑ
سب کی جانیں تیری قرباں گاہ ربّ العالمین

سب گدا ہیں تُو غنی ہے تُو ہے اللہ الصّمد ؟
تُو ہے بے پرواہ بے پرواہ ربّ العالمین

مَیں سراپا معصیت ہُوں بخش دے میرے گناہ
اَے مِرے مالک مِرے اللہ ربّ العالمین

یہ ترنّمؔ ذرّۂ ناچیز و بے مقدار ہے
اس کا سر ہے تیری فرشِ راہ ربّ العالمین

جَلَّ جَلَالُہٗ

(حضرت مولانا غلام محمّد صاحب ترنّمؔ امرتسری ثم لاہوری علیہ الرحمتہ والرضوان)

حق اللہ
عشق ہے

اُس نے کہا کعبہ تیرا ؟ میں نے کہا چہرا تیرا
اُس نے کہا چہرا تیرا ؟ میں نے کہا جلوہ تیرا
اُس نے کہا جینا تیرا ؟ میں نے کہا ہستی تری
اُس نے کہا مرنا تیرا ؟ میں نے کہا پردا تیرا
اُس نے کہا کیا کام ہے ؟ میں نے کہا ہر وقت دید
اُس نے کہا کیا شغل ہے ؟ میں نے کہا سودا تیرا
اُس نے کہا کیا کُفر ہے ؟ میں نے کہا گیسو تیرے
اُس نے کہا اسلام کیا ؟ میں نے کہا چہرا تیرا
اُس نے کہا دِل کیا ہوا ؟ میں نے کہا تُو نے لِیا
اُس نے کہا کیا چور ہوں ؟ میں نے کہا غمزا تیرا

Marfat.com

اُس نے کہا مقصد ترا ؟ میں نے کہا تو ہی تو ہے
اُس نے کہا قسمت تری ؟ میں نے کہا منشا ترا
اُس نے کہا خدمت تری ؟ میں نے کہا ہے بندگی
اُس نے کہا کیا نام ہے ؟ میں نے کہا بندہ ترا
اُس نے کہا وہ کون تھا ؟ خلوت میں خواہانِ وصال ؟
مَیں نے کہا وُہ شاؔد تھا عاشق ترا شیدا ترا

جل جلالہ

یمین السلطنت سر کشن پرشاد شادؔ
آنجہانی کے۔سی۔آئی۔ای سابق صدر اعظم
باب حکومت آصفیہ، حیدر آباد دکن (خوشنابی)

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

مولانا محمد علی جوہر مرحوم

اللہ

جلّ جلالہ

رُبابِ صبا ہو کہ تارِ نفس ۔۔۔ بہ ہر سازِ نغمہ سرا ایک ہے ٥
کہیں طُور پر ہے کہیں دار پر ۔۔۔ کرشمے جُدا ہیں ادا ایک ہے ٥
دھنک، دُھوپ، سایہ، شفق، چاندنی ۔۔۔ بہ ہر رنگ وہ دلربا ایک ہے ٥
وہ قادر بھی، قدرت بھی، تقدیر بھی ۔۔۔ وہ قسّامِ قدر و قضا ایک ہے ٥
کہیں آہ میں ہے کہیں واہ میں ۔۔۔ کسی رُوپ میں ہو نوا ایک ہے ٥
اُسی شکل میں جیسا ہو جس کا ظرف ۔۔۔ مگر موجِ آبِ صفا ایک ہے ٥
اذانِ سحر ہو کہ ناقوسِ شام ۔۔۔ جُدا صُورتیں ماجرا ایک ہے ٥

بہ ایں حُسن و رعنائی و اہتمام
چمن بندِ ارض و سما ایک ہے ٥

جلّ جلالہ ٥

منظور احمد منظور چیمہ (مرحوم) فیصل آباد
برگِ گل صـ ۱۲

حمد اللّٰہ حق تعالیٰ

خدایا تُو نے کیا کچھ ہے بنایا — نہیں پایا تری قدرت کا پایا
کبھی صحرا میں جلوہ گر ہُوا ہے — کبھی تو گلستاں میں رنگ لایا
ستاروں میں تری ہے ضَو فشانی — گلوں کو تازگی سے ہے سجایا
زمیں پر بچھ رہی ہے سبز مخمل — نگاہوں کو سماں کیسا ہے بھایا
تو ہی تو ہے تو ہی باقی رہیگا — تجھے ہی ہر جگہ ہم نے ہے پایا
جہاں بھی جو نظر آیا ہے بہتر — جسے دیکھو اُسے تُو نے بنایا
ازل سے تا ابد قائم رہے گا — تری قدرت تری رحمت کا سایا
تو خالق ہے تو مالک ہے، تو رازق — کہ ہر سرکش نے اپنا سر جھکایا
کہا "کُن" تُو نے تو ہر شے بنی ہے — یہ قدرت ہے تری ساری خدایا
مصیبت جب کبھی آئی کسی پر — زباں پر تب ترا ہی نام آیا
عیاں ہر شے میں ہے اور لامکاں ہے — نہ آیا سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا

کروں کس سے میں کم بینی کا شکوہ
اگرچہ شاد ہر پردہ اٹھایا

حسبی اللّٰہ

عبدالستار شاد گٹ والا فیصل آباد

Marfat.com

اللہ حق

الٰہی تو ہے خالق دو سرا
تری ذات ہے لائق ہر ثنا

زمیں و زماں تیرے محتاج ہیں
مکین و مکاں تیرے محتاج ہیں

یہ ہفت آسماں تو نے پیدا کئے
زمین و زماں تو نے پیدا کئے

ہیں قدرت کے مظہر یہ حجر و شجر
یہ ارض و سما اور یہ شمس و قمر

ہیں جلوے ترے ہر جگہ ہو بہو
ترا نور ہے جلوہ گر سو بسو

گلستاں کے مرغانِ رنگیں بیاں
سبھی ہیں ترے ذکر میں تر زباں

اے ربّ علا، خالق بحر و بر
بھروسہ ہے مجھ کو تری ذات پر

نگاہیں ہیں لا تقنطوا پر مری
خطا کار پر ہو عنائت تری

کرم کر اے ربّ رحیم و کریم
بحق محمدؐ رؤف رحیم

تری بارگاہ میں سمیع الدعا
ہے تابش قصوری کی یہ التجا

جل جلالہ

حضرت مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری

Marfat.com

اللہ

اے خدائے ربِ کریم اے ستّار
کس سے ہو تیری نعمتوں کا شمار

کوئی تیرا شریک ہے نہ سہیم
ہے زمانے پہ تیرا لطفِ عمیم

تو ہی رحمان ہے رحیم ہے تو
بے طلب دے جو وہ کریم ہے تو

حیّ و قیوم لاشریک لہٗ
ہے ترا ذکر ہر کہیں ہر سو

تو ہی معبود ہے تو ہی مسجود
ہے تری ذاتِ پاک لامحدود

عقل کس طرح تجھ کو پہچانے
کبریائی کا راز کیا جانے

سب کے لب پر ہے حمدِ پاک تری
کیا کرے حمد مشتِ خاک تیری

تیرے قبضے میں ہے حیات و ممات
لطف سے تیرے ہے جہاں کو ثبات

بے نواؤں کو بے نیاز کرے
تو جسے چاہے سرفراز کرے

بے ستوں سقفِ آسمانی ہے
قدرتوں کی تری نشانی ہے

قطرۂ آب کو کیا گوہر
تجھ سا کوئی نہیں ہے صورت گر

گوہرِ اشک تجھ سے تاباں ہے
جلوۂ جسم و جاں فروزاں ہے

حمد کے ہیں ہزار ہا عنوان
حافظِ بے ہنر سے کیا ہو بیاں

تیرے لطف و کرم پہ نازاں ہوں
تیرے محبوب کا ثنا خواں ہوں

عشقِ خیر البشر عطا کر دے
دامنِ دل کو نور سے بھر دے

جلّ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم
جناب حافظ لدھیانوی صاحب

Marfat.com

اللہ
حمد

عطا کی زندگی ہر چیز کو ربِّ عُلیٰ تُو نے
بنائے دو جہاں اے خالقِ ارض و سما تُو نے
نگاہوں کو عطا کی دولتِ شرم و حیا تُو نے
تو بخشا ہے دلوں کو جذبۂ مہر و وفا تُو نے
فضاؤں کو مہک بخشی ہواؤں کو دل افروزی
بہاروں کو عطا کی ہے شمیمِ جانفزا تُو نے
کلی کو مسکراہٹ کی عطا غنچوں کو رنگینی
گُلِ خنداں کو بخشا ہے جمالِ دلرُبا تُو نے
ترے جلووں سے نُور افشاں ہے اِس عالم کا ہر ذرّہ
کہ مہر و ماہ و انجم کو عطا کی ہے ضیا تُو نے
تری قدرت کے مظہر ہیں مناظر کوہساروں کے
چمن زاروں کو بخشی ہے بہارِ دلکشا تُو نے

Marfat.com

فروغِ مہر بخشا دن کو اور نورِ قمر شب کو
زمانے کو عطا کی گردشِ صُبح و مسا تُو نے

نگاہِ شوق کو احساس ہو کیوں نارسائی کا
ہمیں دی ہے نویدِ نَحْنُ اَقْرَبُ اے خُدا تُو نے

عدم سے ہست میں تبدیل ہر شئے ہو گئی فوراً!
لبِ قُدرت سے جب اِک حرفِ کُن فرما دیا تُو نے

ترنّم ریز مرغانِ چمن ہیں تیری مدحت میں
بنایا عندلیبِ زار کو رنگیں نوا تُو نے

نمایاں حُسنِ فِطرت ہے ضیائے صُبحِ خنداں میں
شعاعِ مہر سے ہر چیز کو چمکا دیا تُو نے

عطا کی سنگریزوں کو بھی تُو نے تابِ گویائی
کیا ہے بے زبانوں کو تکلّم آشنا تُو نے

دیا تُو نے خرامِ نازِ خوباں آبِ دریا کو
تو مدّ و جزرِ موجِ بحر کو سِکھلا دیا تُو نے

Marfat.com

تیرے لطف و کرم کا اس زباں سے ہو بیاں کیونکر
عطا کی ہیں بشر کو نعمتیں بے انتہا تو نے

بنایا ہے تری قدرت نے شاہوں کو گدا اکثر
فقیروں کو شہنشاہِ زمانہ کر دیا تو نے

بشر کو تو نے فخرِ آدمیت سے نوازا ہے
کیا یوں پیکرِ خاکی کو عظمت آشنا تو نے

کرم تیرا کہ ہم کو خیرِ اُمّۃ تو نے فرمایا
عطا تیری، دیا ہم کو رسولِ مجتبیٰ تو نے

متاعِ الفتِ احمد قمر کو بخش کر یا رب
دعاؤں کو عطا حسنِ قبولیت کیا تو نے

جلّ جلالہٗ
صلّی اللہ علیہ وسلم

جناب مولانا قمر یزدانی صاحب
پنوانہ - سیالکوٹ

Marfat.com

اللہ
حق حق حق

دونوں جہاں سے برتر یارب ہے نام تیرا
کرتے ہیں تاج والے بھی احترام تیرا

ارض و سما میں کوئی ہستی نہیں ہے ایسی
جو لمحہ بھر کو بدلے حکم و نظام تیرا

عصیاں شعار کو بھی تُو ہی نوازتا ہے
شام و سحر ہے بندوں پہ لُطفِ عام تیرا

تُو نے ہی چاند سُورج کو روشنی عطا کی
ظاہر ہے صحنِ گلشن سے اہتمام تیرا

تعمیرِ زندگی کا تُو نے سبق دیا ہے
دریائے لُطف و رحمت ہے ہر پیام تیرا

بارش کے ایک قطرہ کو صُورتِ گُہر دی
ذرّہ بنا ہے مثلِ ماہِ تمام تیرا

کرتے ہیں ناز اپنی تقدیر پر الٰہی
ہم کو ملا رسُولِ خیرُالانام تیرا

لعل و گُہر سے خالی دامن کو بھرنے والے
سُلطانِ ہفت کِشور بھی ہے غلام تیرا

پُرخوف و تُند موجیں بھی بن گئی ہیں ساحل
جاری ہُوا زباں پر جس دم کلام تیرا

Marfat.com

ہم کو بھی اپنی رحمت سے بامُراد کر دے
ہے مرکزِ خلائق دربارِ عام تیرا

اصحابِ مُصطفےٰ کا دے جذبۂ اطاعت
بھُولیں کبھی نہ یارَب کوئی کلام تیرا

آباد ہو کہ ویراں صحرا ہو یا گلستاں
سُنتے ہیں گونجتا ہے ہر وقت نام تیرا

جس نے نبی کی اُلفت کا پی لیا ہے ساغر
بندہ وہی ہوا ہے اِک شادکام تیرا

اپنی رضا کی دولت مجھ کو بھی بخش یارَب
کارِ ثواب میں ہو بندہ مدام تیرا

یارب نسیم کو وہ جوشِ عمل عطا کر
جس سے کہ نشر کر دے ہر ہر پیام تیرا

صلی اللہ علیہ وسلم ○ جَلَّ جَلَالُہٗ

(حضرت مولانا محمد صابر نسیم بستوی صاحب قادری رضوی)
(انڈیا)

اَللّٰہ

حق

محمدؐ کے خدائے لم یزل ربِ جہاں تُو ہے
جدھر دیکھو اُدھر تُو ہے عیاں تو ہے نہاں تُو ہے

بڑی مدت سے سنتا تھا کہ تُو ہے لامکانوں میں
مگر سمجھا ہُوں اب نکتہ محیطِ لامکاں تُو ہے

زمینوں آسمانوں میں مکانوں لامکانوں میں!
یہاں تُو ہے وہاں تُو ہے مگر جانے کہاں تُو ہے

نظر کی روشنی تُو ہے گلوں کی تازگی تُو ہے
چمن کی دلکشی تُو ہے بہارِ جاوداں تُو ہے

مکیں تیرے مکاں تیرے ہیں رخشندہ جہاں تیرے
زمیں تیری زماں تیرے محیطِ بیکراں تُو ہے

ہوا تیری چمن تیرے سرو تیرے سمن تیرے
ہیں صحرا و دمن تیرے قمر میں ضوفشاں تُو ہے

یہ ہے دھوکا نگاہوں کا وگرنہ کچھ نہیں صابرؔ
بہر رنگ و بہر صورت خدائے مہرباں تُو ہے

جلَّ جلالہٗ

جناب صابرؔ چشتی صاحب فیصل آباد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللہ
حمد حق تعالیٰ

خالق بھی کارساز بھی پروردگار بھی
وہ جسکی ذات پردہ کشا پردہ دار بھی

ذکرِ خدائے پاک جو ہے جلّ شانہٗ
تسکینِ روح بھی ہے دلوں کا قرار بھی

سب میں اسی کے حکم سے دن ہو کہ رات ہو
شامِ خزاں اسی کی ہے صبحِ بہار بھی

قدرت سے اسکی گرمِ سفر ہیں یہ مہر و ماہ
موجِ نسیم بھی ہے رواں آبشار بھی

والبتہ سب ہیں نظمِ قضا و قدر کیساتھ
لیل و نہار بھی روشِ روزگار بھی

یادِ خدا میں نغمہ سرا نغمہ سنج ہیں
طاؤس بھی ہزار بھی بلبل بھی سار بھی

کرتے ہیں اپنے حال میں سب بندگی پہ ناز
اہلِ ہوس بھی زاہدِ شب زندہ دار بھی

مجھ سے گناہگار کو بخشش کی ہے اُمّید
اس سے کہ جو کریم ہے آمرزگار بھی

جلّ جلالہٗ

ماہر القادری صاحب

حمد

حمد بے حد ہے سزاوارِ خدائے دو جہاں
جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرارِ قلب و جاں
انضباطِ کائنات اِک حرفِ کُن سے کر دیا
اِنبساط و غم کا خالق کون ہے اِس کے سوا
آگ کو حدّت عطا کی ہے، روانی آب کو
پھول کو رنگت تو نزہت گلشنِ شاداب کو
اس کے جلووں کا ہے منظر یہ جہانِ کُن فکاں
بے نشاں خود ہے نشاں اسکے ہیں عالم میں عیاں
ابنِ آدم کے لئے کر دی مسخّر کائنات
سب علوم اس کو سکھائے اَز پئے عرفانِ ذات
ہیں نمایاں اس کی قدرت کے کرشمے دہر میں
زندگی اَمرت کو دی ہے موت ڈالی زہر میں

ملحد و زندیق ہوں یا مُتقی و پارسا
خالق و رازق وہی سب کا ہے وہ سب کا خُدا
شُکر اس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا
بیکراں رحمت ہے اس کی لُطف ہے بے انتہا
اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال
اس کا ہے ذکرِ مقدّس ماورائے قیل و قال
جس طرح بے مثل ہے محمودؔ ربّ ذوالجلال
ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر و بےمثال

جلّ جلالہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم

جناب راجہ رشید محمودؔ ایم ، اے لاہور

Marfat.com

اللہ

حق حق

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسماں کے ذرّے ذرّے ہیں ترے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک رازداں تیرا

جہانِ رنگ و بُو کی وسعتوں کا رازداں تُو ہے!
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تری ذاتِ معلّٰی آخری تعریف کے لائق
ظہوریؔ سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

عزّ جلالہٗ

جناب الحاج محمّد علی صاحب ظہوریؔ قصوری

حق اللہ
عشق

جلوہ دیکھے اس مستانڑے نوں — جدھی ترنجناں وچہ پئی اے دھم
اوہ تے مے وحدت وچہ رنگدا اے — نہیں پُچھدا ذات دے کیہ ہو تم
جدھا شور چوپھیر پیا پیندا اے — اوہ کول تیرے نت رہندا اے
کتے نَحنُ اَقرَبُ کہندا اے — کتے آکھدا اے فِی اَنفُسِکُم
چھڈ جھوٹ بھرم دی پستی نوں — کر عشق دی قائم مستی نوں
گئے پہنچ سجن دی بستی نوں — جو ہوئے عُمیٌ بُکمٌ تے صُمٌّ
نہ تیرا اے نہ میرا اے — جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بناں مرشد رہبر کہیڑا اے — پڑھ فَاذکُرُونِی اَذکُرکُم
بلھے شاہ ایہہ بات اشارے دی — جنہاں لگی تانگھ نظارے دی
دس پئی منزل ونجارے دی — ہے یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیکُم

الف — اللہ دل رتا میرا — مینوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے — ا دی لذت آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں — ایہہ گل الف سمجھائی
بلھیا قول الف دے پورے — جیہڑے دل دی کرن صفائی

جل جلالہ

حضرت بلھے شاہ صاحب قصوری
قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ
حق

اوّل حمد خدا دا ورد کیجے عشق کیتا سو جگ دا مُول میاں
پہلاں آپ ہی رب نے عشق کیتا معشوق ہے نبی رسُول میاں
فعل عشق نے ہے رب دی ذات فاعل عاشق اوسدے سب مفعول میاں
ہیسی عشق ظہور ہے عشق سارا عشق ہو یا سدا معمول میاں
عشق پیر فقیر دا مرتبہ ای مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
عشق واسطے رب حبیب اُتّے کیتا آپ فرقان نزول میاں
پڑھ پڑھ علم قضا نے کرن قاضی باجھ عشق دے رہن مجہول میاں
پڑھیاں علم نہ رب دی تم ہووے اکو عشق دا حرف معقول میاں
درجہ عشق ہے عاشقاں صادقاں دا کرے عشق نی مرد قبول میاں
منزل عشق دی لوجہ مقصود ملدا جھگڑے ہور نی طول فضول میاں
بھانویں زہد عبادتاں لکھ ہووَن عشق باجھ نجات نہ مول میاں
عشق عاشقاں دا سردار ہے جی - عاشق عشق نوں کرن قبول میاں
خاطر عشق دی زمیں اسمان بنیاں لوح قلم دا عشق اصول میاں
رکھے تنہاندے باغ قلوب اندر جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں
وارث عاشقاں تے کرم ربدا اے جنہاں کیتا ہے عشق حصول میاں

جل جلالہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت وارث شاہ قدس سرہ
(از ہیر وارث شاہ)

Marfat.com

اللہ حق حق

حسن قبح سب مظہر ذاتی
ہر رنگ میں ہر رنگ پیارا

نحن اقرب راز انوکھا
وھو معکم ملیا ہو کا

سمجھ سنجانٹر وعالم لوکا
ہے سر روپ وِچ عین نظارا

وفی انفسکم سِرّ الٰہی
لو دلیتم فاش گواہی

ہر صورت وِچ رانجھن ماہی
کیتا ناز دا ڈھنگ نیارا

حسن ازل دی چال عجیبے
طرح لطیفے طرز عجیبے

آپ ہی عاشق آپ رقیبے
تھی دلبر جگ موہیس سارا

کتھ مطرب کتھ تان ترانے
کتھ عابد کتھ نفل دوگانے

کتھ صوفی کتھ مست یگانے
کتھ رنداں میں کرے اتارا

کیا افلاک عقول عناصر
کیا متکلم غائب حاضر

سب جا، نور حقیقی ظاہر
کون فرید غریب وچارا

جل اللہ

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ
(دیوانِ فریدی)

Marfat.com

حق اللہ
حق حق

عشق بھنّا اخلاص مہلایا رنگیا رنگ شہود دی
صدق صفا دی آب ہواؤں پلیا وچہ خوشنود دی

برگ و برگ ارادت ازلی نور رچایا ہویا
محبوبیت دی خمر طہوروں نشہ چڑھایا ہویا

افضل اطہر، اکمل انور جیں وچہ سب وڈیائیاں
عدم تکلّف والیاں جس تھیں ندیاں وہندیاں آئیاں

ازلی ازالی، ابد ابادی حمد دوام دوامی
وچہ دربار وجوب غنا دے ایہہ سر سبز مدامی

کل مراتب حقّی خلقی تنزیہی تشبیہی
مظہر حمد حمید حقیقی ایہہ مکشوف بدیہی

قدر نعم تھیں حمد الایا ہر حامد محمود دل
ہر معلوموں ہر موجودوں ہر ساجد مسجود دل

حمد چراغ دلاں تاریکاں مشعل شب مہجوروں
ہر ہر ذرہ جس تھیں چمکیا وچہ اقرار قصوروں

عجز کمال خدا دے حمدوں ہر ذرہ اقراری
دم دم لکھ لکھ لوں لوں حمدوں تھئیے نہ شکر گزاری

Marfat.com

پاک منزّہ خالق عالم باہجھ مثال نظیر دِل
اُسدا شکر نہ قدر بندے دا عقلاں دی تدبیر دِل
جس دے لطف قلم تھیں قطرہ یوسف جیہیاں شکلاں
اُسدے حمدوں وانگ زلیخا حال پریشاں عقلاں
حادث کیا قدیموں جانے جے لکھ اُڈدے ہوائیں
وچے ڈُب مر بندیاں عقلاں حیرت دے دریائیں
سَیر اِلیٰ اللہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ تک سارا
اوہا معنی جلوہ کر دے جیں دا سر در زنارا
تحت نفی دھر غیر اُڈا یوں ملی نجات جدایوں
نال اثبات ثبوتی پھیڑ دیاں ملی برات صفایوں
اِکا نور زمین آسمانی جسدے کارے سارے
جسدے فیض احدیت کولوں نُور کھلے چمکارے
ایہہ مصباح صفات ترجاجوں لاٹ بلے بن نارے
وچہ مشکوٰۃ قلوب عشاقاں جگمگ نور کھلارے
حکموں باہجھ نہ انگل ہلّے راز زبان نہ کھولے
ہر ہر وال اندر پُر معنی ویکھ متاں دِل ڈولے
ہر خوبی دا صاحب اوہا جس دا عالم سارا
غیر کیا تدھ خوبی ڈٹھی قصد جہدے دل بھارا
عاکس عکسوں ہر جا اقرب اُسدی ذات احوالوں
اوہ اقرب تھیں اقرب جس تھیں شورش حُسن جمالوں ؟

Marfat.com

اتحاد حلول نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانوں
جے پاویں حق پاویں جیویں کرے منصوص قرآنوں
جنہاں مذاق سلیم پچھانن عود شیرینی قندوں
صفرا یاں ہر تلخی جاپے ہوون خلاص نہ بندوں
عقل خیالوں وہم گمانوں نیریاں صفتاں عالی
خالق مالک جان جہاں دا توں عالم دا والی

جل جلالہٗ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب
عالمپوری قدس سرہ

(از قصص المحسنین)

Marfat.com

حمدِ اللہ
حق تعالیٰ

حمد کروڑاں حمد ہزاراں حمد خُدا اکبر نوں
جِدی کُنہ حقیقت عاجز کر دِتّا ہر ہر نوں
حمد اصیلاں حمد رفیقاں لائق خُدا اکبر نوں
حمد نبیاں حمد صدیقاں حمد خدا برتر نوں
ہر ہر حمد اتے ہر قسماں اک خدا اکبر نوں
محمی اتے ممیت خدا نوں خالق خیر بشر نوں
حمد بعیدی حمد قریبی خالق جن بشر نوں
حمد مقدس حمد مبارک خالق لیل نہر نوں
حمد تمامی حمد مدامی دافع شرک کفر نوں
حمد رفیعہ حمد شفیعہ خالق شام سحر نوں
حمد جمیلاں حمد شکیلاں خالق شمس قمر نوں
ہر ہر حمد اتے تعریفاں خالق بر بحر نوں
حمد یقینی حمد ایمانی دافع اثر زہر نوں
حمد ثنائیں شام صباحیں خالق برگ ثمر نوں
کل تحمید تمجید ثنائیں مالک عرش دہر نوں
حمد خیال گماں نوں باہر خالق تلخ شکر نوں
حمد جمالی حمد جلالی اک خدا اکبر نوں
حمد نشانی نور ایمانی خالق جفت وتر نوں
حمد محمدی حمد حبیبی خالق اس برتر نوں
حمد حبیب ہمیشہ لازم باطن تے اظہر نوں

مولانا ابوالاحسن محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ مؤلف تفسیر محمدی
ازعجائب القصص کلاں ۱۰ رہوتی

جل اللہ علیہ وسلم

حق اللہ حقے ثنا

اوّل حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اُسدا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا

کام تمام میسّر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں

آپے دانا آپے بینا ہر کم کردا آپے
واحد لاشریک الٰہی صفتاں نال سنجاپے

واہ واہ صاحب بخشن ہارا تنگ نہ ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ گھٹے ساڈا دیندا پھیر پناہاں

کناں باہجوں سننے والا تکدا اے بن نیناں
باہجھ زبان کلام کریندا ناں اُس بھائی بھیناں

غالب امر مبارک اُسدے نہ ہویاں نوں کیتا
ہویاں نوں نابود کریسی آپ ہمیشہ جیتا

خاک ہویاں نوں دوجی واری مڑ کے زندہ کرسی
وِچ میدان قیامت دے ہر کوئی لیکھا بھرسی

رحمت دا مینہہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا

لد گئے اوہ یار پیارے قدر شناس ہمارے
سخن شناس محمد بخشا لعلاں دے ونجارے

جل جلالہٗ

حضرت میاں محمد بخش صاحب قدس سرہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

عز من حق

نغمۂ توحید

الجزء الثانی

مناجات

مرتبہ

صوفی محمد عبد الغفار ظفر صابری رضوی

جاروب کش

دربارِ محدّثِ اعظم پاکستان

فیصل آباد

Marfat.com

اللہ
حق حق

ہمنوائے عطّار

بحضورِ ربّ احمدِ مختار

کُفر کافر را و دیں دیندار را
ذرّۂ دردت بدہ عطّار را

Marfat.com

حق اللہ حق ھو

اَلحمد لمن ہو اقرب الینا من حبل الورید

والصلوٰة والسلام علیٰ صاحب المقام الحمید

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ لھم البشریٰ والمزید

اما بعد

اُدعونی استجب لکم

Marfat.com

حق اللہ حق

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنْتَ مَوْلَاہٗ ... فَارْحَمْ عُبَیْداً اِلَیْکَ مَلْجَاہٗ

یَا ذَا الْمَعَالِیْ عَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ ... طُوْبیٰ لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہٗ

طُوْبیٰ لِمَنْ کَانَ نَادِمًا اَرِقًا ... یَشْکُوْا اِلٰی ذِی الْجَلَالِ بَلْوَاہٗ

مَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَّلَا سَقَمٌ ... اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہٗ

اِذَا خَلَا فِی الظَّلَامِ مُبْتَہِلًا ... اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہٗ

سَاَلْتَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ ... وَکُلَّ مَا قُلْتَ قَدْ سَمِعْنَاہٗ

صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلٰئِکَتِیْ ... فَذَنْبُکَ الْاٰنَ قَدْ غَفَرْنَاہٗ

فِیْ جَنَّۃِ الْخُلْدِ مَا تَمَنَّاہٗ ... طُوْبَاہُ طُوْبَاہُ ثُمَّ طُوْبَاہٗ

سَلْنِیْ بِلَا حِشْمَۃٍ وَّلَا رَہَبٍ
وَلَا تَخَفْ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ

جل جلالہ

امام المشارق والمغارب حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

Marfat.com

حق الله حق

لكَ الحمدُ يا ذا الجودِ والمجدِ والعُلى
تباركتَ تُعطي من تشاءُ وتمنعُ

إلهي وخلّاقي وحرزي وموئلي
إليكَ لدى الإعسارِ واليُسرِ أفزعُ

إلهي لئن جلّت وجمّت خطيئتي
فعفوكَ عن ذنبي أجلُّ وأوسعُ

إلهي ترى حالي وفقري وفاقتي
وأنتَ مناجاتي الخفيّةِ تسمعُ

إلهي فآنسني بتلقينِ حجّتي
إذا كانَ لي في القبرِ مثوىً ومضجعُ

إلهي أذقني طعمَ عفوكَ يومَ لا
بنونٌ ولا مالٌ هنالكَ ينفعُ

إلهي ذنوبي بذّتِ الطّودَ واعتلت
وصفحكَ عن ذنبي أجلُّ وأرفعُ

إلهي يُنجّي ذِكرُ طَولِكَ لوعتي
وذِكرُ الخطايا العينَ منّي يُدمِّعُ

إلهي إن أخطأت جهلاً فطالما
رجوتك حتى قيل ما هو يجزع

إلهي لئن خيبتني أو طردتني
فما حيلتي يا رب أم كيف أصنع

وكلهم يرجوا نوالك راجيا
برحمتك العظمى في الخلد يطمع

إلهي بحق الهاشمي وآله
وحرمة أبرار هم لك خشع

إلهي فانشرني على دين أحمد
منيباً تقياً قانتاً لك أخضع

ولا تحرمني يا إلهي وسيدي
شفاعته الكبرى فذاك المشفع

وصل عليه ما دعاك موحد
وناجاك أخيار ببابك ركع

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ جل جلالہ

امام المشارق والمغارب مظہر العجائب والغرائب
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

Marfat.com

اللہ حق

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

Marfat.com

والطف بعبدك في الدارين إن له

صبراً متى تدعه الأهوال ينهزم

وائذن لسحب صلاة منك دائمة

على النبي بمنهل ومنسجم

والآل والصحب ثم التابعين لهم

أهل التقى والنقى والحلم والكرم

ثم الرضا عن أبي بكر وعن عمر

وعن علي وعن عثمان ذي الكرم

فاغفر لناشدها واغفر لقاريها

سألتك الخير يا ذا الجود والكرم

Marfat.com

يا ربّ بالمُصطفٰى بلّغ مقاصدنا

واغفِر لنا ما مضٰى يا بارئَ النّسم

يا ربّ جمعًا طلبنا منكَ مُغفرةً

وحُسنَ خاتمةٍ يا مُبدِئَ النّعم

علیٰ آله وصلّی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

الٰهی تُبتُ من كلّ المعاصی

باخلاصِ الرّجاءِ للخلاصِ

اَغِثنی یا غیاثَ المُستغیثین ٥

بفضلِكَ یومَ یُؤخذُ بالنّواصی

Marfat.com

حق اللہ

عفی عنہ

الٰہی واقفی بر حالِ زارم — تو میدانی کہ جز تو کس ندارم

الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر — از آنحضرت بغایت شرمسارم

الٰہی غرقہ ام در بحرِ عصیاں! — بدستِ رحمت انگن بر کنارم

الٰہی خاطرم را جمع گرداں — کہ مسکین و پریشاں روزگارم

الٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت — بدہ بیداریم زیں کار و بارم

الٰہی بر کشا از غیب راہے — ز چندے سال و مہ در انتظارم

الٰہی گر بخوانی ور برانی — تو دانی بندۂ بے اختیارم

الٰہی چوں عزیزم کردم امروز — مکن فردا بہ نزدِ خلق خوارم

الٰہی از کمالِ لطف بپذیر — دلِ سوزان و چشمِ اشکبارم

الٰہی راہ مرداں، راہِ سخت است — تو آساں بگزراں زیں رہگذارم

الٰہی بر یکے گفتن بدہ، دہ — کہ تا من جاں بآسانی سپارم

الٰہی ہر شبے تا منزلِ گور — ز لطفِ خویش گرداں غمگسارم

الٰہی ناظری کز شرمِ عصیاں — ہمہ اشکِ خوں از دیدہ بارم

الٰہی نفس و شیطاں در کمین است — ز الطاف و عنایت کن حصارم

الٰہی از عذابِ دوزخ و گور — نگہداری مرا اے شہریارم

الٰہی بر جنید ایماں نگہدار — کہ ایں است حاصلِ جان اعتبارم

جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حق اللہ تعالیٰ

عفو

پادشاہا جرم ما را در گزار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم
جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ام
آخر از کردہ پشیماں گشتہ ام

دائما در فسق و عصیاں ماندہ ام
ہمقرینِ نفس و شیطاں ماندہ ام

روز و شب اندر معاصی بودہ ام
غافل از امر و نواہی بودہ ام

بے گنہ نگذشت بر من ساعتے
با حضورِ دل نہ کردم طاعتے

بر در آمدہ بندۂ بگریختہ
آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

مغفرت دارم امید از لطفِ تو
زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود
نا امید از رحمتت شیطاں بود

نفس و شیطاں زد کریما راہ من
رحمتت باشد شفاعت خواہ من

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی
پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نورِ ایمانم بری

بحقِ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ

اللہ

حق تعالیٰ

تا ابد یارب ز تو من لطفہا دارم امید ۔۔۔ از تو گر امید برم از کجا دارم امید

زیستم عمرے بسے چوں دشمناں دشمن مگیر ۔۔۔ بیوفائی کردہ ام از تو وفا دارم امید

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار زار ۔۔۔ یک قدح زاں شربتِ دار الشفا دارم امید

نا امیدم از خود و از جملہ خلق جہاں ۔۔۔ از ہمہ نومیدم اما از تو میدارم امید

منتہائے کارِ تو دائم کہ آمرزیدن است ۔۔۔ زانکہ من از رحمتت بے منتہا دارم امید

ہر کسے امید دارد از خدا جز خدا ۔۔۔ لیک عمرے شد کہ از تو من ترا دارم امید

ہم تو دیدی من چہا کردم تو پوشیدی ز لطف ۔۔۔ ہم تو میدانی کہ از تو من چہا دارم امید

ذرہ ذرہ چوں خدا گر داندم خاک لحد ۔۔۔ بہر ہر ذرہ ز تو فضل خدا دارم امید

ہم بدم بد گفتہ ام بد ماندہ ام بد کردہ ام ۔۔۔ باوجودِ ایں خطاہا من عطا دارم امید

روشنی چشمِ من از گریہ کم شد اے حبیب ۔۔۔ ایں زماں از خاکِ کویت توتیا دارم امید

محی میگوید کہ خونِ من حبیب مت بریخت ۔۔۔ بعد ازیں کشتن از و من لطفہا دارم امید

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

غوث صمدانی قطب ربانی شہباز لامکانی

حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالے

نوٹ :۔ آسانی مشکلات بحالت سختی گیارہ بار روز اس مناجات کو پڑھا جائے

ظفر صابری

Marfat.com

یا اللہ

حق ہے

چو من پر جرم و عصیانم توئی غفار یا اللہ
چو من با عیب و نقصانم توئی ستار یا اللہ

بخواب مستی و غفلت ز سر تا پا گنہگارم
بہ ذکر و طاعت خود کن مرا بیدار یا اللہ

چنیں کز فعل زشت من خلائق جملہ بیزارند
تو با ما باش خوشنود و مشو بیزار یا اللہ

چناں کن از کرم بر من بنائے توبہ مستحکم
کہ رانم بر زباں ہر لحظہ استغفار یا اللہ

چناں کن از کرم در دل بحق احمد مرسل
عذاب مرگ چوں گردد مرا دشوار یا اللہ

نیاید در وجود من ز نیکی ہیچ کردارے
بہ بخشا بر من عاصی بد کردار یا اللہ

رود ہر لحظہ در طاعت دل من جانب دیگر
چنیں وسواس شیطانی ز من بردار یا اللہ

چوں گور تیرہ تر وحشت نماید بر من مجرم
بشمع مغفرت گرداں پر از انوار یا اللہ

معین الدین عاصی را کہ می نالد بصد زاری
گنہ ہم بخش ایماں را سلامت دار یا اللہ

جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ اعظم حضرت معین الدین اجمیری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان

Marfat.com

تھا اللہ تھا
حق ہے

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما — در فسق بیشمارم تو رحم کن رحیما

اندر سرائے فانی کردم گناہ تو دانی — درماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیما

شرمندہ روئے زردم جرم عظیم کردم — خود را بتو سپردم تو رحم کن رحیما

غیبت دروغ گفتم غافل بسے بخفتم — توبہ بسے شکستم تو رحم کن رحیما

در وقت نزع جانم گویا بکن زبانم — تا کلمہ را بخوانم تو رحم کن رحیما

از تن رود چو جانم بستہ شود زبانم — بیچارہ چوں بمانم تو رحم کن رحیما

در گور چوں بمانم تنہا چو بیکسانم — ہر دم ترا بخوانم تو رحم کن رحیما

یارب بحق مرداں گورم فراخ گرداں — از فضل تا قیامت تو رحم کن رحیما

یارب گنہگارم پُر عیب شرمسارم — جز تو کسے ندارم تو رحم کن رحیما

جنت بدہ مکانم با جملہ مومناں را — تا جاوداں بخوانم تو رحم کن رحیما

عمرم گذشت باطل کردم گناہ حاصل — بر ایں فقیر غافل تو رحم کن رحیما

من سعدی ضعیفم بر دین مصطفائم (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم)
ہر دم ہمیں بخوانم تو رحم کن رحیما

حضرت شیخ سعدی قدس سرہ شیرازی

Marfat.com

حق اللہ حق

یارب ز عشقِ خودت فارغ از ایامم کن
بادشاہی تو و من بندہ ات اکرامم کن

بے سر انجامم دل بسیار پریشاں احوال
بے سر انجامی من بین و سر انجامم کن

گشتہ است کامِ من از محنتِ ہجرانِ تو تلخ
شیریں از شربتِ دیدار خودت کامم کن

دور افتادہ ام از بزمِ وصالت اے دوست
کششے جانبِ خویشم کن و شادامم کن

ز آتشِ عشقِ تو دل سوختہ و تشنہ ترم
از بحارِ کرمت غرقۂ انعامم کن

بیخودی خواہم و مستی کہ ز ہستی برہم
از مئے عشقِ خود اے دوست مئے آشامم کن

تا بکے قطبِ دیں از ہجر بود نالہ کناں
مژدۂ وصل رساں یکرہ پیغامم کن

جل جلالہ

قطب الاقطاب شہید محبت
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ حق

خدایا بجز تو الٰہے ندارم
بجز ذات پاکت پناہے ندارم

نیم پاک دامن ز عصیاں بہ پشت
بجز لطفِ تو عذر خواہے ندارم

بریں از ازل تا ابد از سرِ صدق
بجز تو دگر بادشاہے ندارم

گناہِ تو دارم بکن ہر چہ خواہی
ولیکن کسے داد خواہے ندارم

بجز از کرم دستِ من تا بہ محشر
بجز قدرتت من سپاہے ندارم

تو ئی واقف از حالتِ من خدایا
کہ در دہر من دستگاہے ندارم

ز درد و غمت من بجاں شرسارم
کہ در سینۂ خویش آہے ندارم

تر ایم، تر ایم، تر ایم چو صابر
بجز نامِ تو زاد راہے ندارم

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی در قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ سعدی رح

حق اللہ

ای واقفِ اسرارِ ضمیرِ ہمہ کس
در حالتِ عجز دستگیرِ ہمہ کس
یارب تو مرا توبہ دہ و عذر پذیر
ای توبہ دہ و عذر پذیرِ ہمہ کس

گر من گناہ روی زمین کردستم
عفوِ تو امید ہست کہ گیرد دستم
گفتی کہ بروزِ عجز دستت گیرم
عاجز تر ازین مخواہ کہ اکنون ہستم

یارب من اگر گناہ بیحد کردم
بر جان و جوانی و تن خود کردم
چون بر کرمت وثوقِ کلّی دارم
برگشتم و توبہ کردم و بد کردم

بر سینہ غم پذیرِ من رحمت کن
بر جان و دلِ اسیرِ من رحمت کن
بر پای خرابات رو من بخشائے
بر دستِ پیالہ گیرِ من رحمت کن

احوالِ جہاں بر دلم آساں مے کن
و افعالِ بدم ز خلق پنہاں مے کن
امروز خوشم بدار فردا با من
آنچہ از کرمِ تو مے سزد آں مے کن

یارب ز قبول و ز ردم باز رہاں
مشغولِ خودم کن از خودم باز رہاں
تا ہشیارم ز نیک و بد میدانم
مستم کن و از نیک و بدم باز رہاں

جل جلالہ و صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

از رباعیات
حضرت عمر خیام قدس سرہ

Marfat.com

الله
حق حق حق

الٰہی غنچۂ امید بکشائے | گلے از روضۂ جاوید بنما
بخنداں از لبِ آں غنچہ باغم | وزیں گل عطر پرور کن دماغم
دریں محنت سرائے بے مواسا | بنعمتہائے خویشم کن شناسا
ضمیرم را سپاس اندیشہ گرداں | زبانم را ستائش پیشہ گرداں
ز تقویمِ خرد بہروزیم بخش | ز اقلیمِ سخن فیروزیم بخش
دلے دادی ز گوہر گنج بر گنج | ز گنجِ دل زباں را کن گہر سنج
کشادی نافۂ مرا طبع مرا ناف | معطر کن ز مشکم قاف تا قاف
ز شعرم خانہ را شکر زباں کن | ز عطرم نامہ را عنبر فشاں کن
سخن را خود سر انجامی نماند است | وزاں نامہ بجز نامی نماند است
دریں خمخانہ شیریں فسانہ | نمی یابم صدائے زاں ترانہ
حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند | تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
نہ نامے ماند زیشاں نے نشانے | نہ در دستِ زمانہ داستانے

بیا جامی رہا کن شرمساری
ز صاف و درد پیش آر انچہ داری!

جل جلالہ

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ (از یوسف زلیخا)

Marfat.com

تو اللہ

حق تعالیٰ

بزرگا بزرگی دہا بیکسم
تویٔ یاوری بخش و یاری دہم

نیاوردم از خانہ چیزے نخست
تو دادی ہمہ چیز و من چیزِ تست

تو کردی چراغِ مرا نوردار
ز من باد مشعل کشاں دور دار

عقوبت مکن عذر خواہ آمدم
بدرگاہِ تو روسیاہ آمدم

سیاہِ مرا ہم تو گرداں سپید
مگردانم از درگہت ناامید

سرشتِ مرا کافریدی ز خاک
سرشتہ تو کردی زنا پاک پاک

خداوند مائی و ما بندہ ایم
بہ نیروے تو یک بیک زندہ ایم

رہے پیش آور کہ در انجامِ کار
تو خوشنود باشی و من رستگار

گواہی دراں آرم از چار یار
کہ صد آفریں باد بر ہر چہار

امیدم تو ہست از اندازہ بیش
مکن ناامیدم ز درگاہِ خویش

چو دادیم ناموسِ نام آوراں
بدہ دادم اے داورِ داوراں

سرے را کہ بر سر نہادی کلاہ
میفگن از در پایۂ بر خاکِ راہ

درے را کہ شد پرورش رازدار
ز دریوزۂ ہر درے باز دار

نکو کن چو کردارِ خود کارِ من
مکن کار با من چو کردارِ من

نظامی دراں بارگاہِ رفیع
نباشد بجز مصطفےٰ را شفیع

(جل جلالہ و صلی اللہ علیک یا رسول اللہ)

حضرت نظامی گنجوی قدس سرہ از سکندر نامہ

حق اللہ حق ہو

ای بنوازش درِ خود کردہ باز / از من و از طاعتِ من بے نیاز

گم شدہ گانیم درین تنگ نائے / رہ تو نمائی کہ توئی رہنمائے

بینشِ من تیرہ شد از کارِ خویش / سرمہ سپیدم دہ از انوارِ خویش

زین دمِ غفلت کہ درو تم گرفت / نفسِ زبوں گیر زبونم گرفت

قوتِ شیرم چناں دہ بچنگ / کاہوئے من باز رہد زین پلنگ

آنچہ بود مصلحتِ کارِ من / دور مدار از من کردارِ من

تا ندہد فضلِ باراں فراخ / کشتہ کس بر ندہد ہیچ شاخ

تخمِ عمل دہ کہ بکارش برم / ابرِ کرم بخش کزاں برخورم

کشتم ازاں ابرِ پُر آوازہ کُن / گلشنِ امیدِ مرا تازہ کُن

آں عملم بخش کہ بے گفتنی / پیشِ تو آرد بہ پذیرفتنی

حرفِ سیاہم کہ وبالِ من است / سلسلۂ گردنِ حالِ من ست

از قلمِ عفو دلم شاد کُن / خطِ امانم دہ و آزاد کُن

جلّ جلالہٗ

ملک الشعراء بلبلِ بوستانِ محبوبِ الٰہی

حضرت امیر خسرو قدس سرہما العزیز

(مطلع الانوار)

Marfat.com

حق الله حق
ثنا

الٰہی گرچہ عصیاں شد شعارم — کرم ہا را ہنوز امیدوارم
نصیب اندوز فیض سرمدم کن — جبیں سائے جناب احمدم کن
بنامش دہ زباں را شوق تکرار — بہ ایماں ختم کن کارِ من زار
برائے من شفیع محشرش کن — وگر خاکم کنی خاک درش کن
بیا ساقی بیا اے قبلۂ شوق — کہ دور آخر شد و باقی ست ایں ذوق
شرابی دہ کہ باشد غارتِ ہوش
چکیدن کن کبابم را فراموش

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت غنیمت کنجاہی علیہ الرحمۃ

اے بہر کارے رفیقت قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
وے نگہبانِ تن و جانِ تو اَللّٰہُ الصَّمَدُ
لَمْ یَلِدْ یارت وَلَمْ یُوْلَدْ بہر جا دستگیر
وَلَمْ یَکُنْ حافظ ترا ناصر لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

جل سبحانہ

مودۃ القربیٰ حضرت سید محمد علی ہمدانی قدس سرہ العزیز

الله جلّ

ثنا

حق

الهی از غمت خوں در جگر کن — سرشک آبادِ چشم آباد تر کن
دلم زا فسردگیها در قرار است — نمیدانم که عشقت در چه کار است
الهی آتشِ عشقِ جگر سیر — چراغ خانقاه و شعلهٔ دیر
دلی ده سر بسر عشق همه سوز — سرشکِ دیده و داغِ دل افروز
دلی چوں قطره لبریزِ چکیدن — دلی چوں شعله سر جوشِ تپیدن
دلی ده مسکنِ عشق ستم زاد — ز گرمیِ محبت او ز ستم آباد
دلی ده همچو گل در خوں نشسته — دلی چوں خاطرِ بلبل شکسته
دلی پرورده آغوشِ محشر — قیامت زاد هائی آه در بر
دلی از لذتِ آرام مهجور — سپند روئی آتش چشمِ بد دور
دلی دیوانهٔ وحشیِ غزالاں — فدائی جلوهٔ نازک نهالاں
دلی بیناز صورت حسنِ معنی — حریفِ بلبل و پروانه یعنی
دلی ده بر لبِ زخمش صد آواز — سخن پرواز عشق فتنه انداز
عزیزم ساز از لطفِ خطاپوش — شوم با شاهدِ مطلب هم آغوش
الهی واقفِ خیلِ گیاهم — نویسد تا بکے عصیاں بنا هم
ز فیضِ لذتِ نعتِ پیمبر — زباں را ساز موزجِ آبِ کوثر
بیا اے ساقیِ میخانهٔ جود — که محتاجم بیک پیمانهٔ جود
بده جامے که فضلش از وفور است — غفور است و غفور است و غفور است

(از نیرنگ عشق)

حضرت غنیمت کنجاہی قدس سرہ

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حق اللہ حق

یارب بہ محمد و علی و زہرا　　یارب بہ حسن حسین و ہم آلِ عبا
کز لطف برآر حاجتم ہر دو سرا　　بے منتِ خلق یا علیّ الاعلیٰ

حضرت ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

خُدا وندا بگردانی بلا را　　ز ہر آفت نگہداری تو مارا
بحقِ ہر دو گیسوئے محمد　　زبوں گرداں ز بر دستاں مارا

حضرت ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ

شاہا ز کرم برمنِ درویش نگر　　بر حالِ منِ خستۂ دل ریش نگر
ہر چند نیم لائقِ بخشائش تو　　برمن منگر بر کرم خویش نگر

یارب درِ غیر قبلہ گاہم نہ کُنی　　محتاجِ غنی و پادشاہم نہ کُنی
کردی ز کرم موئے سیاہم تو سفید　　با موئے سفید رو سیاہم نہ کُنی

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر　　روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را بگیری ناگزیر　　از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اے خالقِ خلق رہنما بفرست　　اے رازقِ رزق در کشا بفرست
کارِ منِ بیچارہ گرہ در گرہ است　　رحمے بکن و گرہ کشا بفرست

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ　　عُقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور　　ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ

امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عزّ جلالہٗ

یارب بکشا بر دلم از توبہ درے　　بے منتِ مخلوق رساں ماحضرے
در باقیِ عمرِ من چناں بگذارم　　کز من نہ رسد بہ ہیچکس دردِ سرے

یارب تو درختِ عمرِ ما پست مکن　　ما را ز شرابِ نیستی مست مکن
یارب بہ کرمِ جملہ جواں مرداں را　　دل تنگ پریشاں تہی دست مکن

خونِ دلم و دو چشم پُرنم بہتر　　از عیش و نشاطِ دلِ پُرغم بہتر
یک لحظہ حضورِ دل بہ درگاہِ تو　　از بادشاہیِ تمام عالم بہتر

یارب چہ کنم کہ ہیچکس یارم نیست　　از شرمِ گناہ زباں گفتارم نیست
سرتاسرِ آفاق بہ ہیچم نخرند　　یارب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

اے فضلِ تو دستگیرِ من دستم گیر　　حیراں شدہ ام از خویش دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم　　اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ

صبح و شام صدق سے کر دُعا کہ رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

جَلَّ جَلَالُہٗ　　اکبر الٰہ آبادی مرحوم

حق اللہ حق

خداوندا توئی حامی و ناصر — بحالِ بندگانِ خویش ناظر
ثنائے ذاتِ پاکت می سرائیم — زباں در شرحِ ذکرت می کشائیم
ترا می زیبد الحق بادشاہی — کہ پیدا آری از مہ تا بماہی
توئی رزّاقِ ہر پیدا و پنہاں — توئی خلّاقِ ہر دانا و ناداں
الٰہا جز تو ما کس را نخواہیم — ازاں رو در پناہت می پناہیم

جل جلالہ

نام معلوم نہیں ہو سکا

الٰہی فضلِ خود را یارِ ما کن
ز رحمت یک نظر در کارِ ما کن
اگر فضلت قرینِ حال گردد
قرینم جملہ جاہ و مال گردد

Marfat.com

حق اللہ

حق حق

تو بادشاہی کریما بتو نماند کس — بجز تو درد دلم دوا نماند کس
نہ بے کسم چو کس بیکساں توئی یارب — کس خودم چو تو خوانی مرا نماند کس
بدست نفس ستم گار خود گرفتارم — اگر مرا نہ رہائی تو گے رہاند کس
اگر بدرگاہ خود نشیم دہی ثبات زفضل — مرا بہر در در ہر کو کجا دواند کس
بہ تخت قربت خود نشیم رساں از راہ کرم — تو یم اگر نہ رسانی کجا رساند کس
مرا ز لطف چو خواندی مراں ز قہرم باز — کہ ہر کرا تو برانی دگر نخواند کس

زفضل رحمت انوار در دل حاکم
فشاں اگر نہ فشانی کجا فشاند کس

جل جلالہ

حضرت سلطان حمید الدین حاکم علیہ الرحمۃ

یارب تو کریمی و کریمی کرم است
عاصی ز چہ رو برون ز باغ ارم است
با طاعتم ار ببخشی آن نیست کرم
با معصیتم اگر ببخشی کرم است

حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الله

حق حق حق

الٰهی بحقِ نبیِّ امام — علیه الصلوٰة علیه السلام
بحقِ امام علی مرتضیٰ — وصیِّ نبی و ولیِّ خدا
بحق بتولِ که زهراست او — نساءِ جهاں را ولیست آبرو
بحقِ امام حسن مجتبیٰ — جگر گوشۂ شاہ مشکل کشا
بحقِ امامِ شهیداں حسین — شهادت ازو یافته زیب و زین
بحقِ امام سرِ دین و داد — که نامش علی هست و زین العباد
بحقِ امام که باقر خطاب — شنیدم اُو راز روئے کتاب
بحقِ امام که او جعفر است — بصدق و صفا خلق را رهبر است
بحقِ امام که موسیٰ است نام — ازو یافته شرع و دین انتظام
بحقِ امامِ علیِّ رضا — لقب ضامن و ثامن آمد ورا
بحقِ امام محمد تقی — که دینِ نبی شد ازو منجلی
بحقِ امام نقی رهنما — شفیعِ خلائق بروزِ جزا
بحقِ امام حسن عسکری — که سوئے حقیقت کند رهبری
بحقِ امام که مهدیست آں — جهاں منتظر کے شود او عیاں
بحقِ همه ذریاتِ رسول — که هستند شاں جمله اهلِ قبول
بحقِ محباں اشیاعِ شاں — بحق غلامان و اتباعِ شاں

بحق همه اولیاء انبیاء
که بودند شاں خاصگانِ خدا

Marfat.com

بحقِ کسانیکہ با مصطفےٰ — شہادت گرفتند اندر غزا
بحقِ کسانیکہ با مرتضےٰ — رفاقت نمودند اندر وغا
بحقِ شہیدانِ دشتِ بلا — کہ دادند جان در رضائے خدا
بحقِ شہنشاہ دیں غوثِ پاک — نوازندۂ از سمک تا سماک
بحقِ شہنشاہِ ایں بارگاہ — کہ ہر فرد فرد است عالم پناہ
بحقِ کسانیکہ دیوانہ اند — شمعِ جمالِ تو پروانہ اند
بحقِ قلندر وشاں خاکسار — کہ دارند از سلطنت ننگ و عار
بحقِ مشائخ کہ در راہِ ایں — نجوم الہدیٰ اند و شمس الیقیں
بحقِ کریمانِ دینِ متیں — کہ ہستند دیں را نصیر و معیں
گناہانِ ما را بہ بخش اے کریم — کہ انّی لئیمٌ و انتَ الکریم
بہر مشکلاتے کہ داریم ما — بفضلِ خود آساں بکن اے خدا
نجاتیم دہ اے خدا زیں بلا — بکن دور ایں نفس و شیطاں ز ما
مراداتِ یارانِ ایں انجمن — بر آور بہ لطفِ خود اے ذوالمنن
شفا دہ مریضانِ اسلام را — بر ایشاں کشا بابِ انعام را
بدہ مومناں را تو فتح و ظفر — بکن کافراں را ذلیل و بتر
بدینِ نبی رونقے دہ تمام — کہ بر شرع قائم شود خاص و عام
درِ معرفت بر دلِ من کشائے — کہ ناید نظر جز تو از ماسوائے
خطے بر گناہِ وجودم بکش — خلاصم بعزما ازیں کشمکش
شرابِ محبت بنوشاں مرا — جدا ساز از اہلِ ہوشاں مرا

ز خود بیخودم ساز اے ذوالجلال
فراموشیم دہ ز ہر قیل و قال

Marfat.com

نماند مرا اسم و رسم و اثر　　ندارد کسے از نشانم خبر
تو باشی ہمیشہ بملکِ وجود　　شہنشاہ و سلطانِ تختِ شہود

بعجز و نیاز اے بے نیاز
تلطف بفرما و با من بساز

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ

(از دیوان شاہ نیاز)

من بندہ عاصیم رضائے تو کجاست
تاریک دلم نور صفائے تو کجاست
ما را تو بہشت اگر بہ طاعت بخشی
این مزد بود لطف و عطائے تو کجاست

در ملکِ تو از طاعت من ہیچ فزود
در معصیتے کہ رفت نقصانے بود
بگذار مگیر زانکہ معلومم شد
گیرندہ دیرے و بگذارندہ زود

جلّ جلالہٗ　　حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حق الله حق

یارب بپادشاهِ رُسل ماهِ هاشمی
یارب بر سنهائے شُبل شاه لا فتیٰ

یارب بزهدِ سلماں آں پیرِ پارسی
یارب بصدقِ بوذرِ آں میرِ پارسا

یارب باشکِ دیدهٔ گریانِ فاطمه
یارب بسوزِ سینهٔ بریانِ مجتبیٰ

یارب باشکِ چشمِ اسیرانِ ماریه
یارب بخونِ حلقِ شهیدانِ کربلا

یارب بآفتابِ امامت علی که هست
مفتاحِ آفرینش و مصباحِ اهتدا

یارب بنورِ بینشِ باقر که پرتویست
از نورِ او ظهورِ کراماتِ اولیاء

یارب بفخرِ مذهبِ جعفر که جلوه ایست
از صدقِ او شهودِ مقاماتِ اوصیاء

یارب بجاهِ موسیٰ کاظم که نورِ قبس
با علمِ او به بویه سبق برده از صبا

یارب بپادشاهِ خراسان کش آسماں
هر دم کند سجود که روحی لک الفداء

یارب بجودِ عامِ محمد که کرده اند
تعویذِ جاں زحرزِ جوادی انبیاء

یارب بمهرِ برزخِ نقاوت نقی که یافت
سجده هزار عالم از دنزهت دلوا

یارب بنورِ دعوتِ حسن که هست
هستی او حقیقتِ جامِ جهاں نما

یارب بنورِ حجتِ قائم که تا قیام
قائم باوست قائمهٔ عرشِ کبریا

فضلے که از شدآیدِ برزخ شوم خلاص
رحمے که از مهالکِ دوزخ شوم رها

برهانم از وساوسِ ایں نفسِ دوں پرست
دریابم از کشاکشِ ایں طبعِ خود ستا

چندم بکارگاهِ طلب نفس در تعب
چندم ببارگاهِ فنا روح در عنا

اُدْعُوْكَ رَاجِيًا وَّ اَنَادِيْكَ فَاسْتَجِبْ
يَا مَنْ يُّجِيْبُ دَعْوَةَ دَاعٍ اِذَا دَعَا

Marfat.com

فَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکَ یَا نَفْسُ وَاهْتَدِیْ
بِاللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ یَهْدِیْ لِمَنْ یَّشَاءُ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم
و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

از کلیاتِ حکیم قاآنی

رباعیات

یارب من اگر مست و اگر ہشیارم
گر خفتۂ غفلتم و گر ہشیارم
ہنگام جزا چو با تو افتد کارم
بر نیت من بہ بیں بر بد کردارم

یارب قدمے براہ توحیدم دہ
شوقے بہ نہانخانۂ تجریدم دہ
دل بستگی بہ بستر تحقیقم بخش
آزادگی ز قیدِ تقلیدم دہ

یارب ز کرم امیدِ بے بیمم دہ
علمے کہ رضائے تست تعلیمم دہ
تاریکیٔ عقل در کشاکش دارد
از شمع رضا فروغ تسلیم دہ

جل جلالہ

فیضی شاعر دربار اکبری

(از دیوان فیضی)

Marfat.com

حق اللہ
حق حق

اے خدا اے مہرباں مولائے من — اے انیسِ خلوتِ شبہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز — دائم الاحساں شہِ بندہ نواز
اے بیادت نالۂ مرغِ سحر — اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم — اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم
ما خطا آریم و تو بخشش کنی! — نعرۂ اِنّی غفورٌ می زنی!
اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا — اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا
زہر ما خواہیم تو شکر دہی — خیر را دانیم شر از گمرہی
اے خدا بہرِ جنابِ مصطفےٰ — چار یارِ پاک و آلِ باصفا
بہرِ مردانِ رہت اے بے نیاز — مردماں در خواب ایشاں در نماز
بہرِ آبِ گریۂ تر دامناں — بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں
پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما — از تو پذرفتن زما کردن دعا
ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں — جز دعائے نیم شب اے مستعاں
بلکہ کارِ تست اجابت اے صمد — ویں دعا ہم محض توفیقت بود
ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود — فضلِ تو دل داد اے ربِّ ودود
تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہاں — اوست بس مارا ملاذ و مستعاں

کیست مولائی بہ از ربِّ جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

Marfat.com

محمد اللہ
حق ہے

محیطِ رحمتا بے کس نوازا | بہ ہنگامِ مصیبت چارہ سازا
بہ امیدِ کرم ما بندگانت | سرِ افتادگی بر آستانت
توئی آرامِ جانِ بیقراراں | تسلّیِ دلِ امیدواراں
بمشتِ استخوانم خار خار است | شرارے پنبہ زارم را بکار است
منوّر کن حریمِ سینہ ام را | مجلّیٰ کن زرنگ آئینہ ام را
بدردِ خود مرادِ بستگی دہ | وزاں دلبستگی دل خستگی دہ
بجز دردِ تو گر خوب است و گر زشت | کند آئینہ دل را چو انگشت
ز دل گرمی بجوشاں سینۂ من | بخورشیدے برآر آئینۂ من
خداوندا ز پندارے کہ داریم | نگوں سار و پریشاں روزگاریم
تلف شد ماضی و حالم زبوں است | نمیدانم کہ مستقبل چگون است
کرامت گر کنی توفیقِ طاعت | درست آئید ما نقشِ شفاعت
خدا سوں معصیت بر ما قضا کرد | محمد را شفاعت خواہ ما کرد
خداوندا بنہ در سینہ ام نور | ہوائے غیر کن از خاطرم دور

زبادش روحی کہ از بند و فسرد لب
بکامِ دشمنش بردار یا رب

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ اصغر علی صاحب روحی علیہ الرحمۃ
پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔

Marfat.com

اللہ حق

از درد بے قرارم فریاد رس الٰہی — کس نیست جز تو یارم فریاد رس الٰہی

بیمار و ناتوانم بلبم رسیدہ جانم — جز تو کسے ندارم فریاد رس الٰہی

مسکین و دردمندم سوزندہ چوں سپندم — دل با تو جز نہ بندم فریاد رس الٰہی

بیچارہ و فقیرم در دستِ غم اسیرم — پیوستہ تن حقیرم فریاد رس الٰہی

دم دم بسے بلاہا کردم بسے خطاہا — بر نفس خود جفاہا فریاد رس الٰہی

چرخ از تو شد معلق فرمان است مطلق — ہستی خدائے برحق فریاد رس الٰہی

معبود لایزالی دانائے ہر کمالی — از تو کنم گدائی فریاد رس الٰہی

درد مرا دوا کن ایمان مرا عطا کن — زحمت زمن جدا کن فریاد رس الٰہی

تو عالم الغیوبی تو ستارِ کل عیوبی — تو غافر الذنوبی فریاد رس الٰہی

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ
عمرے تباہ کردہ فریاد رس الٰہی

جل جلالہ

جنابِ شمس صاحب

Marfat.com

حق اللہ حق

الٰہی شب و روز خوانم دُعا | شوم شاد کام از وصال حبیب
بہ بوسم سرِ آستانِ رسول | بگیرم زمین و سعادت نصیب
رساں بر درِ شاہِ بطحا مرا | اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِالْکَرَمْ یَا مُجِیْبُ ط

ایضاً

الٰہی غرقِ دریائے گناہم | بدم تیرہ دردنم روسیاہم
درے بر من کشا از رحمتِ خویش | رہم بنما کہ من گم کردہ راہم
بحالِ بندگاں داری نگاہے | بمن بنگر کہ محتاجِ نگاہم
منم افتادہ در چاہِ مذلت | تو دستم گیر برآور ز چاہم
مرا از فتنۂ شیطاں نگہدار | ز شرِ نفس دار اندر پناہم
ندارم آرزوئے از زر و سیم | نباشد خواہشے از مال و جاہم
مرا از دولتِ دیں بہرہ ور کن | الٰہی دولتِ دُنیا نخواہم
خدایا بر منِ عاصی بہ بخشا | بیا در رحم بر حالِ تباہم
بروئیم بابِ احساں باز فرما | مرا با عفو سرافراز فرما

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

ضیاء محمد صاحب ضیاء پسرور

ارمغانِ عشق

حق اللہ
حق

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

شجرہ مبارکہ

عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ برقیہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

حمد ہے اس ذات واحد کبریا کیواسطے
اور درود نعت محمود خدا کیواسطے

حضرت بوبکر اور فاروق اعظم با صفا
حضرت عثمان علی دست خدا کیواسطے

نظر رحمت ہو تری یارب سدا اصحاب پر
اور سب ازواج و آل مصطفیٰ کیواسطے

نور عرفاں یا خدا اپنے کرم سے کر عطا
پیر کامل برقی محبوب خدا کیواسطے

دام شیطاں سے مجھے کردے عطا یارب نجات
شاہ محمد یا حسین اصفیا کیواسطے

اپنے ذکر و فکر کی توفیق یارب کر عطا
شاہ علیؑ یا حسین پارسا کیواسطے

نفس و شیطاں سے مجھے تو یا خدا محفوظ رکھ
شاہ غلام یا حسین پر ضیا کیواسطے

دے مجھے اپنے کرم سے عافیت دارین میں
حضرت عبدالکریم پیشوا کیواسطے

دل مرا پر نور فرما معرفت کے نور سے
شاہ منور یا علیؑ مقتدا کیواسطے

دو جہاں میں ہو الٰہی ہر جگہ تیرا کرم
پیر پیراں غوث اعظم حق نما کیواسطے

کر عطا تو سعد بہر بوسعید و بوالحسن
بوالفرح طرطوسی نور خدا کیواسطے

Marfat.com

دے مجھے تو وہ بصر تجھ بن نہ کچھ آئے نظر
عبدِ واحد اور شبلی رہنما کے واسطے

جُندِ شیطاں سے بچا بہرِ جُنید باصفا
سرّی معروف کرخی باسخا کے واسطے

صدقہ سے داؤد طائی اپنا عرفاں کر عطا
اور اس عجمی حبیبِ کبریا کے واسطے

دو جہاں میں سرخروئی یا خدا کیجے عطا
حضرت شاہ حسن بصری اولیاء کے واسطے

محبت اپنی عطا کر غیریت دل سے نکال
شاہِ عرفاں شیرِ یزداں مرتضیٰ کے واسطے

بحرِ عرفاں سے مرے مولا مجھے سرشار کر
باعثِ ایجادِ عالم مصطفےٰ کے واسطے

انبیاء و اولیاء و اصفیاء کا واسطہ
کر عطا حق الیقیں عین الہدےٰ کے واسطے

جَلّ جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ظفر صابری

Marfat.com

حق اللہ
موت حق

شجرہ مبارکہ

عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دین محیِ جانفزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشا کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شاہ ضیا مولا جمال الاولیا کے واسطے

Marfat.com

دے محمد کیلئے روزی کر احمد کے لئے — خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے — عشقِ حق دے عشقئ عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہل بیت دے آلِ محمد کے لئے — کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر — اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر — حضرت آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نورِ جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے — بوالحسین احمدِ نوری ضیا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل ہمیں — میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

عٓ حامد و محمود اور حماد و نوری کر ہمیں — میرے آقا حضرت حامد رضا کے واسطے

بہرِ امجد کر عطا ہم کو رضائے مصطفےٰ — اور شریعت کی بہاریں مصطفےٰ کے واسطے

یاالٰہی سرورِ احمد پہ ہو وقت اجل — مرشدی سردار احمد باصفا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت ہر اک گدا کے واسطے

عٓ حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب۔ صدر شریعت مولانا امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خانصاحب مدظلہ اعلیحضرت بریلوی قدس سرہ کے خلفاء ہیں اور حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ تینوں حضرات کی طرف سے مجاز ہیں

جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم

ظفر صابری

Marfat.com

حق اللہ

حق ہے حق

شجرہ مبارکہ

عالیہ قادریہ برکاتیہ مقتدریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

یا نبی الانبیاء یا مرتضیٰ مشکل کشا
یا حسین ابن علی یا حضرت زین العبا

باقر و جعفر شہِ کاظم، علی موسیٰ رضا
یا شہِ معروف کرخی یا سری با خدا

یا جنید و شبلی و یا عبدِ واحد حق نما
بوالفرح یا بوالحسن یا بوسعید سعدِ زا

یا حضور غوث اعظم بادشاہِ اولیا
عبدِ رزاق و ابو صالح شہِ اہلِ صفا

یا محی الدین یا سید علی موسیٰ حسن
احمد جیلی بہاؤ الدین درِ بے بہا

سید ابراہیم یا شیخ بھکاری یا جیا
یا جمالِ اولیاء سید محمد با صفا

سید احمد شاہ فضل اللہ یا پیر مدد
برکت اللہ حضرتِ آل محمد پر ضیا

شاہ حمزہ آل احمد شمس دیں قطب النوری
عینِ حق نفسِ رسول و مظہرِ حق حق نما

محوِ ذاتِ کبریا یا شاہ عبد المقتدر
پیر و مرشد حضرت عبد القدیر با صفا

عزیز قادری کا یا الٰہی واسطہ
مصطفیٰ کا ذکر میرے لب پہ ہو جاری سدا

ان بزرگوں کا تصدق، ان بزرگوں کا طفیل
پیشِ نظر ہو ہر گھڑی جلوہ تیرے محبوب کا

عزتِ دارین حاصل ہو دعا ہو یہ قبول
یا الٰہی خاتمہ بالخیر فرمانا مرا

جل جلالہ و صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

حق اللہ حق

شجرۂ مبارکہ

شتیہ صابریہ بنویہ سراجیہ حبیبیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سد بیحد ہے جناب کبریا کیواسطے ۔۔۔ ہو درود و نعت احمد مصطفےٰ کیواسطے
ز صدیق اکبر اور فاروق عمر ۔۔۔ حضرت عثمان علی المرتضےٰ کیواسطے
بج یارب ان پہ رحمت اور سب اصحاب پر ۔۔۔ اور سب ازواج و آلِ اصفیا کیواسطے
ین کے سردار کی سچی غلامی کر عطا ۔۔۔ حضرت سردار احمد پیشوا کیواسطے
رعطا دل کو مرے فانوس وحدت کی ضیاءٓ ۔۔۔ پیر کامل برق چشتی باخدا کیواسطے
بنے نور معرفت سے دل مرا معمور کر ۔۔۔ سیدِ انور علی صاحب لقا کیواسطے
ر کر ظلمت گناہوں کی الٰہی قلب سے ۔۔۔ شاہ سراج الحق چشتی پیشوا کیواسطے
ر کر دے صاف روشن یا الٰہی دل مرا ۔۔۔ شاہ محمد باحسینِ اصفیا کیواسطے
فظ میں رکھ یا الٰہی تو گناہوں سے مجھے ۔۔۔ شاہ علیِ باحسین پارسا کیواسطے
ز شاہِ محمد جو کہ ہیں محمودِ حق ۔۔۔ شاہ غلام باحسینِ پُر ضیا کیواسطے
درحمن اور حضرت خواجہ عبدالکریم ۔۔۔ شاہ عنایت باکرامت مقتدا کیواسطے
ں سوالی مانگتا ہوں بھیک تیرے عشق کی ۔۔۔ سیدِ شاہ بھیک میراں رہنما کیواسطے
ز شاہ ابو المعالی اور داؤدِ عزیز ۔۔۔ شاہ محمد صادق صدق و صفا کیواسطے
ر سے عاصی و شقی کو یا الٰہی کر سعید ۔۔۔ بوسعید حضرت اہل ضیاء کیواسطے
اہ نظام الدین بلخی و جلال الدین ولی ۔۔۔ عبدِ قدوس ہادیٔ راہِ ہدیٰ کیواسطے
الٰہی کر عنایت اسکو اپنا ذوق و شوق ۔۔۔ ہادی و مرشد محمد رہنما کیواسطے
خ عارف، عارف راہِ شریعت کیلئے ۔۔۔ شیخ احمد عبدِ حق باحق نما کیواسطے

Marfat.com

شاہ جلال الدین و شمس الدین کے یارب طفیل ۔ شاہ علاؤ الدین صابر بارضا کیواسطے
ہادی و مولی ہمارے شاہ فرید الدین ولی ۔ شاہ قطب الدین کاکی اولیاء کیواسطے
یا الٰہی میرے ہر اک کام میں تو ہو معیں ۔ شاہ معین الدین چشتی پیشوا کیواسطے
شاہ عثمان و شریف زندنی کے نام سے ۔ خواجہ مودود چشتی مقتدار کیواسطے
کر مری نصرت الٰہی چاہ ظلمت سے نکال ۔ شاہ ناصر دین یوسف مہ لقا کیواسطے
زہد و تقوی کر عنایت اور مجھے زاہد بنا ۔ شاہ محمد زاہد اہل بقا کیواسطے
یا الٰہی بخش دے مجھ روسیاہ کے سب گناہ ۔ احمد ابدال چشتی مقتدا کیواسطے
شیخ بو اسحاق شامی کیلئے اب رحم کر ۔ حضرت ممشاد علوی باخدا کیواسطے
دے مجھے وہ بصر جس سے تو ہی تو آئے نظر ۔ بو ہبیرہ بصری صاحب ہدا کیواسطے
بیخودی کا جام یارب عشق سے اپنے پلا ۔ شاہ حذیفہ مرعشی اہل دعا کیواسطے
شاہ ابراہیم ادہم اور فضیل ابن عیاض ۔ خواجہ عبد الواحد ابن زید شاہ کیواسطے
مجھ گدا اور بے نوا کی دستگیری کیجئے ۔ حضرت شاہ حسن بصری اولیا کیواسطے
دین و دنیا کی مری سب مشکلیں آسان کر ۔ شاہ مرداں شیر یزداں مرتضیٰ کیواسطے
جام اپنے وصل کا یارب عنایت کر مجھے ۔ سرور عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے
ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں دربار میں ۔ کر قبول انکی شفاعت ہر گدا کیواسطے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

عہ حضرت محدث اعظم پاکستان کے پیر و مرشد حضرت شاہ سراج الحق صاحب ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صوفی حبیب الرحمٰن صاحب برق، سید انور علی شاہ صاحب، حضرت پیر شاہ سراج الحق صاحب کے پیر بھائی ہیں قدس اسرارھم

ظفر صابری

حق اللہ
حق نعرہ

شجرہ مبارکہ

چشتیہ نظامیہ برکاتیہ رضویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یاالٰہی مصطفےٰ و مرتضےٰ کے واسطے — اور حسن بصری حقیقت آشنا کے واسطے
عبدِ واحد کا تصدق از پئے خواجہ فضیل — اور ابراہیم و حذیفہ کی دلا کے واسطے
واسطہ خواجہ ہبیرہ حضرت ممشاد کا — اور ابو اسحاق باصدق و صفا کے واسطے
دے ابو احمد کا صدقہ بو محمد کا طفیل — یوسف و مودود چشتی باخدا کے واسطے
واسطہ تجھ کو شریف و خواجہ عثمان کا — اور معین الدین چشتی رہنما کے واسطے
قطبِ دیں خواجہ فرید الدین و محبوب الٰہ — اور نصیر و صدرِ دیں صاحب دلا کے واسطے
شیخ فتح اللہ اور علمی بہاءُ الدین شاہ — حضرت سالارِ مہر پُر ضیا کے واسطے
از پئے خواجہ بہاءُ الدین ضیا بخش جہاں — شیخ مخدوم جمالِ اولیا کے واسطے
حضرت سید محمد، سید احمد کا طفیل — شاہ فضل اللہ کے لطف و عطا کے واسطے
بہر بو البرکات اور آلِ محمد کا طفیل — شاہِ حمزہ آلِ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت آلِ رسول اور بو الحسین پُر ضیا — اعلیحضرت مرشدی احمد رضا کے واسطے
بخش دے ہمکو برائے حضرت حامد رضا — حضرت امجد علی اور مصطفےٰ کے واسطے
کر عطا مجھکو الٰہی لذتِ سوز و گداز — مُرشدی سردار احمد یا رضا کے واسطے

از طفیلِ خواجگانِ چشت اے میرے خدا
ہو قبول انکی شفاعت ہر گدا کے واسطے

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

حق اللہ
حق ہے حق

یاالٰہی حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو — رحمتِ عالم جنابِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی ہے یہی دن رات میری التجا — روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سوا نیزے پہ آوے آفتاب — اس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی حشر میں نیچے لواءِ حمد کے — سیدِ ساداتِ فخرِ انبیاء کا ساتھ ہو
یاالٰہی پل کے اوپر بھی بہ ہنگامِ گذر — دستگیرِ دو جہاں اس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب عمل میزان میں تُلنے لگیں — سیدِ ثقلین ختم الانبیاء کا ساتھ ہو
یاالٰہی شغلِ نعتِ مصطفائی میں رہوں — جسم و جاں میں جب تلک میری بقا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے یہی کافی ہے یا رب یہ دُعا
دفترِ اشعارِ نعتِ مُصطفےٰ کا ساتھ ہو

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء قدس سرہ

Marfat.com

اللہ حق حق حق

شجرہ مبارکہ

سلسلہ نادریہ قلندریہ برقیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ہے ادب بھی لازمی پہلے دعا کیواسطے
یہ طریقہ ہے حصولِ مدعا کیواسطے
حمد کہنی چاہیئے پہلے دعا کیواسطے

اَلْوَهَّابُ اَلْحَكِيْمُ اَلْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ
اَلْعَلِيُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَلِيْمُ
وصف ہیں سب ایک ذاتِ کبریا کیواسطے

باعثِ تخلیق عالم بے شبہ جسکا وجود
اس شہِ خوباں کی اک اک بات پر لاکھوں درود
اور صلوٰۃ بے عدد اس مہ لقا کیواسطے

حامد و محمود ختم المرسلیں نور الہدیٰ
مصطفیٰ و مجتبیٰ یعنی سراج الانبیاء
واسطہ جن کا خدا سے جو خدا کیواسطے

ظلمتِ عصیاں کے باعث حال ہے میرا تباہ
اپنے پیاروں کا تصدق دے مجھے اپنی پناہ
عارفِ حق برق سے محبوب خدا کیواسطے

جان و دل میرے ہیں قربان محمد اور حسین
حشر میں مل جائے دامانِ محمد اور حسین
حضرت صوفی محمد رہنما کیواسطے

محفلِ عشاق میں کچھ بارہ جائے مری
پرتوِ انوار سے قسمت چمک جائے مری
حضرت حافظ علی شمع ہدیٰ کیواسطے

Marfat.com

میرے سر کو اپنے در کی جبہ سائی کر عطا
تیرا بن جاؤں مجھے وہ دلربائی کر عطا
حضرت محمود کی طرزِ ادا کیوا سطے

دور کر دے میرے دل سے رنج و فکر ماسوا
عشق بھی دل میں ترا ہو خوف بھی دل میں ترا
شاہ غلامِ باحسینِ حق نما کیوا سطے

ڈالدے بس اک نگاہِ فیض میرے قلب پر
جلوۂ انوار سے معمور ہو جائے جگر
عبدِ رحمٰن حافظ و گنجِ عطا کیوا سطے

پاک ہو جائے ریاکاری سے میری زندگی
دل کو چمکا دے ترے انوار کی تابندگی
اس کریم پاک طینت بے ریا کیوا سطے

دامنِ امید بھر دے اپنے فیض خاص سے
کچھ عطا عاصی کو کر دے اپنے فیض خاص سے
عبد رحمٰن قلندر باخدا کیوا سطے

دل سے ہر اک چیز مٹ جائے تیرے غم کے سوا
عمر بھر پاتا رہوں تیری محبت کا مزا
مرشد و مولی قلندر مجتبیٰ کیوا سطے

اسطرح ہو جائے دل پر تیری الفت کی جلا
عکس رخ آئے نظر آئینۂ دل میں ترا
حضرت قدوس کے قدس و صفا کیوا سطے

صبر اور ایثار کی تعلیم دے مجھکو خدا
دل کو دے میرے الٰہی درسِ تسلیم و رضا
اس سلام مقتدا و پیشوا کیوا سطے

Marfat.com

آتش حب نبی دل میں بھڑک جائے مرے جو خیال غیر اللہ کو سراسر پھونک دے
شاہ قطب پروانۂ شمع ہدیٰ کیواسطے

ذرہ ذرہ میں تو ہی آئے نظر جلوہ نما اے مرے ستار دہ چشم بصیرت کر عطا
شاہ بینا دل حقیقت آشنا کیواسطے

یوں تو خورشید قمر میں بھی ہے تیری ہی ضیاء میری قسمت کے ستارے کو بھی چمکا اے خدا
شاہ نجم الدین قلندر پُر ضیا کیواسطے

ڈالدے مجھکو الٰہی اپنی سیدھی راہ پر رحم فرما اپنے اس دیوانۂ گمراہ پر
خضر رومی شاہ سراج الاولیا کیواسطے

میری آنکھوں میں سما جائے مدینہ کی فضا مست کردے گوشہ ہائے دل کو مکہ کی فضا
عزیز مکی قبلۂ و نور الہدیٰ کیواسطے

نام پر سرکار ہی کے دم نکل جائے مرا یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو جائے مرا
مجتبیٰ و مصطفیٰ صلِ علیٰ کیواسطے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

حق اللہ حق

شجرہ مبارکہ سلسلۂ نقشبندیہ رضویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اے خدا تجھ کو تری ذاتِ عُلا کا واسطہ
مصطفےٰ کا واسطہ آلِ عبا کا واسطہ

از طفیلِ مرشدی سرِدارا احمد با رضا
از طفیلِ مفتیِ دیں مصطفےٰ النوری رضا

حضرتِ امجد علی نورِ ھُدیٰ کا واسطہ
حضرتِ حامد رضا، احمد رضا کا واسطہ

بوالحسین احمد نوری ضیا کا واسطہ
حضرتِ آلِ رسول مقتدا کا واسطہ

آلِ احمد شمسِ دیں اچھے میاں کا واسطہ
شاہ حمزہ قطبِ دیں، قطبِ زماں کا واسطہ

بہرِ فضل اللہ بہرِ سیّد احمد اے خدا
از برائے عزتِ سیّد محمد اے خدا

اے خدائے مقتدرِ آلِ محمد کا طفیل
برکت اللہ خاصۂ محبوبِ ایزد کا طفیل

اے خدا حضرت امیر بوالعلا کا واسطہ
سید عبد اللہ شہ اہلِ صفا کا واسطہ

از پئے خواجہ محمد میر یحییٰ اے خدا
بہرِ عبد الاوّلِ ارفع و اعلیٰ اے خدا

خواجۂ احرار عبید اللہ ذیشاں کا طفیل
خواجۂ یعقوب چرخی پاک داماں کا طفیل

از پئے خواجہ بہاؤ الدین امیر نقشبند
از پئے خواجہ تبریہ سیدِ کلالِ اجمند

خواجۂ اہلِ صفا بابا سماسی کا طفیل
اے خدا! حضرت خواجہ علی رامیتنی کا طفیل

اے خدا! محمود خواجہ فغنوی کا واسطہ
عارفِ حق خواجۂ دیواگری کا واسطہ

بہرِ عبد الخالقِ میرِ دیارِ غجدواں
بہرِ خواجہ یوسفِ ہمدانیؒ قطبِ جہاں

بہرِ شیخ بو علی طوسی، امیر الاولیاؒ
شیخ ابو القاسم علی گرگانیؒ پیرِ ھُدیٰ

بہرِ خواجہ بوالحسن خرقانیؒ عالی وقار
بایزید خواجہ بسطامی حبیبِ کردگار

Marfat.com

بہرِ سلطان الائمہ جعفرِ صادق امام
بہرِ حضرت قاسم ابنِ محمد نیک نام

حضرت سلمان صحابی فارسی کا واسطہ
حضرت صدیق اکبر کا تصدق اے خدا

اے خدا تجھ کو محمد مصطفےٰ کا واسطہ
جملہ اصحاب نبی کا اولیاء کا واسطہ

تجھ کو اے اللہ تیری رحمتوں کا واسطہ
فضل بے پایاں کا بیحد نعمتوں کا واسطہ

نقشبندی اِن بزرگانِ طریقت کا طفیل
اولیاء و اصفیاء کے دین و ملت کا طفیل

رحمتوں کا مینہ برسا دے اب یا ضِ دہر پر
بارشِ اکرام کر ہر گاؤں پر ہر شہر پر

اپنے بندوں کو الٰہی دے پیامِ عافیت
اہلِ علم کو سکھا دے احترام

دردمندوں بیکسوں کو عیش و راحت دے کریم
آشنا نا آشنا کو ذوقِ الفت دے کریم

لیتے ہیں جو نام ہر دم اولیاء اللہ کا
کر دے گردیدہ جہاں کو اُنکے عز و جاہ کا

دینِ حق کو نصرتوں سے اپنی اے مولا نواز
دے مسلمانوں کو شوقِ صوم اور ذوقِ نماز

مرحمت مسلم کو یارب، الفتِ اسلام کر
شجرہ خوانانِ طریقت کا بخیر انجام کر

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حمدِ اللّٰہ ثنائے حق

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم سے — اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں — اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط — آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

Marfat.com

حق اللہ

دردِ دل عطا کر یا رب — دے مرے درد کی دوا یا رب

لاج رکھ لے گنہگاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یا رب

تو نے مرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب

دے کے لیتے نہیں کریم کبھی — جو دیا جس کو دے دیا یا رب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ راضی ہو تری رضا یا رب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب

میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یا رب

مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا — شاد رکھ شاد دائما یا رب

اس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یا رب

کر دیا تو نے قادری مجھ کو — تیری قدرت کے میں فدا یا رب

سایۂ پنجتن ہو سب پر — دائما ہو تیری عطا یا رب

میرے ماں باپ بہن بھائی سب — پائیں آرامِ دوسرا یا رب

اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں — حاجتیں سب کی ہوں روا یا رب

میرے احباب پر بھی فضل رہے — تیرا تیرے حبیب کا یا رب

اہلِ سنت کی ہر جماعت پر — ہو ہر جگہ ہو تیری عطا یا رب

دشمنوں کے لئے ہدایت کی — تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب

تو حسن کو اٹھا حسن کر کے
ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خانصاحب قدس سرہ بریلوی

Marfat.com

اللہ

پروردگار شافعِ محشر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
ربِ کریم ساقیٔ کوثر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
طیبہ کے چاند داورِ محشر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شیخین پاک طیب و طاہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
عثمان جانشین پیمبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مشکل کشا و فاتح خیبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
زہرا کے لعل سبط پیمبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شہزادہ امام علی اکبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شہزادہ امام علی اصغر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
یا ذوالجلال قاسم مضطر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مسلم حبیب ابن مظاہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
بغداد والے جیلہ اکابر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
اجمیر والے ہادی و رہبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مارہری نفوسِ مطہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے

ایوب بے ہنر کے ہنرور کا واسطہ
تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سید ایوب علی شاہ صاحب رضوی بریلوی قدس سرہ

؎ اعلیحضرت بریلوی قدس سرہ۔

Marfat.com

حق اللہ

اے میرے فریاد رس فریاد رس — بندۂ بیکس کو اب اتنا نہ کس
بیکسوں پہ ہے ترا وہ فضلِ عام — کافروں کا بھی تو ہی ہے داد رس
میں ترا بندہ ہوں تو پروردگار — فضل تیرا بس ہے اور باقی ہوس
یا الٰہی وہ بھی دن ہوگا کبھی — گنبدِ خضری کا میں دیکھوں کلس
گلشن و گلزارِ دنیا سے خدا — مجھ کو ہے طیبہ کا بہتر خار و خس
دوریٔ شاہ سے ہے یہ حالت مری — نیک و بد کھاتے ہیں اب مجھ پر ترس
میں بھی ہوں اس شاہ کا ادنیٰ غلام — مجھ کو اک نظرِ کرم کافی ہے بس
دے پلا پلا اتنی مئے عشقِ نبی — ہو نہ فکرِ محتسب فکرِ عسس
اے مریضِ عشق بیتابی ہے کیا — ہے دوائے دیدِ جاناں تجھ کو بس
اٹھ چل اب طیبہ کو سر کے بل کہ واں — رحمتِ حق کا سدا بٹتا ہے رس

ہو نگاہِ لطف یک دیدار پر
اس پہ اے ابرِ کرم کچھ تو برس

حبیبِ جبار و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ مولٰنا سید دیدار علیشاہ صاحب قدس سرہ الوری لاہوری

Marfat.com

اللہ حق تعالیٰ

میرے ربّنا میرے ربّنا میرے ربّنا فریاد رس
میں ہوں بس غریب و شکستہ پا میرے رہبرا فریاد رس

میرا دل ہے تو یہ ہے دل ترا میری جان ہے تو یہ ہے جاں تری
کروں کیسی پھر میں ثنا تری میرے سرورا فریاد رس

میرا جسم و جاں میرا تن بدن میرے دست و پا ہیں سبھی ترے
ترا ہو کے کیوں پھروں در بدر میرے داورا فریاد رس

ترا عشق ہے میری جاں کی جاں ترے نام سے ہے قرارِ دل
ترا ذکر ہی میری زیست ہے میرے دلربا فریاد رس،

ہے زمیں تری ہے زماں ترا ہے مکیں ترا ہے مکاں ترا
ترا نام ہے مرا حرزِ جاں ہوں میں مبتلا فریاد رس

ہے زمیں تری ترا آسماں ہے تو ہی تو مالکِ کُن فکاں
تو ہی بیکسوں کا ہے دادرس میرے قادرا فریاد رس

ہو مزار میرا مرے خُدا ترے پیارے طیبہ میں برملا
وہیں حشر ہو وہیں نشر ہو ہے یہ مدعا فریاد رس

ترا بندہ دیدار علی جسے ہے تیری ہی بے کلی :
ترے پیارے شاہ کے شہر سے ہے یہاں پڑا فریاد رس، صلی اللہ علیہ وسلم

استاد العلما حضرت مولنا سید دیدار علی شاہ صاحب الوری لاہوری قدس سرہ

حق اللہ

حق ہے حق

یا الٰہی دو جہاں میں مصطفٰے کا ساتھ ہو
دین و دنیا میں حبیبِ کبریا کا ساتھ ہو

ظاہر و باطن ہے جسکا نام نامی اے خدا
اوّلین و آخریں کے پیشوا کا ساتھ ہو

سب سے اوّل جنکے نورِ پاک کو پیدا کیا
اس مہِ بُرجِ رسالت باصفا کا ساتھ ہو

بھول جائیں قبر کی وحشت کو جنکی دید سے
اس رؤف و رحیم محبوبِ خدا کا ساتھ ہو

وقتِ نزع وقتِ مرگ و وقتِ وحشتِ قبر میں
حشر میں اس شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل تُلنے لگیں میزان میں
شافعِ محشر شہِ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

ربِّ سلّم کی ندا جب انبیا سے ہو بلند
پیشوائے مرسلین و انبیاء کا ساتھ ہو

سارا عالم ظلمت و بدعت سے ہے تاریک و تنگ
نورِ سنّت ساتھ ہو نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

رہزنی پر آوے جب شیطان وقتِ جانکنی
ہادیٔ برحق احمد مجتبیٰ کا ساتھ ہو

بدعتوں سے امن دے اور نجدیوں سے لے بچا
قامعِ بدعت رسولِ رہنما کا ساتھ ہو

قبر کی ظلمت سے جب دل تنگ ہو دیدار کا
شمعِ نورِ کبریا بدر الدجےٰ کا ساتھ ہو

بحق محمد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ مولانا دیدار علی شاہ صاحب الوری لاہوری قدس سرہٗ

حق اللہ حق

میرے اللہ میرے خالق میرے مولائے کریم
میرے مالک میرے رازق میرے آقائے رحیم

میں ہوں تیرا بندہ آثم تو میرا ربِ قدیم
میں تیرا محتاج ہوں اور تو غنی محسنِ قدیم

نفسِ امارہ مرا ہے غاصب و ظالم لئیم
اس نے مجھ کو کر دیا ہے سخت لاچار و سقیم

اُس نے مجھ کو کر دیا تابع شیطانِ رجیم
دونوں غالب ہو گئے کر دیا لائق جحیم

ظاہری اور باطنی میری جو تھی کل کائنات
دونوں نے مل کر بنا دی مضمحل میری حیات

دھوبی کا کتا بنایا ہے مجھے دونوں طرف
نہ ادھر کا نہ اُدھر کا رہ گیا خالی طرف

ہاں مقابل دونوں کے میرے بھی ہیں دو پاسباں
اک محمد مصطفٰے ہیں دوسرا ربِ جہاں

اک طرف ہیں دونوں دشمن نفس اور شیطان بھی
طرف ثانی میرے محسن مصطفٰے رحمان بھی

ہو گیا ہوں اے خدا اب میں رئیس المذنبیں
تو ہے غافر ذنب مولا اور رب العلمیں

ہاں تیرا محبوب بھی ہے رحمۃ للعٰلمیں
میں میانِ ہر دو رحمت آگیا ہوں بالیقیں

ہاں وسیلہ ہے بڑا حضرت محمد مصطفٰے
بخشنے والا ہے ارحم اور مالک خود خدا

حکم تیرا عام ہے اور ہے منادی کو بکو
یاس و حرماں کا شکاری کافی ہے لَا تَقْنَطُوْا

اے مرے محسن مرے آقا مرے مولا کریم
بخش دے مجھکو مرے ماں باپ اور سارے اثیم

بخش دے احباب میرے اور مسلم دیندار
اللہ دتا[۱] یار میرا اور کنبہ دوستدار

ہو سدا اولاد اسکی کامیاب و کامگار
ہوں سعادتمند سارے اور بھی صاحب وقار

جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم

قلمی نسخہ

حضرت مولٰنا محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ (مؤلف تفسیر نعمانی)

۱؎ مؤلف کے والد بزرگوار مولوی اللہ دتا صاحب مدظلہ

ظفر صابری

Marfat.com

حق اللہ
حق حق

اللہ اللہ آج کر دے شاد کام
آج نورانی ہو جان و دل تمام

اللہ اللہ نام طُورِ قلب ہو
جس کا ہر ہر حرف نورِ قلب ہو

اللہ اللہ کیسا نام پاک ہے
جس سے نورانی سراسر خاک ہے

اللہ اللہ تو ہی ہے نعم الوکیل
تُو ہی حسبی تو ہی ربی ہے جلیل

اللہ اللہ وہم ہستی دُور کر
ماسوا سے آج کر دے بے خبر

اللہ اللہ کیسا شیریں ہے یہ نام
نیشکر جس سے یہ دل ہے تمام

اللہ اللہ ہاں پلا دے اپنا جام
اللہ اللہ ہاں بنا دے سارے کام

اللہ اللہ از طفیلِ مُصطفٰے
غرق اپنے نور میں رکھ اے خُدا

اللہ اللہ دہد کو ہو تیری سیر
اللہ اللہ خاتمہ کر دے بخیر

جل جلالہٗ
صلے اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

دہد کاکوروی صاحب
از آستانہ دہلی

از اللہ
حق تعالیٰ

خدایا دور رکھ دکھ درد ہم سے
بچا دل کو ہمارے رنج و غم سے

ہمیں محفوظ رکھ اے حافظِ کُل
تفنگ و توپ سے گولے سے بم سے

حفاظت چاہتے ہیں تیری مولا
مرض سے قحط سے درد و الم سے

طلبگارِ تحفظ ہیں اماں دے
زبردستوں کے آزار و ستم سے

بڑھی حد سے شمانت شامتوں کی
سہی جاتی ہے کب ذلت یہ ہم سے

یہ نارِ حرب یا اللہ رہے دور
عرب سے ترکی و پاک و عجم سے

رہیں ثابت قدم عشقِ نبی میں
نہ رکھیں کچھ غرض دارا و جم سے

رکھو ناموسِ اسلامی کو قائم
صدا آتی ہے یہ ارضِ حرم سے

ہماری عزت و شوکت ہے نامیؔ
حبیبِ کبریا کے دم قدم سے

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب نامیؔ لاہوری علیہ الرحمۃ

Marfat.com

از اللہ حق تعالیٰ

دُعاؤں میں اثر دے یا الٰہی
مرادیں پوری کر دے یا الٰہی

دلوں کو سیر کر دے یا الٰہی
محبّت اپنی بھر دے یا الٰہی

گرفتارِ مصیبت ہیں مسلماں
انہیں آزاد کر دے یا الٰہی

تصدّق میں محمد مصطفےٰ کے
عنائت ہم پہ کر دے یا الٰہی

پئے صدیق اکبر رحم فرما
دلوں میں نور بھر دے یا الٰہی

مٹا دے رنج و غم صدقہ عمر کا
منور قلب کر دے یا الٰہی

پئے عثماں بھرن رحمت کی برسے
جہاں سرسبز کر دے یا الٰہی

بڑھا دے قوتیں حیدر کا صدقہ
وہ دِل دے وہ جگر دے یا الٰہی

تجھے خاتونِ جنّت کی قسم ہے
قناعت کی نظر دے یا الٰہی

برائے حضرتِ شبّیر و شبّر
فدائے عشق کر دے یا الٰہی

طفیل غوثِ اعظم قطبِ عالم
نگاہِ مہر کر دے یا الٰہی

معین الدین اجمیری کا صدقہ
انہیں کا مست کر دے یا الٰہی

پئے مخدوم صابر شاہِ کلیر
متاع مال و زر دے یا الٰہی

نظام الدّین والملت کا صدقہ
انہیں کا مست کر دے یا الٰہی

وہ مے جو سرمد و شبلی نے پی تھی
تہی ساغر میں بھر دے یا الٰہی

پھنسی ہے بحرِ غم میں اپنی کشتی — یہ بیڑا پار کر دے یا الٰہی

مُسلماں جو ابھی تک سو رہے ہیں — انہیں بیدار کر دے یا الٰہی

غریبوں کو عطا کر مال و دولت — غنی منگتا کو کر دے یا الٰہی

جو در در مارے پھر رہے ہیں — انہیں بھی کوئی گھر دے یا الٰہی

جہاں میں جسکی دُنیا لُٹ چُکی ہے — دل اس کا شاد کر دے یا الٰہی

درِ دولت پہ کچھ بھوکے پڑے ہیں — اب انکے پیٹ بھر دے یا الٰہی

جو قیدی بندِ غم میں مُبتلا ہیں — رہائی ان کی کر دے یا الٰہی

سکونِ مستقل دُنیا میں فرما — نوازش سب پہ کر دے یا الٰہی

فرائض سے جو غافل ہیں مُسلماں — نمازی ان کو کر دے یا الٰہی

اڑا لے جائیں جو طیبہ میں یا رب — مجھے وہ بال و پر دے یا الٰہی

جبینِ شوق سجدے چاہتی ہے — نبی کا سنگِ در دے یا الٰہی

کریما سُن مناجاتِ منوّرؔ
اسے مقبول کر دے یا الٰہی،

بحقِ جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

جناب منوّرؔ بدایونی

Marfat.com

حق اللہ

اے خالقِ جہاں متعالی ہے تیری ذات
دے ہم کو برتری کہ ہمہ عالیہ صفات

یا برؔ ہم پہ بارشِ احساں مدام کر
اظہارِ التفات و کرم صبح و شام کر

توفیقِ توبہ خالق و توّابؔ کر ہمیں
رکھ توبۂ نصوح پر عامل سدا ہمیں

یا منتقمؔ ہماری فغاں سن، سلام لے
دُنیا کے ظلم و جور کا جلد انتقام لے

ہو یا رؤفؔ رحمت و رأفت کی اک نظر
معدوم کر جہاں سے بنائے فساد و شر

مالکؔ ہیں تیری ملک تیری مملکت میں ہم
بے یار و بے دیار، اسیرِ ملال و غم

یا ذالجلال صاحبِ اکرام لے خبر
غارت گروں کو قہر سے اپنے تباہ کر

یا ربؔ بلطفِ خاص ہو ایسا کچھ انتظام
تیرے غریب بندوں کی ہو پرورش مدام

یا مقسطؔ سکھا ہمیں آئینِ معدلت
ہو عدل و رحم شیوۂ عیانِ سلطنت

یا جامعؔ جمعیتِ خاطر ہو مرحمت
مُسلم سے انتشار فنا کر ہمہ جہت

کر یا غنیؔ ہمیں غمِ پیہم سے بے نیاز
دے مال و زر ہمیں، کرمِ خاص سے نواز

یا مغنیؔ تونگر و زردار رکھ ہمیں
دائم امینِ دولتِ بیدار رکھ ہمیں

یا مانعؔ گناہ و منہیات سے بچا
رکھ دور فعلِ زشت سے آفات سے بچا

یا ضارؔ نہ پہنچے ہمیں کچھ کبھی ضرر
نقصانِ مال و زر سے رہے قوم بے خطر

یا نافعؔ عطا ہو مفاد ابد قرار
دُنیا و دیں میں ہم کو منافع ہوں بیشمار

Marfat.com

ہوں یا بدیع پیدا وہ ہم میں ولی جدید
ہو بدعتوں کا دور زمانے سے ناپدید

یا نور رکھ مدام منور دماغ و دل
ہر سینہ ہو مرقع انوار مستقل

یا ہادی پھر جہاں کو ہدایت نصیب کر
بے راہ رو کو راہ شریعت نصیب کر

یا باقی پھر بقائے ابد اقتدار دے
راحت برائے زندگیٔ مستعار دے

یا وارث نہ رکھ کسی انساں کو تو لاولد
پھیلے ہر اک سلسلۂ نسل تا ابد

کر یا رشید پھر در ارشاد و رشد وا
گم کردہ راہ قوم کو راہِ صفا دکھا

دے یا صبور صبر و تحمل جہان کو
آئینِ ضبطِ نفس سکھا خستہ جان کو

اللہ واسطہ تیری ذات و صفات کا
صدقہ رسولِ تاجورِ کائنات کا

اپنی صفات خاص کا مظہر بنا ہمیں
اخلاق و انقیاد کا خوگر بنا ہمیں

رکھ یا حمید مائلِ حمد و ثنا ہمیں
کر ذوقِ نعت حمدِ عالم عطا ہمیں

یا محصی حصارِ حریفاں شکست کر
ہمکو ابھار حوصلے اعدا کے پست کر

یا مبدی قلوب میں پیدا وہ جوش کر
بندے ترے مٹا سکیں دنیا سے شور و شر

کر پھر سے عیش و امن کی تخلیق یا معید
ہر رات شب برات ہو ہر دن ہو روز عید

دے یا محیی روحِ مسلماں میں تازگی
آجائے جس سے دین میں ایماں میں تازگی

مضبوط بے کسوں کو بنا جلد یا متین
بربادیوں کا ورنہ مسلماں کو ہے یقین

ہیں مردہ دل حیات ہمیں یا ممیت دے
مخلوق کے قلوب میں سچی پریت دے

یا حی نیم جاں ہیں مسلماں حیات دے
جور و جفائے اہلِ جفا سے نجات دے

قیوم تیری ذات ہے اے خالقِ انام
قائم نبی کا دین رہے تا حشر قیام

Marfat.com

یا واحد غنی و تونگر بنا ہمیں
کر نیرِ بندگی عدو سے رہا ہمیں ،
یا ماجد ہو مجد و بزرگی عطا ہمیں
جلووں سے اپنے وجد میں ہر روز لا ہمیں

یا واحد تو ہے خالق و یکتا و لاشریک
دے شانِ احدیت کا سبق ہمکو ٹھیک ٹھیک
رکھ بے نیاز اہل جہاں سے یا صمد ہمیں
دے جیتے جی ہی عفوِ خطا کی سند ہمیں

یا قادر تجلیٔ قدرت نما دکھا
دنیا میں قدر ملتِ اسلام کی بڑھا

یا مقتدر ہمیں ہو عطا جاہ و اقتدار
افزوں ہو روز مقتدرِ عزت و وقار
کر یا مقدم اہل عرب کی طرف نظر
فتحِ قدیم جیسی ہمیں نصرت نصیب کر
مسلم کا یا مؤخر کر خاتمہ بخیر
ذلت نصیب ہو دمِ آخر سپاہِ غیر

یا اول ہو اولیت کا شرف عطا
روزِ جزا معاف ہو پہلے مری خطا
یا آخر نہ ہو دمِ آخر گنہگار
تیرے حضور کثرتِ عصیاں سے شرمسار

یا ظاہر مظاہرِ الطاف و جود کر
عشاق کا قبول سلام و درود کر
یا باطن ہوں منکشف اسرارِ باطنی
طورِ نگاہ کر مرے انوارِ باطنی

یا ولی ہو امتِ مسلم کا کارساز
کر قوم کو ولائے محمد سے سرفراز
سلطانِ کائنات کا عاشق بنا ہمیں
اپنے جمالِ ذات کا عاشق بنا ہمیں
جوش و خروشِ الفتِ اسلام دے ہمیں
پھر بادۂ الست کا اک جام دے ہمیں

دنیا کی نعمتوں سے مسلماں کو شاد رکھ
باہم دگر فریفتۂ اتحاد رکھ

عاشق ترے حبیب کے سب شادماں رہیں — دنیا میں کامیاب رہیں کامراں رہیں

مسلم کو اے خدا شرف عز و جاہ دے — ہو شور و شر کا دور تو ہم کو پناہ دے

یارب حریم قدس کا زینہ دکھا ہمیں — دربارِ تاجدارِ مدینہ دکھا ہمیں

آئے دم وصال نہ دل میں خیالِ غیر
یارب ضیاؔ فقیر کا ہو خاتمہ بخیر

صلی اللہ علیہ وسلم

استاد الشعراء حضرت مولانا ضیاؔ القادری بدایونی علیہ الرحمہ
شاعر ماہنامہ آستانہ دہلی — مدفون کراچی

یارب بکفم مرادِ مرا آتم ده — وز مهر ازل نور بدر آتم ده
سرگشته مساز در بیابانِ سکرات — راهے بحریم کعبۂ ذاتم ده

یارب دلم از زنگِ کدورت برهاں — وز هر چه دریں ره نه ضرورت برهاں
در کن ملکِ جهانِ معنی انداز — وز کشمکش عالم صورت برهاں

فیضی فیاضی

حق اللہ حق

اے خدا اپنی محبت اپنا عرفاں دے مجھے
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہر مسلماں کو عطا کر جذبۂ شوقِ جہاد
مرتضیٰ خیبر شکن شیرِ خدا کے واسطے

دین و دنیا کی عطا کر نعمتیں یا رب مجھے
خواجگانِ چشت کے جود و سخا کے واسطے

اے خدا ان جملہ پیرانِ طریقت کا طفیل
تیرے محبوبِ معظم مصطفیٰ کے واسطے

رزق و روزی امن و راحت، علم و عرفاں کر عطا
وقف رکھ دل کو مرے صدق و صفا کے واسطے

شجرۂ میرے خواجگانِ چشت کا پھولے پھلے
تیرے دینِ پاک کی نشو و نما کے واسطے

عشقِ اصحابِ رسولِ پاک دے یا رب مجھے
حبِ اہلِ بیت دے دل کی جلا کے واسطے

عالمِ اسلام کو دکھلا صراطِ مستقیم
عزتیں دے امتِ خیر الوریٰ کے واسطے

نجدیٔ مغرور کو مقہور کر اے ذوالجلال
گنبدِ خضرا کی تکریم و بقا کے واسطے

مصطفیٰ کے روضۂ اقدس کی عظمت کے سوا
رکھ ہمیں مائل فقط اپنی رضا کے واسطے

خاتمہ بالخیر فرمانا دمِ رحلت مرا
میرے مولا شافعِ روزِ جزا کے واسطے

[illegible]

مولانا ضیاء القادری بدایونی صاحب قدس سرہ العزیز

عرض الی اللہ

اے خدا صدقہ محمد مصطفےٰ کی ذات کا
واسطہ مولیٰ علی مولائے موجودات کا

ہر مسلماں کو محبت دے شہِ لولاک کی
مرحمت فرما عقیدت خواجگانِ پاک کی

دین پر اسلام پر ایماں پہ قائم رکھ ہمیں
پیروئ صاحبِ قرآں پہ قائم رکھ ہمیں

ظلمتِ لادینیت کر قلبِ مسلم سے فنا
ہر مسلماں کو فریبِ مغربیت سے بچا

کمتری کا دور کر احساس ہم سے ذوالجلال
کر غرورِ کفر و شرک و دہریت کو پائمال

زیرِ مشقِ اہلِ باطل سب ہیں اسلامی بلاد
مژدۂ فتح مبیں دے ہم کو اے ربّ العباد

واسطہ اے خالقِ کُل خواجگانِ چشت کا
توڑ دے بزمِ جہاں سے زورِ اہلِ کشت کا

دشمنانِ ملّتِ اسلام کو ناشاد رکھ
اُمّتِ خیرالورٰی کو شاد رکھ آباد رکھ

ایضاً

مالک و مولا محمد مصطفےٰ کے واسطے
حیدرِ صفدر علی المرتضیٰ کے واسطے

جملہ پیرانِ طریقت کا تصدق اے کریم
اے خدا سب اولیا سب اصفیا کے واسطے

خاتمہ بالخیر فرمانا مرا ایمان سے پر
مغفرت کرنا مری خیرالوریٰ کے واسطے

ہوں مسلمانانِ عالم کامیاب و کامران
رحم فرما اولیاء و اصفیاء کے واسطے

تابشِ اسلام ضو افشاں ہو یارب دہر میں
نورِ ایماں ہو عطا جانِ ضیا کے واسطے

مولانا ضیاء القادری بدایونی قدس سرہ

جل جلالہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم

حق اللہ حق

اے مرے دل کی تڑپ کچھ کام کر فریاد کر
عرش کا پایا ادب سے تھام کر فریاد کر

عرض کر ناچیز بندے کی ترے فریاد ہوں
سر بسر میں سرگزشتِ ہستیٔ برباد ہوں

واسطہ دے میری جانب سے شہِ لولاک کا
واسطہ دے نسبتِ سرکارِ حیدرِ پاک کا

ہاں بنا بھی لے وسیلہ میری معروضات کا
حضرتِ صدیق اکبر کی مبارک ذات کا

دے دہائی فاطمہ کے لاڈلوں کے نام کی
عرض کر دے سب کہانی سختیٔ ایام کی

عرض کر اک بندۂ ناچیز کی فریاد ہے
خود زبانِ حال جسکی حسرت رُوداد ہے

عرض کرنا یہ کہ اے مالک مرے داتا مرے
رحم فرما حال تو ٹوٹے دلوں کا دیکھ لے

اے خدا پوشیدہ تجھ سے کونسی ہے بات سُن
تیرے بندے ہیں مسلمان انکی معروضات سُن

زندگی کی سختیاں ہیں اور انکی ذات ہے
غم سراپا دن ہے انکا اور حسرت رات ہے

دیکھنے والا نہیں کوئی محبت سے انہیں
دوست رکھتے ہیں تو سب اپنی ضرورت سے انہیں

رُخ ہوا کا پھیر دے رحمت سے اپنی اے خدا
جوڑ دے ٹوٹے ہوئے دل رحمت سے اپنی اے خدا

زندگی کی سختیاں دشواریاں سب دور کر
اور اس اندوہگیں ماحول کو مسرور کر

آرزو انکی اگر پوری نہ کی تو دیکھنا
قہقہہ زن دہریت مذہب پہ ہوگی دیکھنا

مولانا ضیاء القادری بدایونی صاحب قدس سرہ العزیز . جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

حمد اللہ
حق سے دعا

تصدق عید میلاد النبی کے لطف رحمانی
عطا کر عاشقانِ مصطفےٰ کو عیش سامانی

مسلمانوں کو اپنا عشق دے اپنی محبت دے
رسولِ صاحبِ لولاک کی سچی عقیدت دے

عطا کر ذکرِ میلادِ حبیبِ پاک سے رغبت
رہے مصروف ثنائے رحمۃ للعلمین امت

وہ امت جسکو خود خیر الامم تو نے بتایا ہے
وہ امت جسکا رتبہ تو نے دنیا سے بڑھایا ہے

یقیناً ہے ترے خیر البشر محبوب کی امت
اسے خود انتم الاعلون کہکر تو نے دی عزت

یہ امت آہ یہ امت جہاں بھر میں پریشاں ہے
جفائے دشمنانِ حق سے وقفِ یاس و حرماں ہے

تری شانِ کریمی سے کنارہ کر لیا جب سے
مسلمانوں کی نظریں پھر گئیں کچھ دین و مذہب سے

ترے محبوب کی امت زمانہ بھر میں رسوا ہے
ہے غافل دینِ حق سے مغربی فیشن پہ شیدا ہے

مسلماں دور بابِ مصطفےٰ سے ہوتے جاتے ہیں
تو خود محروم تیری ہر عطا سے ہوتے جاتے ہیں

قلوبِ اہلِ ایماں پھیر دے تقلیدِ مغرب سے
الٰہی کر عطا مسلم کو رغبت اپنے مذہب سے

ہدایت نیک دے اللہ ان ایماں فروشوں کو
بنا سچا مسلماں خود نما گیسو بدوشوں کو

الٰہی غیرتِ اسلام کو مسلم میں قائم رکھ
جہاں میں شوکت و شانِ مسلمانی کو دائم رکھ

الٰہی خوف اپنا ڈالدے مسلم کے سینہ میں
مئے توحید بھر دے اہلِ حق کے آبگینہ میں

ہمیں بے خوف خوفِ کثرتِ اغیار سے کر دے
ہمارے دل منور عرش کے انوار سے کر دے

حفاظت کر ہماری یورشِ اعدائے ملت سے
الٰہی رکھ ہمیں عالم میں آرام و راحت سے

بنا سچا فدائی دینِ حق کا اے خدا ہم کو
جہاں میں رکھ ہمیشہ جانثارِ مصطفےٰ ہم کو

صلہ دے عیدِ میلاد النبی کا ہم کو دنیا میں
عطا ہو اے خدا موقع خوشی کا ہم کو دنیا میں

بجاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی قدس سرہ

اللہ حق ہے

اے خداوندِ جہاں اے لم یزل اے لایزال
مالک و مختار تیری ذات ہے اے ذوالجلال

رازقِ مطلق ہے تو رزّاق تیری ذات ہے
خالقِ برحق ہے تو خلّاق تیری ذات ہے

اے خطاپوشِ دو عالم تو ہے رحمٰن و رحیم
ہم گنہگاروں کے حق میں تُو ہے غفّار و کریم

تو عطا کرتا ہے دُنیا کے مریضوں کو شفا
تیری شانِ قہر کا ہے نام پیغامِ قضا

بیکسوں کا دِلِ فگاروں کا ہے تو فریاد رس
ہم غریبوں کا یقیں اللہ بس باقی ہوس

ہم نکمّے ہم بُرے ہم بے سر و ساماں ہیں
معصیّت پیشہ سہی، مولا۔ مگر انسان ہیں

سہو و عصیاں سے مرکّب ذات ہے انسان کی
اسکی ہر مشکل الٰہی تو نے خود آسان کی

تو گنہگاروں کی فرماتا ہے یا رب مغفرت
بخش دیتا ہے خطاکاروں کا جرمِ معصیت

بخش دے میرے گناہونکو مرے پروردگار
لاج رکھنا میری اے ستّارِ کُل روزِ شمار

Marfat.com

اے خدائے دوجہاں صدقہ رسولِ پاکؐ کا
واسطہ نامِ محمدؐ صاحبِ لولاکؐ کا

دے ابد آثار عزت ملتِ اسلام کو
کر فزوں ہر دم وقارِ امتِ اسلام کو

حضرتِ صدیقِ اکبر کا تصدق اے کریم
ملتِ برحق کی نصرت ہو براہِ مستقیم

واسطہ فاروقِ اعظم کا مرے پروردگار
امتِ خیرالوریٰ کا رکھ زمانہ میں وقار

صدقہ یارب عظمتِ عثمان ذوالنورین کا
ہر مسلماں کو عطا فرما شرف دارین کا

حضرتِ مشکل کشا مولیٰ علی کا واسطہ
فتح و نصرت کا دکھا مسلم کو یارب راستہ

واسطہ حسنینِ سبطینِ رسولِ پاکؐ کا
منہ اجالا رکھ جہاں میں امتِ غمناک کا

اہلِ بیتِ پاک و ازواجِ نبی کا واسطہ
صنفِ نازک کو حقیقی شرم و غیرت کر عطا

واسطہ جملہ ائمہ اولیاء کا اے کریم
کر عطا فوجِ مجاہد کو سدا فتحِ عظیم

مصر و ایران و مراکش میں خدائے ذوالجلال
دشمنانِ عزتِ اسلام کو کر پائمال

واسطہ غوثِ معظم زہرہ بغداد کا
اے خدائے دوجہاں یہ وقت ہے امداد کا

Marfat.com

نرغۂ اعدا میں ہے امت ترے محبوب کی
ہے چڑھائی ہر طرف اعدائے بد اسلوب کی

ہیں مسلمانانِ عالم بیکس و مظلوم اب
زور و زر والے ہیں دشمن ہے تجھے معلوم سب

دے پناہ دامانِ رحمت میں تو ہمکو اے خدا
امن و راحت کر جہاں میں ہر طرف ہم کو عطا

واسطہ خواجہ معین الدین و قطب الدین کا
واسطہ بابا فرید الدین با تمکین کا

اپنے محبوبِ الٰہی کا تصدق یا اللہ!
امتِ شاہِ رسل کو کر عطا اعزاز و جاہ

واسطہ مخدوم صابر کلیری کا اے کریم
دے مسلمانوں کو عشقِ صاحبِ خلقِ عظیم

دین و دنیا کی عطا کر ہمکو یا رب نعمتیں
اپنی رحمت سے مسلمانونکو دے سب نعمتیں

کر عطا ایمانِ صادق الفتِ اسلام دے
حق نگر چشمِ بصیرت ذہنِ نیک انجام دے

متحد کر دے مسلمانوں کا شیرازہ کریم
دور کر مسلم سے سب اعمال و عادات سقیم

عشقِ محبوبِ خدا دے ملتِ اسلام کو
کیفِ ایمانی عطا کر ہر دلِ ناکام کو

Marfat.com

الفتِ اصحاب واہلِ بیت ہر مُسلم کو دے
ہر مُسلماں اولیاء کے عشق میں ڈوبا رہے
اپنی قُدرت کا کرشمہ پھر ذرا دکھلا بھی دے
مصطفےٰ کے آستانہ تک ہمیں پہنچا بھی دے

شاعرِ آستانہ دہلی

جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

حق اللہ حق

تضمین بر مناجات علامہ اقبالؒ

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

قلبی کی مسرت دے نہ دولت دنیا دے — اس بیکس و بےحس کو اعجازِ مسیحا دے
شورش کے زمانہ میں اک جوشِ سراپا دے — یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر ہر دلِ شیدا کو جلووں کی تمنا دے — پھر دیکھنے والوں کو تو دیدۂ بینا دے
پھر نور کو دنیا کے ہر گوشے میں پھیلا دے — پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے پھر ذوقِ تقاضا دے

ظلمت کے مکینوں کو فانوسِ تجلا دے — تنویر کے جویا کو پھر نور کی دنیا دے
پھر کورِ بصیرت کو تو شوقِ تماشا دے — محرومِ تماشا کو تو دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

اے جذبۂ الفت تو پھر تیز قدم لے چل — پر جوشِ محبت کا ہرگز نہ ہو کم لے چل
پھر کوچۂ جاناں میں بادیدۂ نم لے چل — بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

Marfat.com

دنیا میں محبت کے مسدود رہیں جتنے در
پھر اپنی عنایت سے وہ کھول دے سب مجھ پر
پھر ظرفِ تہی میرا لبریز ہو جذبات سے یارب بھر
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلیٰ کر

ہر عشق کے سوگی کو ہر طالبِ درماں کو
ہر بیکس و غمگیں کو ہر دیدۂ گریاں کو
ہر سوختہ قسمت کو ہر بے سروساماں کو
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے

ذلّت سے چھڑا ہم کو عزّت کو دوبالا کر
پستی میں پڑے ہیں ہم اب ہمیں اونچا کر
اس دورِ مصائب میں اب ہم کو نہ رسوا کر
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریّا کر
خودداری ساحل دے آزادیٔ دریا دے

ہر ایک سے آپس میں انداز اخوّت ہو
نفرت نہ کبھی آئے پیدا نہ عداوت ہو
پھر دل کی لطافت میں پیدا نہ کدورت ہو
بے لوث محبت دے بیباک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے

خوگر تو ہمیں کر دے پھر کوشش و محنت کا
منظر نہ دکھا ہم کو تکلیف و مشقت کا
ہو دور ان آنکھوں سے پردہ بھی یہ غفلت کا
احساس عنایت کر تو دردِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

خالی ہے محبت سے سینہ گلِ خنداں کا
یہ دردِ مرا یارب محتاج ہے درماں کا
کوئی بھی نہیں پرساں احوالِ پریشاں کا
میں بلبلِ نالاں ہوں اس اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

• مولانا شفیق القادری صاحب

Marfat.com

حمدِ اللہ حق تعالیٰ

کہوں کیا خدا سے میں کیا مانگتا ہوں — ہوں رحمت کا طالب، دعا مانگتا ہوں
نہیں کچھ میں اس کے سوا مانگتا ہوں — خدا سے ولائے خدا مانگتا ہوں
محمد کے در پر قضا مانگتا ہوں

مجھے عشق اپنا عطا، یا خدا کر — مجھے مرحمت الفتِ مصطفیٰ کر
عطا حبِ اصحابِ خیر الوریٰ کر — مجھے سرفروشی کا جذبہ عطا کر
ثباتِ شہِ کربلا مانگتا ہوں

مری سمت چشمِ کرم رکھ الٰہی — جدا مجھ سے یاس و الم رکھ الٰہی
نہ پابندِ اہلِ ستم رکھ الٰہی — جفاؤں پہ ثابت قدم رکھ الٰہی
مصیبت میں صبر و رضا مانگتا ہوں

نہیں مال و زر، قصر و ایواں کا طالب — ہوں بس مرضیٔ ربِ رحمٰن کا طالب
یہ سچ ہے کہ ہوں علم و عرفاں کا طالب — مگر ہوں مسلماں ہوں ایماں کا طالب
فقط الفتِ مصطفیٰ مانگتا ہوں

ترے در پہ حاضر ہوں اے تاج والے — ہیں تیرے ہی محتاج سب راج والے
چھپا مجھ کو دامن میں معراج والے — مری لاج رکھ لے خلق کی لاج والے
اماں حشر سے برملا مانگتا ہوں

غریبی کی غربت مٹا مال و زر دے — بھکاری کی جھولی مرادوں سے بھر دے
فلاکت مسلماں سے اب دور کر دے — مرے نالۂ نارسا میں اثر دے
میں بیکس ہوں مولا دعا مانگتا ہوں

Marfat.com

خیالِ غلامی دلوں سے مٹا دے　　مسلماں کو اسلاف کا ولولہ دے
ہر اک نوجواں کو مجاہد بنا دے　　مرے قلب میں زورِ شبیر خدا دے

میں فاروق سا حوصلہ مانگتا ہوں

مٹا اے خدا خلق سے فتنہ و شر　　جہنم کا ایندھن ہوں کذاب و خود سر
عطا راستی کا ہو مسلم کو جوہر　　پئے صادق و بہرِ صدیقِ اکبر

میں جذبات صدق و صفا مانگتا ہوں

ہو پھر کاش تنظیم قومِ مسلماں　　بنے ہر رضا کار پھر مردِ میداں
میں یا رب ہوں یوں ملت حق پہ قرباں　　کروں نذر دیں مال میں مثلِ عثماں

وہ دولت وہ دستِ سخا مانگتا ہوں

نہیں مجھ کو جاہ و حشم کی ضرورت　　نہ اصلا ہے دام و درم کی ضرورت
نہ مے کی نہ ہے جامِ جم کی ضرورت　　ہے ساقی کی چشمِ کرم کی ضرورت

خمارِ شرابِ فنا مانگتا ہوں

ہوں مشتاقِ شہر نبی یا خدا میں　　کبھی ہوں نہ طیبہ سے دم بھر جدا میں
مدینہ کا شیدا ہوں خیر الوریٰ میں　　مدینہ بلا لو کہ یا مصطفیٰ میں

مدینہ کی آب و ہوا مانگتا ہوں

ہوں آزاد یا رب مصائب سے مسلم　　کہاں تک سہے جائیں جور و مظالم
جہاں سے مٹا جلد دورِ جرائم　　خدا سے شب و روز غربت میں ہاشم

بحق جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم
رہیں شاد مسلم دعا مانگتا ہوں

جناب اے ہاشم بدایونی صاحب

تُو اللہ حق ہے

اے خُدا، اے مرے اللہ تو ہی ہے معبُود　　تیری قدرت کا کرشمہ ہے دو عالم کا وجود
خود ہی ہو جائے جو ہونا ہے کسی کو مردود　　ورنہ ہے مدِ نظر تجھ کو جہاں کی بہبود
مرحمت کس کو ترے فیض کا سامان نہیں
کون ہے جسکو ترے فضل کا ایقان نہیں

شکرِ صد شکر کہ اسلام کی دولت بخشی　　تو نے مرے دلکو ایمان کی زینت بخشی
دیکے عرفانِ حقیقت مجھے رفعت بخشی　　روح کو میری مئے عشق کی لذت بخشی
ہو گیا لطف و کرم مجھ کو میسّر تیرا
اُمّتی اسکا ہوں جو خاص ہے دلبر تیرا

تجھ پہ اسرارِ خفی اور جلی ہیں روشن　　ہیں مقاصد ترے احکام کے سب مُستحسن
تری رحمت کا تقاضا ہے کہ ہوں گرم سخن　　ورنہ اس راہ میں ہر گام پہ ہیں رنج و محن
عرضِ گفتار کا بخشا ہے سلیقہ تو نے
اپنی مرضی کا سکھایا ہے طریقہ تو نے

ذات سے تیری ہے امید کریگا مقبول　　تیرا فرمان ہے قرآں میں "اُجیبُ" منقول
شانِ مسلم تھی کبھی "اکرمکم" پر محمول　　حیف ہے آج نہیں اسپہ توجہ مبذول
لگ گئی ہم کو نظر بارِ الٰہا کس کی
رونقیں ہو گئیں معدوم سی کچھ مجلس کی

Marfat.com

تیرے محبوب نے جس دین کو کیا تھا اکمل شرحِ کونین کی ہے جبکا ہر حکم مجمل
جسکی دنیا میں ابھی تک بھی ہے روشن مشعل فیض ہے جسکے ہی ہم ادراُمم سے افضل

آج اس دین میں ہوئی رخنہ طرازی پیدا
جسکی تکمیل کا جبریل کے سر ہے سہرا

قلبِ مومن میں ہوا خطرۂ باطل کا ظہور سوزشِ گرمی احساس ہوئی ہے کافور
تیرے احکام ہیں قرآن میں ابھی تک مسطور دیکھنا ان کا مگر ہمکو نہیں ہے منظور

جوشش پہلا سا دلوں میں نہ اثر ہے باقی
بجلیاں ختم ہوئیں خاکِ شرر ہے باقی

اے خداوند ہمیں دین کا عامل کر دے غلبۂ عشق دے۔ توحید میں کامل کر دے
دور ہر راہ سے ہر اک فتنۂ باطل کر دے اپنے عرفان کی آسان منازل کر دے

تیری دنیا میں رہیں ہم تو رہیں عزت سے
تیرے دربار میں آئیں تو بچیں ذلت سے

جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم

جناب صدر الدین صاحب صدر
تلمیذ حضرت الم مظفر نگری

حق اللہ حق

یہ گواہی میرا دلِ وقتِ دعا دیتا ہے
مانگنے والے کو تُو اور سوا دیتا ہے
تیری درگاہ میں جو سر کو جھکا دیتا ہے
اسکی ٹوٹی ہوئی تو آس بندھا دیتا ہے

شکر ہر حال میں واجب ہے خدایا ہم پر
ہے شب و روز ترے فضل کا سایہ ہم پر

کس کی یہ تاب کرے تجھ سے شکایت اپنی
ہے بجا حسنِ طلب حسبِ ضرورت اپنی
تجھ پہ روشن ہے وہ جیسی کہ ہے حالت اپنی
ننگِ اسلاف ہوئی جاتی ہے نکبت اپنی

اک جمود اور تعطل سا مکیں ہے دل میں
یعنی وہ جوش جو پہلے تھا نہیں ہے دل میں

انقلابات ستم روز نیا ڈھاتے ہیں
ظلمتِ گردشِ ایام بڑھا جاتے ہیں
ہم نفس اور ہیں وہ راس جنہیں آتے ہیں
ہم پہ ناساز ہیں حالات قسم کھاتے ہیں

بات کہنے کی نہیں پھر بھی کہی جاتی ہے
ہم سے تعزیر نہیں اب یہ سہی جاتی ہے

شک نہیں اسمیں حقیقت سے گریزاں ہم ہیں
پہلے سے ہم میں اب اوصاف بہت ہی کم ہیں
گردنیں شرم سے اسواسطے سبکی خم ہیں
دل ترے خوف سے لرزیدہ ہیں آنکھیں نم ہیں

Marfat.com

قلب کو چین نہیں روح کو تسکین نہیں
کون ہے اپنے جو ماحول میں غمگین نہیں

مشکلیں تیرے لیے آساں تو ہے مشہور
جانتے ہیں سب مگر پھر ہیں عمل سے معذور
ہم کو توفیق عطا ہو کہ ہم حتی المقدور
تیرے احکام و فرامین کو بنائیں دستور

کام اسلام کے جتنے ہیں وہ ہم بھول گئے
چلتے چلتے رہِ الفت میں قدم بھول گئے

جذبۂ عشق میں ہو جائے عطا وہ تاثیر
اپنی تخریب کی ہو اپنے ہی ہاتھوں تعمیر
اک حسیں خواب سہی اس کی حسیں ہو تعبیر
جتنی آفات ہیں ٹل جائیں لے رب قدیر

حوصلے پست ہوئے جاتے ہیں بدحالی سے
ہمنوا سہم گئے دین کی پامالی سے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

جنابِ صدر الدین احمد صاحب صدر

یا اللہ

حمد

لازم ہے ذرا جب ہر شے کو پھر کس سے ہو رغبت یا اللہ
اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یا اللہ

قربان ہوں تجھ پہ جان و دل باشوق و ارادت یا اللہ
توفیق سے تیری رہ جائے ایمان سلامت یا اللہ

عصیاں پہ مجھے اپنے بے حد ہوتی ہے ندامت یا اللہ
ہے شان مگر یہ بخشش کی ہوتی ہے جو رحمت یا اللہ

رفتارِ زماں ہے بے ڈھنگی، ہے خوف کا اک عالم طاری
ہو کس پہ بھروسا ایسے میں لیں کس کی حمایت یا اللہ

ہے راہ جو سیدھی ایماں کی تو اپنے کرم سے دکھلا دے
آساں ہو منزل عرفاں کی، کر ہم پہ عنایت یا اللہ

ذہنوں پہ حقیقت چھا جائے اسلام سے سینے روشن ہوں
مدت سے یہ حسرت ہے دل میں ہو دیں کی شہرت یا اللہ

میخانۂ عرفاں میں پیہم ہو رقص ان کا مستانہ
مستانِ ازل کی مستی میں فرما دے اعانت یا اللہ

تسبیح کا تیری ہو جذبہ تہلیل کا ہر دم دھیان رہے
صدقے میں رسولِ اکرم کے ہو جائے یہ حالت یا اللہ

حائل ہیں جو پردے غفلت کے اٹھ جائیں دلوں سے لوگوں کے
روشن ہو تجلی سے تیری ہر چشم بصیرت یا اللہ

تو چاہے اگر تو ہستی میں مجبور نہ ہوں مقہور نہ ہوں
پائیں نہ کسی عالم میں ہم کوئی اذیت یا اللہ

ہے صدرِ حزیں کی دل سے دعا ارباب وفا کی آس بندھا
بھٹکے ہوئے جتنے رہرو ہیں دے ان کو ہدایت یا اللہ

جناب صدر الدین صاحب صدر

حمد

اللہ حق ہے

سن لے پُر درد آہ یا اللہ — حالتیں ہیں تباہ یا اللہ
ہو گئی آہ زندگانی کی — بند ہر ایک راہ یا اللہ
ہے میسر نہ امن و عافیت — نہ سکون و پناہ یا اللہ
حالتِ بیقراریٔ دل کی — اشک ہیں سب گواہ یا اللہ
چھن گئی تیرے حق پرستوں سے — عزت و مال و جاہ یا اللہ
ہم پہ بیحد و بے حساب ہیں غم — رنج ہیں بے پناہ یا اللہ
تیر و نشتر ہمارے حق میں ہے — ہر پر و نوکِ گاہ یا اللہ
اپنے محبوب کے غلاموں کی — خستہ حالی نہ چاہ یا اللہ
رحم کر اے خدا کہ ہے تیرا — بحرِ رحمت اتھاہ یا اللہ
معذرت بندگی کی کر مقبول — بخش دے سب گناہ یا اللہ
صدقہ حسنین کا مدد کیلئے — بھیج دے پھر سپاہ یا اللہ
پھر بنا دے دلِ مسلماں کو — اپنی ہی جلوہ گاہ یا اللہ
ماسوا تیرے اور کون سنے
قلب مسلم کی آہ یا اللہ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جناب منظور حسین نامی (ایم اے علیگ)

حق اللہ حق

الٰہی نغمہ مغموم سن لے — فغانِ بندۂ مغموم سن لے
پرستارِ وفا خو کی دعا ہے — یہ اک ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے
خدایا تجھکو دنیا کی خبر ہے — ہر اک پنہان و پیدا کی خبر ہے
تری درگاہ میں آکر سوالی — نہیں جاتا کسی صورت میں خالی،
ترے احساں ہیں اک اک قدم پر — بھروسہ ہے فقط تیرے کرم پر
حبیب پاک کے صدقے میں یارب — مصائب زندگی کے دور کر سب،
یہ بندہ گو کسی قابل نہیں ہے — تجھے تو کوئی بھی مشکل نہیں ہے
مسلمانوں کو راحت دے خوشی دے — فراغت کر عطا آسودگی دے
اماں ان کے لئے اصلا نہیں ہے — کوئی تیرے سوا ان کا نہیں ہے
رہے جو کام فرما انکو جاری — الٰہی دور کر بے روزگاری،
اٹھا دے یا خدا ارزتے ہوؤں کو — توانائی عطا کر بازوؤں کو
لگے منجدھار کی کشتی کنارے — سنبھل جائیں یہ سب آفت کے مارے
جو بیچارے ہیں انکا چارہ فرما — مرادیں سب مسلمانوں کی بر لا
انہیں اخلاص کی اکسیر دیدے — انہیں پھر عزت و توقیر دیدے

Marfat.com

کر ایسی ان کے اوپر مہربانی　　بہ امن و عافیت ہو زندگانی

بہ بے حسی کی کیفیت بدل دے　　مذاقِ علم دے ذوقِ عمل دے

وہی آجائے کرداروں میں نیکی　　کریں باہم مدد اک دوسرے کی

تجھی سے لو لگے ہر ایک دل کی　　سہارا غیر کا ڈھونڈے نہ کوئی

دلِ نامی کی ہیں پُر درد آہیں

رسائی کی عطا کر ان کو راہیں

عن جابر رضی اللہ عنہ و صلی اللہ علیہ وسلم

جناب منظور حسین صاحب نامی کے　(ایم اے، علیگ)

یا اللہ

مُسلماں سے تیری برگشتہ ہے تقدیر یا اللہ
نہیں ہے زندگانی کی کوئی تدبیر، یا اللہ

کسی ترکیب سے ہوتا نہیں امن و اماں حاصل
مخالف ہے زمیں دشمن ہے چرخِ پیر، یا اللہ

چلائی جا رہی ہیں دل کے اوپر روز و شب چھُریاں
جگر پر آہ مارے جا رہے ہیں تیر، یا اللہ

نہیں افراد میں جوشِ تعلق اپنی ملّت سے
شکستہ قومیت کی ہو گئی زنجیر، یا اللہ

اخوّت کی عمارت میں ہزاروں پڑ گئے رخنے
یہ ہوتی جا رہی ہے منہدم تعمیر، یا اللہ

تیرے احکام کی تبلیغ میں ہیں مشکلیں لاکھوں
ہوئی ہے جرم تیرے نام کی تشہیر، یا اللہ

عقوبت ہم پہ اتنی ہے کہ مشکل ہے بیاں کرنا
مصائب ہو گئے ناقابلِ تحریر، یا اللہ

نہ باقی ہے کوئی اب درد انگیز نالوں میں،
نہ فریادِ دل کے اندر ہے کوئی تاثیر، یا اللہ

وہی ہر شے ہمارے واسطے زہر ہلاہل ہے
نہیں منکر کے حق میں ہے جو نسخۂ اکسیر، یا اللہ

رسولِ پاک کے صدقے میں آساں مشکلیں کر دے
کرم فرما تری رحمت ہے عالم گیر، یا اللہ

خطائیں ڈھانپ لے دامانِ بذلِ خاص سے اپنے
نہ فرما اپنے لطفِ عام میں تاخیر، یا اللہ

عطا ہتھیار بس حقانیت کا ایک فرما دے
نہیں ہے ہم کو شوقِ خنجر و شمشیر، یا اللہ،

فضائیں گونج اٹھیں اللہ اکبر کی صداؤں سے
ہمیں وہ بخش دے آزادیٔ تقریر، یا اللہ

حضوری میں کسی دن اپنی اذنِ باریابی دے
تڑپتی ہے بہت جانِ نامیِؔ دلگیر، یا اللہ

جلّ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم بارمولائی

جنابِ منظور حسین نامیؔ (ایم، اے علیگ)

اللہ سے خطاب

اے قادر و توانا پروردگارِ عالم اے بیکسوں کے مولا پروردگارِ عالم

پنہاں ہو یا ہو پیدا تجھ پر ہے سب ہویدا
اے جزو و کل کے دانا پروردگارِ عالم

حالات زندگی کے کچھ ہو گئے ہیں ایسے
مشکل ہوا ہے جینا پروردگارِ عالم

ہر سانس میں اذیت ہر گام پر مصیبت
چھوٹا ہر اک سہارا پروردگارِ عالم

خاموش آہ پر بھی پابندیاں ہیں ایسی
دو بھر ہے سانس لینا پروردگارِ عالم

بربادیوں کے غم میں افلاک سے ستم ہیں
دشمن ہوا زمانہ پروردگارِ عالم

حد سے بڑھا ہمارا احساس کمتری کا
ہم ہیں ذلیل و رسوا پروردگارِ عالم

مسلم کے آشیاں پر گرتی ہے برق آکر
ہے رات دن کا دھڑکا پروردگارِ عالم

لے دے کے ہے یہ باقی اب کائنات اپنی
ٹوٹی ہوئی تمنا پروردگارِ عالم

اے عز و شان والے تیرے سوا بتا دے
اب کون دے دلاسا پروردگارِ عالم

مسدود ہیں جہاں میں سب زندگی کی راہیں
کوئی نہیں کشادہ پروردگارِ عالم

ہم کھو چکے ہیں غیرت مردہ ہوئی حمیت
اکھڑی ہوئی سراپا پروردگارِ عالم

طاعت گزار تیرے اور جانثار تیرے
ان پہ ہو تنگ دنیا پروردگارِ عالم

بہرِ رسولِ اکرم کر دور رنج اور غم
یَا وَاھِبَ الْعَطَایَا پروردگارِ عالم

ہم گر گئے اٹھا دے بگڑی ہوئی بنا دے
دشوار ہے تجھے کیا پروردگارِ عالم

Marfat.com

دے ہم کو سربلندی طالع کی ارجمندی
خلاقِ پست و بالا پروردگارِ عالم

پستی سے پھر اٹھا کر رفعت وہی عطا کر
اونچا ہے نام تیرا پروردگارِ عالم

اجڑا ہوا چمن ہے اور کفر خندہ زن ہے
ہم کو معاف فرما پروردگارِ عالم

بارِ الٰہ سن لے نامی کی آہ سن لے
کر دور دردِ دل کا پروردگارِ عالم

جنابِ منظور حسین صاحب نامی (ایم اے علیگ)

حمد اللہ حق تعالیٰ

خالق کردگار یا اللہ ۔۔۔ سُن دلوں کی پکار یا اللہ

ہے تیری ذات اپنے بندوں کی ۔۔۔ مونس و غمگسار یا اللہ

تو ہی رزاق ہے اور ہے تو ہی ۔۔۔ سب کا پروردگار یا اللہ

درد آگیں کہانیاں سُن لے ۔۔۔ دیکھ لے حالِ زار یا اللہ

نام لیوا تمام ہیں تیرے ۔۔۔ وقف صد انتشار یا اللہ

آرزو کا اجڑ گیا گلشن ۔۔۔ لُٹ گئی ہے بہار یا اللہ

درپئے جانِ حق پرستاں ہے ۔۔۔ گردشِ روزگار یا اللہ

رات دن دہشتوں میں کٹتے ہیں ۔۔۔ ہیں وہ لیل و نہار یا اللہ

اک حصارِ قیود و بند میں ہیں ۔۔۔ تیرے طاعت گزار یا اللہ

ہیں غم و فکر اور اندیشے ۔۔۔ بے حساب و شمار یا اللہ

ہیں ذلیل و حقیر ہر صورت ۔۔۔ ہر طرح سے ہیں خوار یا اللہ

ہم نے جو کچھ بگاڑ ڈالا ہے ۔۔۔ تو ہی اسکو سنوار یا اللہ

ناؤ منجدھار میں ہے آن پھنسی ۔۔۔ کر عنایت سے پار یا اللہ

ہیں پرستار تیرے ہی آخر ۔۔۔ ہم بُرے ہیں ہزار یا اللہ

ہر طرح سے دبے ہوئے ہیں ہم ۔۔۔ تو کرم سے اُبھار یا اللہ

کر ہماری مدد کہ ہر شے پر ۔۔۔ ہے تجھے اختیار یا اللہ

سر بسجدہ ترا مسلماں ہے ۔۔۔ گو کہ ہے شرمسار یا اللہ

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

جناب منظور حسین صاحب نامیؔ
ایم۔اے علیگ

Marfat.com

حق اللہ

ہوا و حرص نے مجھ کو کیا ہے خوار یا اللہ
ہوئی ہوں نفسِ سرکش سے بہت لاچار یا اللہ
گناہوں کے سبب سے مبتلائے خوابِ غفلت ہوں
تو کر لطف و عنایت سے مجھے بیدار یا اللہ

تمنا ہے دمِ آخر مرے منہ سے بھی یہ نکلے
مرے آقا مرے مولا مرے ستار یا اللہ
ترے در پہ جو آویگا کبھی خالی نہ جاویگا
کرم کر سب سے افضل ہے تری سرکار یا اللہ

نہ کرنا روبروئے خلقت کے مجھ کو منفعل اس دم
کہ جب ہووے ہاتھ میں میرے مرا طومار یا اللہ
بڑی غفلت ہوئی توبہ زباں پر بھی نہ لائی میں
کیا میں نے کبھی دل سے نہ استغفار یا اللہ

شریعت اور طریقت کی حقیقت مجھ پہ ہو ظاہر
شرابِ معرفت سے مجھکو کر سرشار یا اللہ
سعادت اور سرافرازی کی صورت ہو اگر میری
زباں پر کلمہ طیب ہو آخر کار یا اللہ

یہی باقی تمنا ہے مجھے پہنچا مدینے میں
طفیلِ مرتضیٰ و احمدِ مختار یا اللہ

مرے شعر و سخن کو کر عطا ایسی قبولیت
کہے عالم کہ ہے محبوب برخوردار یا اللہ

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

محترمہ محبوب صاحبہ

حرزِ اللہ
حق نے تھا

یارب یہ ہمیں دولتِ بیدار عطا کر — ہر دل کو غمِ احمدِ مختار عطا کر
جس سائے پہ جھکتی ہیں فرشتوں کی جبینیں — ہمکو بھی وہی سایۂ دیوار عطا کر
یوسف کو نظر میں نہ جہاں لائے زلیخا — عشّاق کو وہ رونقِ بازار عطا کر
باغات و محلات کے طالب تو ہزاروں — انسان کی عظمت کے طلبگار عطا کر

ہم حق کے پرستار ہیں دنیا کو خبر ہے — حکام ہمیں حق کے پرستار عطا کر
رزّاقِ دو عالم بحقِ رحمت و الطاف — اے ربِّ جہاں عظمتِ کردار عطا کر

اٹھتے نہیں جن بانجھ زمینوں سے مشاہیر — صاحب نظر و مردمِ بیدار عطا کر
اب حدِّ نظر تک ہیں دھندلکے کی چٹانیں — دل بجھنے لگا تابشِ انوار عطا کر

تسخیر زباں میں ہے نہ تاثیر قلم میں — اس عہد کو خوش فکرِ قلمکار عطا کر
یہ صنعتِ شعری تیرا انعام ہے لیکن — سودا یہ دیا ہے تو خریدار عطا کر
عقدے ہیں ابھی نطق کے رشتوں میں ہزاروں — موسیٰ کی طرح طاقتِ گفتار عطا کر

دولت کے پرستار ہیں خود پرور و خود بیں — اس نخل کو قربانی و ایثار عطا کر،
اس آب و ہوا میں نہ خودی ہے نہ خدا ہے — اس خاک کو سوزِ دلِ خوددار عطا کر
پھٹتے ہیں نگاہوں کو لئے نیند کے بجرے — اس بحر کو طوفان کے آثار عطا کر

کانٹوں کو کہاں تک کوئی تلووں کا لہو دے — اس دشت کو شادابیٔ گلزار عطا کر
درپیش ہے ناموس محمد کی حفاظت — مردانِ جنوں مند خرد کار عطا کر
شق جس سے ہو کوہسار کا سینہ وہ نظر دے — فولاد کٹے جس سے وہ تلوار عطا کر
مزدور کو محنت کے پسینے کا صلہ دے — دہقاں کو پیراہنِ زرکار عطا کر
پسماندہ و پامال غریبوں کو سکوں بخش — یہ جھلسے ہوئے پھول ہیں مہکار عطا کر
کچھ اہلِ جنوں صاحبِ کردار ہیں درکار — کچھ اہلِ دول صاحبِ ایثار عطا کر
منہ زور تلاطم ہے ہوا گونج رہی ہے — جو گر گئی ہاتھوں سے وہ پتوار عطا کر
میں دوزخ و جنت کے لئے تنگ ہوں دانش
کس منہ سے کہوں دولتِ دیدار عطا کر
جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

جنابؒ احسان دانش

۱

حق اللہ
حمد

کرم مجھ پہ ہو مالکِ کائنات
ہوں آساں سب امتحانِ حیات

بروزِ قیامت اے ربِّ جہاں
ترا فضل ہو مجھ پہ سایہ کناں

توہی بے کسوں کا مددگار ہے
توہی غم کے ماروں کا غمخوار ہے

ہے مخلوق ساجد تو مسجود ہے
ہے انساں عابد تو معبود ہے

جو ہے راہ سیدھی دکھا دے مجھے
اور اس راہ پر پھر چلا دے مجھے

جو ہے تیرے اخلاص مندوں کی راہ
کہ جو ہے ترے نیک بندوں کی راہ

دکھا دے انہی کی رہِ مستقیم
خدایا توہی ہے غفورٌ رحیم

ہو تابش کو یوں شادکامی عطا
کہ ہو دولتِ نیک کامی عطا

ہو پھر حجِ کعبہ کی دولت نصیب
مدینہ میں حضرت کی رویت نصیب

الٰہی بحقِ شہِ انبیاء
ہو مقبول تابش کی یہ التجاء

جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری

Marfat.com

حق اللہ
حق تعالیٰ

وارث شاہ دی عاجزی من ربا دکھ درد گوا رنجور دا اے
وارث شاہ نے جملہ مومناں نوں حصہ بخش نوں اپنے نور دا اے

تیرے نام دے آسرے میں جیواں ربا ایہو ہے نت سوال میرا
ٹوریں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چار کھیں گلوں غماں والا جنجال میرا
پڑھے لکھے سنے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول نیتاں میرا
میرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا
وارث شاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر جل جلال میرا

جل جلالہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت وارث شاہ صاحب قدس سرہ

(از ہیر وارث شاہ)

Marfat.com

اللہ حق

یارب نال طفیل ہدایت بخش اساں نُریایاں ۔ عفو کرم دیاں وچہ دریاواں ساڈیاں بیٹر کمایاں

نور ہدایت کریں عنائت خوف رجا وچہ اکھیں ۔ عشقوں کریں منور سینہ روشن دِل دیاں اکھیں

نال طفیل رسول اللہ دی یارب بخش اساں ہاں ۔ رحمت تھیں گھٹ قطرہ دھوویں دفتر بھرے گناہاں

حب نبی دی آل اصحاباں مقصد کریں ہمارا ۔ دِل پُر نور کریں اس شوقوں جس بن اساں نہ چارا

تو بر دی توفیق اساں نوں دیویں پاک الاہا ۔ در اپنے دا رکھ سوالی ہر دم شاہنشاہا

قدم نبی دے پیچھے سانوں یارب راہ چلائیں ۔ اندر قوم نبیاں کیتا توں سرور جس تائیں

یارب جو کجھ میرے کولوں خطا گئی ہو کائی ۔ اپنے فضل کرم تھیں بخشیں نہ ہووے رسوائی

یارب ہر اک مومن بندہ رہے نہ فضلوں خالی ۔ بخش ربا میں عیبی بندہ آیا اک سوالی

فضل کریں تے بخشیں سانوں توں ہیں بخشنہارا ۔ ماں پیو تے استاداں بھائیاں بخش امن چھڈکارا

سانوں فضل تیرے دکا یارب آس دلاں وچہ بھاری

دیہہ کلمہ توحید نزع وچہ سانوں جاندی واری

جلّ جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب عالم پوری قدس سرہ

(از قصص المحسنین)

حق اللہ حق

اے او مولیٰ میرے مولا تینوں شکر ہزاراں — جس ٹورے انساناں وچوں کیتا اوگنہاراں
میرے ورگے فاسق فاجر کر داخل انساناں — انسانیت والا جامہ پہنایا حیواناں
میں بندہ پر گندہ وڈا اوگنہارا بھارا — تیرے باہجوں ہور خدایا نہ کوئی بنے سہارا
نہ ہمر بانہ ہے نہ ہو کسی میں جیہا اوگنہارا — بخش کریما فضل تیرے دا نہ کوئی حد کنارا
جھڑکاں تیریاں رحمت بھریاں خود گستاخ بناون — ورنہ کس نوں ہمت جرأت راہ اوتے جاون
توں مختاری عالم ساری قدرت تیری نیاری — کس نوں طاقت نافرمانی پر گستاخی بھاری

جل جلالہ

از حضرت مولنا محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ مؤلف تفسیر نعمانی

Marfat.com

یا حق اللہ ہو

نغمۂ توحید

الجزءُ الثالث

صوفی محمد عبدالغفار ظفر صابری

جل جلاله

حمد الله بحمده الحمد لا بسواه

والصلوة التامة على

من اسرى به

الى مستواه

اما بعد

هو الاول والآخر

والظاهر والباطن

وهو بكل شيء عليم

اللہ حق حق حق

ہمہ پیغمبراں در جستجواند
خدا داند کہ تو در چہ مقامی

جامیؔ

Marfat.com

حق اللّٰه حق

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

(قصیدہ بردہ شریف)

اَللّٰہ

حق حق حق

جہاں روشن است از جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!
دلم زندہ شد از وصالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بُود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشا چشم کو بنگرد مُصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ در وے بود قیل و قالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بصدق و صفا گشت بیچارہ جامیؔ
غلامِ غلامانِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت مولنا عبد الرحمٰن جامی
قدس سرہ السامی

حق یا اللہ حق

آؤ مشتاقانِ محفل محفل میلاد میں | رحمتیں بے حد ہیں نازل محفلِ میلاد میں
عطر ملنا، بانٹنا شیرینی سلگانا بخور | ہیں یہ اُمت کے مشاغل محفل میلاد میں
ذکرِ حق، نعتِ پیمبر، اجتماعِ مومنین | جمع ہیں یہ سب فضائل محفلِ میلاد میں
گھر میں جب دھوپ آ گئی گویا کہ سورج آ گیا | خود بدولت خود ہیں شامل محفلِ میلاد میں
قاریٔ میلاد جب اُٹھ کر لگے پڑھنے سلام | سب اُٹھے محفل کی محفل محفلِ میلاد میں
حیف اُس پر جب کھڑے سب ہوں تو وہ بیٹھا رہے | ہو کے پابندِ سلاسل محفل میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد میں

صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری قدس سرہ
مصنف انوارِ ساطعہ فی مولودِ فاتحہ

عزّ اللہ
حق تعالیٰ

نعت شریف

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا

یہی ہے اصلِ عالم مادۂ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

صفِ ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

Marfat.com

حق اللہ ہے حق

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم — سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم — دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اچھوں سے اچھا سمجھیے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے — ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

Marfat.com

اللہ

نعت پاک

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے — نبی رازدارِ مَعَ اللہِ لی ہے
وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا — رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کیلئے عرشِ اعظم — وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری — فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی — اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تلاطم ہے کشتی میں طوفانِ غم کا — یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ — اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے
تیرے چاروں ہمدم ہیں یکجان و یکدل — ابوبکر و فاروق و عثمان و علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو سب سے آگاہ — دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السر — کہ تجھ پہ مری حالتِ دل کھلی ہے
تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر — یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو — نہ کچھ قصد کیجے یہ قصدِ دلی ہے
ترے در کا درباں ہے جبریل اعظم — ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیک یا رسول اللہ

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

Marfat.com

اللہ جلّ شانہ

نعتِ پاک

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی میری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے اُمّی تیری دانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنّجم میں ہے آپ کی بینائی کی

پانسو سال کی راہ ایسے ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تیری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لئے وسعتِ عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

صلّی اللہ علیک وسلّم یا رسول اللہ

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ حق تعالیٰ

سلام

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو | سرورِ ہر دو سرا ہو | اپنے اچھوں کا تصدق | ہم بدوں کو بھی نبھا ہو

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم | گر تمہیں ہم کو نہ چاہو | بد کریں ہر دم برائی | تم کہو ان کا بھلا ہو

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

سب جہت کے دائرے میں | شش جہت سے تم ورا ہو | سب تمہارے در کے رستے | ایک تم راہِ خدا ہو

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

پاک کرنے کو وضو تھے | تم نمازِ جاں فزا ہو | سب بشارت کی اذاں تھے | تم اذاں کا مدعا ہو

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

وہ درِ دولت پہ آئے | جھولیاں پھیلاؤ شاہو | کیوں رضا مشکل سے ڈریئے | جب نبی مشکل کشا ہو

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ

Marfat.com

یا اللہ

حق
حق ہے حق

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

تو ہی ہے ملکِ خدا ملکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری

تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تیری
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

جن کے سر میں ہوا دشتِ نبی کی رضواں
ان کے قدموں سے لگی پھرتی ہے جنت تیری

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ!
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

مجمعِ حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری،

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنت تیری

استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب
بریلوی قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حق اللہ حق

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اسکی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر کھلنے نہیں دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کیلئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا انکے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خواب اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت مولنا حسن رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لیکے مرادِ دل آئیں گے مر جائینگے مٹ جائینگے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام الٰہی کا باب کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے
دیکھو خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ
کعبے کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو لہکی بیدم دل کی دنیا مہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب بیدم وارثی صاحب قدس سرہ العزیز

Marfat.com

حق اللہ حق ہے حقا

اجڑے ہوئے دیار کو عرشِ بریں بنائیں تو
ان پر فدا ہے دل مرا ناز سے دِل میں آئیں تو

درد و الم کے مبتلا جن کی کہیں نہ ہو دوا
دیکھیں وہ شانِ کبریا آپ کے در پہ آئیں تو

کرتے ہیں کس پہ کچھ ستم کیوں ہو کسی کو رنج و غم
مولدِ مصطفٰے کی ہم عید اگر منائیں تو

بد ہیں اگرچہ ہم حضور آپ کے ہیں مگر ضرور
کس کو سنائیں حالِ دل تم کو نہیں سنائیں تو

آپ کے در پہ گر نہ آئیں کونسا در ہے جس پہ جائیں
سامنے کس کے سر جھکائیں آپ ہمیں بتائیں تو

حال مرا تباہ ہے نامہ مرا سیاہ ہے
ہیچ مرا گناہ ہے آپ اگر بچائیں تو

صدقے فراق و ہجر کے کس سے یہ غمزدہ کہے
تم ہی اگر کرم کرو دردِ نہاں سنائیں تو

کرنے کو جان و دل فدا روضۂ پاک پر شہا
پہنچے نعیمِ بے نوا، آپ اگر بلائیں تو

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب
مراد آبادی قدس سرہ

Marfat.com

اللہ

حق ہے

چاند سے اُنکے چہرے پر زُلفیں ہیں مشک فام دو — دن ہے کھلا ہوا اگر وقتِ سحر ہے شام دو
اُن کی جبینِ نور پر زلفِ سیاہ بکھر گئی — جمع ہیں ایک وقت میں ضدین صبح و شام دو
ایک نبی کے ہاتھ سے ایک علی کے ہاتھ سے — کوثرِ و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہمکو ملیں گے چار جام — دستِ حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو
پی کے پلا کے میکشو ہمکو بچا کھچی ہی دو — قطرہ دو قطرہ ہی سہی کچھ تو برائے نام دو
نامِ حبیب کی ادا سوتے ہوئے بھی ہو ادا — نامِ محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو
ہاتھ پہ کان کو دھرو پا بہ ادب سمیٹ لو — دال ہے ایک ہا ہے ایک آخرِ حرف م دو
وسطِ مسبحہ پہ سر رکھئے انگوٹھے کا اگر — نام اللہ ہے لکھا آتا ہے الف ہے لام دو

اب تو مدینے لو بلا گنبدِ سبز دو دکھا
حامد و مُصطفٰے ترے ہند میں ہیں غُلام دو

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز

ذاتِ حسن حسین ہے عینِ شبیہہِ مُصطفٰے — ذاتِ نبی کی ہے ایک ذات ہیں یہ اسی کے نام دو
نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں — مُہرِ غُلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو
جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

حق اللہ حق

حبیب خدا کا نظارہ کروں میں ‌ ‌ دل و جان اُن پر نثارا کروں میں

تری کفش پا یوں سنوارا کروں میں ‌ ‌ کہ پلکوں سے اپنی بہارا کروں میں

ترے قدموں پہ سر کو قربان کر کے ‌ ‌ ترے سر سے صدقے اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں ‌ ‌ ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں ‌ ‌ تمھاری ہی جانب اشارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر ‌ ‌ دمِ واپسیں تو نظارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ جانشین اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

اللہ

حق حق

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوّت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سرشار مجھے کردے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

دل اپنے چمک اٹھیں ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھتے
ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا یہ در ہی شفاخانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ ظالم سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

حُبِّ صنم دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

تھے پاؤں میں بیخود کے چھالے تو چلا سر سے
ہشیار ہے دیوانہ، ہشیار ہے دیوانہ

معمور اسے فرما ویراں ہے دلِ نوریؔ
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ جانشین اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

صلی اللہ علیک وسلم
یا رسول اللہ

Marfat.com

حق اللہ

اج سک متراں دی ودھیری اے، کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے، اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مدبھریاں
دو ابرو قوس مثال دِسن، جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن،
لباں لعل اکھاں کہ دُرّ یمن چٹّے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں، جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں، جس شان تھیں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں، بے صورت ظاہر صورت تھیں،
بے رنگ دِسے اس مورت تھیں، وچہ وحدت پھٹیاں جس گھڑیاں
دسے صورت راہ بے صورت دا، توبہ راہ عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا، کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہہ صورت شالا پیش نظر، رہے وقت نزع تے روز حشر
وچہ قبر تے پل تھیں ہوسی گذر، سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
سبحان اللہ مَا اَجْمَلَکَ، مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء مشتاق اکھیں کتھے جا لڑیاں

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

قبلہ عالم حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ حق

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جنکی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

شب ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
بولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جنکی کھا رہے انہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
خدا کے فرمان پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

تمام دنیا ہے ملک جنکی ہے جو کی روٹی خوراک اُنکی
کبھی کھجوروں پر ہے گزارا کبھی چھوہارے ہی کھا رہے ہیں

پھنسا ہے بحرِ الم میں بیڑا اپنے خدا ناخدا سہارا
اکیلا سالک ...... ہوا مخالف ہمومِ دنیا ستا رہے ہیں

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خانصاحب بدایونی
گجراتی قدس سرہ العزیز

Marfat.com

حمد اللہ حق ثنا

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائیگا
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

یہ مانا خُلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

نشیمن باندھنا ہے شاخِ طوبیٰ پر مقدر کا
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمر ابد لیکر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

ٹھکانہ مل گیا ہے فاتحِ محشر کے دامن میں
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

فرازِ عرش سے اب کون اُترے فرشِ گیتی پر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

دو عالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفےٰ کی چاندنی دل میں
غلام باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

حبیبِ کبریا کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوائے مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

مرے سرکار آ کر نقش کر دو اب کفِ پا کا
دلِ بیمار کا رہ رہ کے گھبرانا نہ جائے گا

پہنچ جائیگا ان کا نام لیکر خُلد میں ارشد
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب
بریڈفورڈ لندن (جمشید پور انڈیا)

Marfat.com

اللہ
حق نعت

کیا ربیع الاوّل آیا ہے کہ تحفہ نور کا
جس نے دیکھا ہو گیا وہ دل سے شیدا نور کا

بارھویں تاریخ کو چمکا جو تارا نور کا
مٹ گئیں تاریکیاں پھیلا اجالا نور کا

گلشن اسلام میں کیا پھول پھولا نور کا
جس کو دیکھو اب وہی پڑھتا ہے کلمہ نور کا

محفل میلاد پر ہے شامیانہ نور کا
کیوں نہ آنکھوں میں سمائے آستانہ نور کا

شمس ابھرا ڈوب کر، دیکھا کرشمہ نور کا
چاند دو ٹکڑے ہوا پا کر اشارہ نور کا

کیا کمی ہے نور کی اور کیا ہے توڑا نور کا
بٹ رہا ہے ہر طرف توڑے پہ توڑا نور کا

فیض احمد سے ملا محمودی ورثہ نور کا
شکر ہے بخشا ہمیں تو نے گھرانا نور کا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب محمود صاحب

حق اللہ حق ثنا

ہوا مالکِ کار سرور ہمارا ۔۔۔ ہوا کام عُمدہ سراسر ہمارا
ہوا کُل کا سردار سرور ہمارا ۔۔۔ ہوا لامحالہ اِرم گھر ہمارا
ہمارا ہوا مدعا ہم کو حاصل ۔۔۔ گرا احمد کا در، اور ہو سر ہمارا
سدھارا محمدؐ گُلِ رُو دِکھا کر ۔۔۔ لحد کا ہوا گھر معطّر ہمارا
امامِ امم مالک ہر دو عالم ۔۔۔ وہ مولا ہمارا، وہ سرور ہمارا
ملا در، رسولِ مکرّم کا ہم کو ۔۔۔ سرِ گامِ احمد رہا سر ہمارا

دمِ مرگ مولا ملا ہم کو کامل
رہا درد دُکھ دُور ہو کر ہمارا

صلّی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

بجناب کامل صاحب

یا اللہ
حق حق سے حق

یہ بھی فیضانِ کرم ہے یہ بھی صدقہ نُور کا
دامنِ دل میں لئے بیٹھا ہوں جلوہ نور کا

ہے کلام اللہ میں ایک ایک سورہ نور کا
نُور کے پیکر پہ اُترا ہے صحیفہ نور کا

تھا حریم ناز میں بے پردہ جلوہ نُور کا
نُور سے مِل کر ہوا ٹھنڈا کلیجہ نُور کا

میرے آقا میرے مولا کا ہے روضہ نُور کا
حشر میں سایہ فگن ہوگا یہ قبّہ نُور کا

ہے درودِ سرورِ عالم وظیفہ نُور کا
میں تو کیا اللہ بھی پڑھتا ہے کلمہ نُور کا

میں وہیں سے مانگتا ہوں ایک جلوہ نُور کا
ماہ جس در پر کھڑا ہے لے کے کاسہ نُور کا

میری شب کو بھی فروزاں کر بوصیری کیطرح
میں بھی لکھ کر لایا ہوں آقا قصیدہ نور کا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

ہ درود

جناب حافظ مظہرالدین صاحب مظہر

حق اللہ حق ہے تہا

بارھویں کو اوڑھ کر نکلا دوشالہ نور کا
ہو گیا سارے جہاں میں پھر اجالا نور کا

ہو گیا سارے جہاں میں دور دورہ نور کا
فرش سے لیکے ہوا تا عرش شہرہ نور کا

دشمنانِ دین مٹانا چاہتے ہیں نور کو
حشر تک یونہی رہے گا بول بالا نور کا

سرورِ عالم چلے معراج کو کس شان سے
نوریوں کی تھی برات اور آگئے دولہا نور کا

مہد میں جب لیٹ جاتا تھا سراپا نور کا
آکے نوری خود جھلا جاتے تھے جھولا نور کا

برق کیصورت گزر جائیگی امت جھوم کر
تہہ بتسلیم ہو گا جب فرمان والا نور کا

ہو گیا ہمدم گلستانِ جہاں سب پُر بہار
جب عرب میں آگیا وہ شان والا نور کا

حضرت مولانا حافظ مہر محمد خاں صاحب ہمدم
چھانگا مانگا ضلع لاہور۔

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

اللہ
حق حق حق

سارے کونین کے چارہ گر آگئے بے سہاروں کے سینہ سپر آگئے
نورِ خالق بشکل بشر آگئے، آمنہ بی کے نورِ نظر آگئے

حق کے محبوب باعزّ و شان آگئے، وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آگئے
ساری مخلوق کے پاسباں آگئے۔ مرحبا حاکمِ بحر و بر آگئے

آج انساں کو رفعت عطا ہو گئی۔ ابنِ آدم کو عظمت عطا ہو گئی
ہر بشر کو یہ نعمت عطا ہو گئی، بزمِ انساں میں خیرالبشر آگئے

خلق کو رحمتِ دو جہاں مل گئی، بے زبانوں کو گویا زباں مل گئی
ظلم سے ظالموں کے اماں مل گئی، بزمِ انساں میں خیرالبشر آگئے

سارا عالم ہوا نور سے ضوفشاں جگمگانے لگے آج کون و مکاں
دھوم ہے فرش سے تا بہ عرشِ بریں، آج محبوبِ حق فرش پر آگئے

رات جانے لگی دن نکلنے لگا، نور تاریکیوں سے ابھرنے لگا
رات بھی شاد ہے دن بھی مسرور ہے رحمتِ کُل بوقتِ سحر آگئے

عید کا دن ہے میلادِ سرکار ہے، ہر گدا آج بخشش کا حقدار ہے
صدقہ لینے سکندر شہہِ حسن کا، قدسی عرش بھی فرش پر آگئے

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب سکندر لکھنوی صاحب

حرز اللہ

حق نما

مری برباد بستی کو بسادو یارسول اللہ
کنارے پر مری کشتی لگادو یارسول اللہ

مرے تاریک دل پر نور کی برسات ہو جائے
مرے قلبِ سیاہ کو جگمگا دو یارسول اللہ

یہ آنکھیں آپکے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رُخِ پُر نور سے پردہ اٹھا دو یارسول اللہ

گھرا ہوں بحرِ عصیاں میں گرفتارِ مصائب ہوں
مجھے اس قید سے للہ چھڑا دو یارسول اللہ

بہ جیم بیکساں تم ہو، حکیم دردمنداں ہو
طبیبِ مرضِ عصیاں ہو دوا دو یارسول اللہ

فزورِ شوق سے بیدار ہیں عاشق مدینے کے
مجھے بھی خوابِ غفلت سے جگا دو یارسول اللہ

مرا مسکن مدینہ ہو، مرا مدفن مدینہ ہو
مرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یارسول اللہ

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رُخِ زیبا دکھا دو یارسول اللہ

(صلی اللہ علیک وسلم یارسول اللہ)

حضرت مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری
(خطیب مریدکے منڈی)

Marfat.com

حق اللہ حقے ثنا

نظر بیکسوں پر ذرا یا محمدؐ
کہ ہے تو حبیبِ خدا یا محمدؐ

امین رسالت، شفاعت، شہادت
نہیں کوئی تیرے سوا یا محمدؐ

میں بے بس ہوں صدقہ علی مرتضیٰ کا
کرو درگذر ہر خطا یا محمدؐ

یہ توصیفِ پنجتن میں شجر بھی حجر بھی
سبھی ہیں میرے ہمنوا یا محمدؐ

تیرا ذکر ہے روح کی اک طہارت
تیری یاد ہے کیفِ زا یا محمدؐ

نہ ادنیٰ نہ اعلیٰ نہ اصغر نہ اکبر
تیرے در کے ہیں سب گدا یا محمدؐ

اُسے اور در کی ضرورت کہاں ہے
تیرے در پہ جو آگیا یا محمدؐ

خرافاتِ دُنیا میں الجھا ہوا ہوں
مجھے ہر بلا سے بچا یا محمدؐ

غریبوں، یتیموں کی قسمت مقدر
علی جیسا مشکل کشا یا محمدؐ

خدا سے گناہوں کو جو بخشوا دے
نہیں اور تیرے سوا یا محمدؐ

Marfat.com

ر ہے گرداب میں کشتیٔ زندگانی
تو رحمت سے اپنی بچا یا محمد
ترے شاد کا تو دم آخریں ہے
سکوں دے، سکوں کر عطا یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالستار شاد
فیصل آبادی

نعت رسول اللہ

جو چاہو ملے ایسا در ہم سے پوچھو
کہ جانِ جہاں ہے وہ گھر ہم سے پوچھو

مٹے کفر و باطل گرے بت اکھڑ کر
اٹھی جس طرف اک نظر ہم سے پوچھو

فرشتے بھی انکے قدم چومتے تھے،
جو تھے آپ کے ہم سفر ہم سے پوچھو

رسائی وہاں جبرائیل امیں کے
جہاں پر جلیں بال و پر ہم سے پوچھو

سجایا گیا جس پہ تاجِ نبوت
جو ختم رسل تھا وہ سر ہم سے پوچھو

تڑپتے بلکتے فراقِ نبی میں
گزرتی ہے شام و سحر ہم سے پوچھو

چھپایا بڑا شاد نے دردِ دل کو
مگر پھر بھی ہے چشم تر ہم سے پوچھو

صلی اللہ علیہ وسلم

عبد الستار شاد فیصل آبادی

Marfat.com

اللہ

حق تعالیٰ

جو پوچھو یہ مجھ سے کہ کیا چاہتا ہوں — میں محبوبِ حق کی رضا چاہتا ہوں
ہو اے ماہِ انور ادھر اک تجلّی — کہ میں اپنے دل کی جِلا چاہتا ہوں
ہے کہتا بھکاری نواسوں کا صدقہ — کہ عشق اپنا کر دے عطا چاہتا ہوں
کھڑا ہے بھکاری لئے خالی دامن — کرم سے ترے کچھ لیا چاہتا ہوں
مجھے آنکھ دے تو وہ اپنے کرم سے — میں دیکھوں تجھے ہی سدا چاہتا ہوں
نہیں ہیں یہ کہتا کہ یہ مجھکو دیجے — ہو دارین میں اک بھلا چاہتا ہوں
مجھے موت آئے مدینے میں یارب — یہ مقبول اپنی دعا چاہتا ہوں

دعا ہے ظفر کی یہ دن رات یارب
رہوں اُن کے در کا گدا چاہتا ہوں

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

ظفر صابری

حق اللہ

نعتِ پاک

جہانِ نظم ہے برہم ہمارا یا رسول اللہ
عزیزوں نے کیا ہم سے کنارا یا رسول اللہ

نہیں جز آپ کے کوئی ہمارا یا رسول اللہ
سہارا دو ہمیں للہ سہارا یا رسول اللہ

بھنور میں ہے سفینہ اب ہمارا یا رسول اللہ
بچا لو ہر مصیبت سے خدارا یا رسول اللہ

دو عالم میں بھرم رکھنا ہمارا یا رسول اللہ
چمک جائے مقدّر کا ستارا یا رسول اللہ

نہ تم جیسا حسین کوئی نہ پیارا یا رسول اللہ
تمہارے در کا سگ ہے رب کا پیارا یا رسول اللہ

تمہارے سر پہ آقا تاج ہے مشکل کشائی کا
جبھی تو آپ کو میں نے پکارا یا رسول اللہ

نہیں فرقت کا صدمہ اب گوارا یا رسول اللہ
دکھا دو روئے انور کا نظارا یا رسول اللہ

تمہیں ہو نورِ وحدت کا نظّارا یا رسول اللہ
تمہیں ہو دونوں عالم کا سہارا یا رسول اللہ

خدارا یا رسول اللہ خدارا یا رسول اللہ
نہ دیکھے آپکی امت خسارا یا رسول اللہ

تمہیں ہو بحرِ وحدت کا کنارا یا رسول اللہ
تمہیں تو خود خدا نے پکارا یا رسول اللہ

تمہارے در پہ بگڑی قسمتیں بنتی ہیں عالم کی
تمہیں نے کام ہر اک کا سنوارا یا رسول اللہ

سگِ سرکارِ فریاد ظفر کو اک دفعہ آقا
سگِ سرکار ہو کر ہوں تمہارا یا رسول اللہ

ظفر صابری[۱]

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

[۱] حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ

حق اللہ حق ہے

نعت پاک

ہمیں دشمن کے نرغے سے بچاؤ یا رسول اللہ
ہمارے دل کی دنیا کو بساؤ یا رسول اللہ

پھنسی ہے کشتیٔ امت بھنور میں بے طرح آقا
بفضلِ ایزدی اس کو تراؤ یا رسول اللہ

غم و آلام سے مجھ کو شہا آزاد فرما کر
مجھے اپنی ہی الفت میں گماؤ یا رسول اللہ

طفیلِ حضرتِ قرنی عطا ہو درد کی لذت
مجھے تم جامِ وحدت آ پلاؤ یا رسول اللہ

پڑا ہوں بحرِ عصیاں میں بہت مشکل ہوا بچنا
طفیلِ شاہِ کلیئر آ بچاؤ یا رسول اللہ

تمہارا ہی سگِ در ہوں، تمہارا ہی سگِ در ہوں
تم اپنے لطف سے مجھ کو نبھاؤ یا رسول اللہ

غم و آلام کا مارا تمہارے در پہ آیا ہوں
طفیلِ برقؔ دامن میں چھپاؤ یا رسول اللہ

غمِ دارین تم کو دوستو سب چھوڑ جائیں گے
ذرا جھومو پکارو گنگناؤ یا رسول اللہ

تمہیں نے بھولے بھٹکوں کو خدا کی راہ دکھلائی
ہمیں بھی راہ سیدھی پر چلاؤ یا رسول اللہ
درِ سرکارِ احمد کا ظفرؔ جاروب کش خادم
جمالِ حق نما اسکو دکھاؤ یا رسول اللہ

ظفرؔ صابری

۱؎ حضرت ڈاکٹر صوفی حبیب الرحمٰن صاحب برقؔ قدس سرہ

۲؎ حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

اللہ حق

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ
ہو تم شاہِ عالی ہمم یا محمدؐ

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ
تمھی شاہِ عرب و عجم یا محمدؐ

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ
ہو تم بحرِ لطف و کرم یا محمدؐ

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ
نہ دیکھیں کبھی روئے غم یا محمدؐ

مسلماں ہوں آپس میں یکجان و یکدل
کرم ہو طفیلِ ادھم یا محمدؐ

نہ چھوڑوں گا در میں تمھارا کبھی بھی
تمھارے ہی در کی قسم یا محمدؐ

ہے لاریب وہ در تمھارا جہاں میں
کہ سر ہیں سلاطیں کے خم یا محمدؐ

بنی سجدہ گاہ جہاں وہ جگہ ہے
جہاں تم نے رکھا قدم یا محمدؐ

یہ واللیل و والشمس تو زلف و رخ ہے
کہ قرآں نے کھائی قسم یا محمدؐ

مصائب کے بادل ہیں امت پہ چھائے
چھٹا دو خدارا کرم یا محمدؐ

جدھر اٹھ گئی اک نگاہِ کرم ہے
وہیں آگیا دم میں دم یا محمدؐ

قسم یاد فرمائی یوں ذاتِ حق نے
ترے رب کی پیارے قسم یا محمدؐ

تمہارا سگِ در ہوں واللہ تمھارا
یہ فرماؤ تم بھی نعم یا محمدؐ

برا ہوں یا اچھا تمھارا ہوں آقا
کرم ہو ظفر پہ کرم یا محمدؐ

تمھارا کف پا ہو سر ہو ظفر کا
یہ محشر میں یوں ہوں بہم یا محمدؐ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

ظفر بہادری

Marfat.com

حق اللہ

ہو فہم جہاں سے ورا یا محمدؐ ہو عالم کے مشکل کشا یا محمدؐ
دو عالم ہے تم پر فدا یا محمدؐ ہر اِک دردِ دل کی دوا یا محمدؐ
ہو تاریک دِل کی ضیاء یا محمدؐ ہو لاریب بابِ خُدا یا محمدؐ
خدا کا ہو تم مدعا یا محمدؐ ہو تم ہی تو شانِ خُدا یا محمدؐ
میں ڈوبا ہوں بحرِ معاصی میں آقا تو مجھکو خُدارا بچا یا محمدؐ
تمہاری ہی توصیف قرآں سارا ہو لاریب سرِّ خدا یا محمدؐ
ظفرؔ صابری کی یہ ہر دم صدا ہے تو دامن میں مُجھ کو چھُپا یا محمدؐ
میں گھبرا گیا ہوں بچانا خدارا ہے مسموم ساری فضا یا محمدؐ
تمہارے ہی در پہ ہے بستر بچھایا رکھو اپنے در کا گدا یا محمدؐ
عطا شاہِ خیبر کا صدقہ عطا ہو ہو تم ہی تو دستِ خُدا یا محمدؐ
گما دو مجھے اپنی الفت میں ایسا نہ دیکھوں تمہارے سوا یا محمدؐ

نواسوں کا صدقہ ظفرؔ کو عطا ہو
اُٹھے اب تو دستِ عطا یا محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

ظفرؔ صابری

حق اللہ حق شفیع

ہم مبتلائے درد مسیحا حضور ہیں
سو طور کا مرض ہو مداوا حضور ہیں

اللہ کی وحی تھی یہ نطقِ حضور تھا
خود بولتا ہے جس میں صحیفہ حضور ہیں

کٹ جائے عمر شوقِ زیارت نصیب ہو
ہم رات ہیں وہ جس کا سویرا حضور ہیں

وہ دیکھنے کو جس کے گئے طور پر کلیم
اس ذات ہی کا نورِ تجلی حضور ہیں

روزِ ازل سے جس طرح موجود تھے جناب
اس طرح آج محوِ تماشا حضور ہیں

ارشاد میں خطاؤں کا پتلا ہوں روسیاہ
بخشش کا میری واحد ذریعہ حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر مسلم ارشاد
گورنمنٹ کالج فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ
حق حق حق

کیمیا پیدا کن از مشتِ گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

اقبالؒ

Marfat.com

حق اللہ
حق حق

بحضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

عجب شان یا غوث تیری جلی ہے
ترا نام لیتے ہی مشکل ٹلی ہے

ہے جس در کا سگ دیکھا شیروں پہ غالب
وہ لاریب یا غوث تیری گلی ہے

ہے محصور اعدا میں بندہ تمھارا
سنبھالو مجھے جان میری چلی ہے

ہو نظرِ کرم مجھ پہ یا غوثِ اعظم
ترا جدِّ امجد جنابِ علی ہے

مہ و سال در پہ ہیں تیرے سلامی
تجھے مصطفٰے سے یہ عظمت ملی ہے

ہے کندھوں پہ تیرے قدم مصطفٰے کا
ترے زیرِ سایہ جہاں کا ولی ہے

سخی اور سخیوں کی اولاد ہے تو
ترے ہوتے یا غوث کیوں بیکلی ہے

مجھے اپنا ہی درد یا غوث دیدے
نہ اس کے سوا اور عرضِ دلی ہے

مجھے کوئی ایسا دکھا دے تو دیکھوں
سوا تیرے کس کو یہ رفعت ملی ہے

تری اک نگاہِ کرم کا اثر ہے
سیاہی میرے دل کی یکسر دُھلی ہے

درِ شیخ پر جو مجھے موت آئے
تو یہ جانئے میری قسمت بھلی ہے

درِ شیخ یا غوث میرا ہو مدفن
تری بارگاہ میں یہ عرضِ دلی ہے

خدا را ظفر پر ہو یا غوث رحمت
کہ سر پر میرے ظلِّ ہند الولی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ظفر صابری

حق اللہ حق

بحضور خواجۂ اعظم سلطان الہند غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السلام اے خواجۂ کل خواجگاں — السلام اے رہنمائے گمرہاں
السلام اے شارحِ آیاتِ حق — السلام اے کاشفِ اسرارِ حق
السلام اے رازدارِ کُن فکاں — السلام اے پیشوائے چشتیاں
السلام اے سیدِ ہر انس و جاں — السلام اے واقفِ سترِ نہاں
السلام اے فضلِ ربِّ ذوالمنن — السلام اے جانِ جانِ پنجتن
السلام اے ظلِّ حق ظلِّ نبی — السلام اے راحتِ جانِ علی
السلام اے خواجۂ بندہ نواز — السلام اے بیکسوں کے چارہ ساز
السلام اے قطبِ حق غوثِ زمن — السلام اے دافعِ رنج و محن
السلام اے ہادمِ دیر و کنشت — السلام اے روضہ ات باغِ بہشت
السلام اے نور نشانِ بے نشاں — اے توئی حاجت روائے بندگاں
السلام اے ربِّ احمد کے حبیب — السلام اے مرضِ عصیاں کے طبیب
السلام اے منبعِ جود و سخا — السلام اے مخزنِ صدق و صفا
السلام اے نوشۂ بزمِ جناں — کردۂ اجمیر را دارالاماں
السلام اے قطبِ دیں را پیشوا — نظرِ رحمت بہرِ حق برمن کشا
السلام اے نورِ چشمِ شہ غیاث — الغیاث الغیاث الغیاث
صد صلوٰۃ چشتیاں بر تو مدام — صد سلام عاشقاں ہر صبح و شام

میں نکمّا ہی سہی پر اے شہا — آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا
بہرِ حق بہرِ نبی بہرِ علی — کر مدد اے دلبرِ عثماں دلی
اپنے بیگانے سبھی بیزار ہیں — مائلِ جور و ستمِ اغیار ہیں
غمزدوں کے آپ ہی غمخوار ہیں — بے مدد کا وقت ہم لاچار ہیں
بہرِ قطبِ دیں پئے گنجِ شکر — بہرِ حق بر ما غریباں یک نظر
از پئے مخدوم صابر اے شہا — یک نظر بر من فگن بہرِ خدا
آپ ہی مخلوقِ حق کے دادرس — آپ ہی ہم سب کے ہیں فریادرس
ایک قطرہ جامِ وحدت سے پلا — بس یہی ہوں آپ سے میں چاہتا
آپ ہی ہر حال میں میرے معیں — یا معینُ یا معینُ یا معیں
آپ کے در پر شہا صبح و مسا — ہیں پڑے پلتے فقیر و اغنیا
برقِ چشتی لطفِ حق کا واسطہ — ماسوائے حق سے لو مجھ کو بچا
از پئے سردارِ احمد پُر ضیا — نان افگن سوئے من یا سیدا
یادِ حق سے دل میرا بیدار ہو — سامنے میرے مرا سردار ہو
آپکا دربار ہے دار الشفا — ہوں مریضِ مرضِ عصیاں اے شہا
نفس و شیطاں نے ہے رہ روکا مرا — پنجتن کا واسطہ لیجو بچا
مشکلاتِ بے عدد داریم ما — شیئاً للہ شاہِ سنجر پیرِ ما
اسمِ اعظم نامِ نامی آپ کا — ہو تمھیں محبوبِ حق جانِ وفا
آپ کی چوکھٹ ہو اور ہو سر مرا — جان جب تن سے مرے ہووے جدا
ہیں عزیز و اقربا اور دوستدار — دونوں عالم کی خوشی دے ذی وقار

ہو مرے ماں باپ پر لطف و عطا
راحت دارین ہو اُن کو عطا

نامِ نامی اسمِ اعظم حرزِ جاں — دیجئے مجھکو اماں للّٰہ اماں

آپ کا دربار ہے دارالاماں — الاماں اے الاماں، الاماں

ہے ظفرؔ کی التجا خواجہ پیا

شیخ کے قدموں میں ہو مدفن میرا

بجاہ حبیبہٖ جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم اجمعین

ظفرؔ صابری

Marfat.com

حق اللہ
حق

بحضور سرکار گنجشکر زہد الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السلام اے خواجۂ گنجشکر — اے امامِ اولیائے بحر و بر
السلام اے فردِ حق جانِ معین — السلام اے جانشینِ قطبِ دین
السلام اے شہریارِ ملکِ چشت — السلام اے کوئے تو باغِ بہشت
السلام اے جانِ بزمِ اولیاء — السلام اے بر درت صابر گدا
السلام اے خواجۂ پاک پتن — دور کن از ما شہا رنج و محن
السلام اے حامیِ دینِ متین — آپ کا طرزِ عمل حق الیقین
السلام اے مہرِ حق جانِ وفا — بر سگانِ کوئے تو جانم فدا
السلام اے منبعِ سوز و گداز — السلام اے صاحبِ راز و نیاز
السلام اے ملجاء و ماوائے ما — السلام اے قبلہ و کعبۂ ما
السلام اے مظہرِ ذات و صفات — السلام اے واقفِ سرِ حیات
السلام اے رازدارِ سرِ کن — السلام اے مخزنِ علمِ لدن
السلام اے خضرِ پشتیبانِ چشت — السلام اے نوحِ کشتیبانِ چشت
السلام اے حاصلِ نسلِ عمر — بر غریباں یک نظر بہرِ عمر
اے تو زہد الانبیا عالی وقار — اے تو ہی محبوبِ ربِ کردگار
اے تو زہد الانبیا شمسِ خدا — یک نظر بہرِ علی سوئے گدا
از طفیلِ شاہ علاؤالدین ولی — بخش دو مجھ کو شہا زندہ دلی
از طفیلِ شاہ نظام الدین ولی — المدد ہے مرجھا گئی دل کی کلی

بہرِ میراں بھیکھ آقا بھیک دو
بھیک دو بابا مجھے اب بھیک دو

اے طفیلِ برقؔ[1] جو رب کے حبیب
غرق فی التوحید فرما دے نصیب

دھوم عالم میں مچی ہے یا فرید
یا فرید و یا فرید و یا فرید

صدقہ شانِ کریمی اے شہا
اپنے دامن میں ظفرؔ کو لو چھپا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ظفرؔ صابری

۱؎ ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب برقؔ قدس سرہ

Marfat.com

حق اللہ حق

ملتا ہے اپنے مولا سے بندہ نماز میں — اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور — جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں

جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یہ سمجھ — دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو — ہے کن حقیقتوں کا اشارا نماز میں

تن کی صفائی، حق کی رضا، دل کی روشنی — اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں

پڑھ پڑھ کے نماز دعا صدقِ دل سے مانگ — مقصود کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں

مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا — سن مالکِ قضا کا تقاضا نماز میں

گر قبر اندھیری سے ڈرتا ہے پڑھ نماز — ہے ظلمتِ لحد کا اجالا نماز میں

یہ قبر میں انیس، یہ محشر میں ہو شفیع — عقبیٰ کا حسین خلد کا وعدہ نماز میں

رکھتا ہے سربلند انہیں پاک بے نیاز — ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

بیدل نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین — پاتا ہے عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

لسمیع

مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری قدس سرہ

مصنف انوارِ ساطعہ

Marfat.com

حمد اللہ

حق ہے حق

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحسان شہِ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر
اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ اِنّی غفورٌ می زنی!

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم تو شکر دہی
خیر را دائم شیر از گمرہی،

اے خدا بہر جناب مصطفیٰ
چار یار پاک و آلِ باصفا

بہر مردان رہت اے بے نیاز
مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہر آبِ گریۂ تر دامناں
بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذرفتن ز ما کردن دُعا

ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں
جز دعائے نیم شب اے مُستعاں،

بلکہ کارِ تست اجابت اے صمد
ویں دعا ہم محض توفیقت شود

ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود
فضل تو دل داد اے ربِ ودود

تکیہ بر رب کرد عبدِ مُستہاں
اوست بس مارا ملاذ و مُستعاں

گیست مولائی بہ از ربِ جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

(اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان)

Marfat.com

نذرانہ بحضور

خواجۂ خواجگان شہنشاہِ ہند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حسینی حسنی صلی اللہ علی جدہ الکریم و علیہ وسلم

خواجۂ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیرِ طبع

مؤلف محمد عبد الغفار ظفر صابری فیصل آبادی

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ — اندرون لوہاری گیٹ — لاہور

Marfat.com

فہرست

ثناء گویاں

بنام	۳
ہدیہ	۴
بفیضان	۵
تشکر	۶
عرض مؤلف	۷
تقریظ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول صاحب جامعہ رضویہ فیصل آباد	۸
تقریظ سید مسرور شاہ صاحب بدایونی	۹
حرف آگہی ہیڈ ماسٹر عبد الستار صاحب شاد	۱۳
مقدمہ مولانا غلام محمد صاحب سندیلی	۱۶
خطبہ	۲۷
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم	۲۸
" امام شرف الدین بوصیری قدس سرہ	۳۰
" ابو سعید مخزومی "	۳۱
" شیخ فرید الدین عطار "	۳۳
" قطب الدین بختیار کاکی "	۳۴
" شمس تبریزی "	۳۶
" غنیمت کنجاہی "	۳۷
حضرت عمر خیام قدس سرہ	۳۸
" عرفی "	۴۰
" امیر خسرو "	۴۲
فیضی فیاضی	۴۳
" بو علی قلندر "	۴۶
" عبد القدوس گنگوہی "	۴۸
" عبد الرحمٰن جامی "	۴۹
" سعدی شیرازی "	۵۰
" عراقی "	۵۲
" نظامی گنجوی "	۵۳
" سیف الدین بخاری "	۵۴
" شیخ عبد الحق محدث دہلوی "	۵۵
" سلطان باہو "	۵۷
" مصنف نامِ حق "	۵۸
" رضا علی صاحب "	۵۹
" نظیری نیشاپوری "	۶۰
" شاہ نیاز بریلوی "	۶۱
" مرزا عبد القادر بیدل	۶۲

Marfat.com

حضرت فتاحی نیشاپوری ۶۳
" سلطان حمید الدین حاکم ۶۵
" زیب النساء مخفی ۶۶
" مولانا سید دیدار علیشاہ صاحب ۶۷
مرزا اسد اللہ خانصاحب غالب ۷۰
مولانا غلام قادر گرامی ۷۱
شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ ۷۳
مولانا سید کفایت علیشاہ صاحب مراد آبادی ۷۴
" حسن رضا خانصاحب بریلوی ۷۵
حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب " ۷۹
مفتی اعظم ہند ۸۱
مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب ۸۴
مولانا عبد العلیم صاحب میرٹھی ۸۸
میر درد ۹۱
علامہ اقبال ۹۳
اکبر وارثی صاحب ۹۴
سید وحید اللہ نلکنڈہ ۹۶
مولانا ضیاء القادری قدس سرہ ۹۸
حضرت حافظ مظہر الدین صاحب ۱۰۰
بہزاد لکھنوی ۱۰۲
حیدر علی آتش ۱۰۳
اکبر الہ آبادی ۱۰۴
مولانا غلام محمد ترنم ۱۰۵
سرکشن پرشاد ۱۰۷
منظور احمد چیمہ ۱۰۹
عبد الستار شاد ۱۱۰
مولانا تابش قصوری ۱۱۱
حافظ لدھیانوی ۱۱۲
مولانا قمر یزدانی ۱۱۳
مولانا صابر نسیم صاحب ۱۱۶
صائم چشتی ۱۱۸
ماہر القادری ۱۱۹
راجہ رشید محمود ۱۲۰
محمد علی ظہوری ۱۲۲
حضرت بلھے شاہ ۱۲۳
" وارث شاہ صاحب ۱۲۴
" خواجہ غلام فرید ۱۲۵
" مولانا غلام رسول ۱۲۶
" " حبیب اللہ صاحب ۱۲۹
" میاں محمد صاحب ۱۳۰
ہمنوائے عطار ۱۳۲
خطبہ ۱۳۳
حضور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ۱۳۴
امام بوصیری ۱۳۷
حضرت جنید بغدادی ۱۴۰
" عطار ۱۴۲
" غوث الاعظم ۱۴۲

Marfat.com

حضرت خواجہ اعظم ۱۴۳
" سعدی شیرازی ۱۴۴
" شہید محبت ۱۴۵
" مخدوم صابر ۱۴۶
" عمر خیام ۱۴۷
" جامی ۱۴۸
" نظامی گنجوی ۱۴۹
" امیر خسرو ۱۵۰
" غنیمت کنجاہی ۱۵۱
رباعیات ۱۵۳
نام معلوم نہیں ۱۵۵
حمید الدین حاکم ۱۵۶
شاہ نیاز بریلوی ۱۵۷
حکیم قاآنی ۱۶۰
امام احمد رضا بریلوی ۱۶۲
علامہ پروفیسر رُوحی ۱۶۳
علامہ اقبال ۱۶۴
مولانا دیدار علی ۱۶۵
شمس ۱۶۶
ضیاء محمد ۱۶۷
ظفر صابری ۱۶۸
شجرہ قادریہ رضویہ ۱۷۰
" قادریہ مقتدریہ عزیزیہ ۱۷۲

شجرہ چشتیہ نظامیہ وصابریہ ۱۷۳ ۱۷۴
سید کفائت علی ۱۷۶
شجرہ قلندریہ برقیہ ۱۷۷
شجرہ نقشبندیہ رضویہ ۱۸۰
امام احمد رضا بریلوی ۱۸۲
مولانا حسن رضا ۱۸۳
سید ایوب علی رضوی ۱۸۴
مولانا دیدار علی ۱۸۵
مولانا حبیب اللہ ۱۸۸
درد کاکوروی ۱۸۹
مولانا غلام دستگیر نامی ۱۹۰
منور بدایونی ۱۹۱
مولانا ضیاء القادری ۱۹۳
شاعر آستانہ دہلی ۲۰۱
مولانا شفیق القادری ۲۰۵
ہاشم بدایونی ۲۰۸
صدر الدین صدر ۲۰۹
منظور حسین نامی ۲۱۴
محجوب صاحب ۲۲۱
احسان دانش ۲۲۲
مولانا تابش قصوری ۲۲۴
وارث شاہ صاحب ۲۲۵
مولانا غلام رسول " ۲۲۶

Marfat.com

مولانا حبیب اللہ صاحب ٢٢٧
خطبہ نعت ٢٢٩
جامی ٢٣٠
امام بوصیری ٢٣١
جامی ٢٣٣
مولانا بیدل رامپوری ٢٣٤
امام احمد رضا بریلوی ٢٣٥
مولانا حسن رضا بریلوی ٢٤٠
بیدم وارثی صاحب ٢٤٢
مولانا نعیم الدین مراد آبادی ٢٤٣
〃 حامد رضا خانصاحب بریلوی ٢٤٤
مفتی اعظم ہند ٢٤٥
حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب ٢٤٧
مفتی احمد یار خانصاحب ٢٤٨
مولانا ارشد القادری ٢٤٩
محمود صاحب ٢٥٠
کامل صاحب ٢٥١
حافظ مظہر الدین صاحب ٢٥٢
مولانا مہر محمد خان ہمدم 〃 ٢٥٣
〃 سکندر لکھنوی ٢٥٤
مولانا تابش قصوری ٢٥٥
عبدالستار شاد ٢٥٦
ظفر صابری ٢٥٩
ظفر صابری ٢٦٠
پروفیسر اسلم ارشاد ٢٦٦
علامہ اقبال ٢٦٧
ظفر صابری ٢٦٨
ظفر صابری ٢٦٩
ظفر صابری ٢٧٢
مولانا عبدالسمیع بیدل رحمۃ اللہ علیہ ٢٧٣

فیصل آباد میں

ملنے کا پتہ

نوری بک ڈپو

امین پور بازار فیصل آباد

چشتی کتب خانہ

جھنگ بازار فیصل آباد

غوثیہ کتب خانہ

جھنگ بازار فیصل آباد

رضوی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجود — حق اللہ حق — ھل تری الدیار فی دیر الشھود

دار المطالعہ
کتاب نمبر 210

نغمۂ توحید

بدرگاہ

ربِ محمد حمید

حمد باری تعالیٰ

مرتبہ

صوفی محمد عبدالغفار ظفر صابری رضوی

مکتبہ رضویہ ۱۱۱- اچنت گڑھ انجن شیڈ لاہور

Marfat.com